إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو) احزاب: ۵۶

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

رانا محمد اقبال احسن توگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ

الأحزاب ٥٦

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

○

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر
اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو) احزاب، ۵۶

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

رانا محمد اقبال احسن توگیری

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	....	صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
مرتب وناشر	....	رانا محمد اقبال حسن توگیروی
طابع	....	ملک محبوب الرسول قادری
پروف ریڈنگ	....	علامہ محمد ظہیر عباس قادری
تعداد	....	ایک ہزار
صفحات	....	۴۰۰
کمپوزنگ	....	مدثر لطیف سعید
سن اشاعت اول	....	مارچ 2011ء، جمادی الاوّل 1432ھ
ہدیہ	....	دُعائے خیر وایصال ثواب برائے امتِ محمدیہ ﷺ
باہتمام	....	اسلامک میڈیا سنٹر

27/A شیخ ہندی سٹریٹ داتا دربار مارکیٹ، لاہور
0321/0300-9429027, 042-372149407

رانا محمد اقبال حسن توگیروی (گولڈ میڈلسٹ)

صدر: بزمِ ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سکھیکی ضلع حافظ آباد۔ موبائل نمبر 0300-4666486

حسن ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
☆	فیضانِ نظر	9
☆	انتساب	10
☆	ابتدائیہ	11
☆	انتخاب قصیدہ بردۂ شریف	13
☆	رفعتِ رحمتِ کبریا دیکھئے	15
1	حمد باری تعالیٰ جل جلالہٗ	17
2	نعت شریف (اعلیٰ حضرت)	18
3	نعت شریف (مہاجر مکی)	19
4	درودِ ابراہیمی	20
5	اسماء الحسنٰی جل جلالہٗ	21
6	اسماء النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	26
7	تو غنی از ہر دو عالم	32
8	یا خیر من دفنت	33

9	یا صاحب الجمال	34
10	حرفِ آغاز	35
11	عربی نحو	39
12	آیہ درود کا تفسیری جائزہ	41
13	سلام بحضور خیر الانام	83
14	انعامات درودِ سلام	85
15	گنبد خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں	123
16	گفتنی نا گفتنی سے اقتباس	124
17	درود و سلام واجب بھی مستحب بھی	125
18	کروڑوں درود و سلام	141
19	محبت کا ادب	143
20	درود پاک آب حیات ہے	149
21	اقوال مبارکہ از آبِ کوثر	150
22	درود پاک کے آداب	171
23	تیری رسالت عالم عالم	172
24	صلوٰۃ وسلام کی لغوی بحث	173
25	دہر میں وہ اللہ کا پرچم	182
26	صلوٰۃ وسلام بوقت اذان	183
27	سلام نیاز مندانہ	191

28	درود شریف کی عبارت کا تحقیقی جائزہ	192
29	سلام عقیدت	197
30	دلائل الخیرات اور صاحب دلائل الخیرات	199
31	سلام بحضور امام المرسلین	214
32	درود پاک سے اعانت	216
33	خیر البشر پہ لاکھوں سلام	227
34	واقعات	229
35	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	273
36	فضیلت درود وسلام	274
37	شہاب نامہ اور درود شریف کے اثرات	305
38	صل علیٰ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)	311
39	فضائل درود شریف، برکات وثمرات درود شریف	313
40	ایک غلطی کا ازالہ	321
41	عجائب الصلوٰۃ والسلام	326
42	سلام اعلیٰ حضرت	339
43	درود مستغاث	355
44	درودِ تاج	364
45	درودِ خضری	368
46	درود لکھی	371

47	درود الفاتح	375
48	درودِ تنجینا	377
49	درود زیارت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	379
50	درود نجات وباء	379
51	درود صلوٰۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم	380
52	درود غوث اعظم	384
53	درود حضوری	385
54	درود ثمرات	386
55	درود ہزارہ	387
56	ایک درود ایک خزانہ	389
57	ایک پسندیدہ درود شریف	392
58	صلوٰۃ السعادۃ	393
59	صلوٰۃ حل المشکلات	394
60	صلوٰۃ نقشبندیہ	395
61	صلوٰۃ السعادۃ	396
62	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت	397
63	صلوٰۃ غوثیہ	397
64	درود شفاء	397

بفیضانِ نظر

امینِ نسبتِ چشتیہ توگیرویہ

پیرومرشد، قطب زماں

صاحبزادہ غلام رسول توگیروی صاحب

سجادہ نشین: آستانہ عالیہ توگیرہ شریف، ضلع بہاولنگر

(حضرت کو اب تک ۴۷ مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت نصیب ہو چکی ہے)

انتساب

میرے بچوں

حافظ محمد شاہین اقبال

محمد فیاض محمود

محمد ممتاز محمود

.... اور ....

دونوں بیٹیوں

.... کے نام ....

اس دُعا کے ساتھ

کہ

اللہ تعالیٰ ان کو محبت وشفاعتِ نبوی ﷺ عطا فرمائے۔ آمین!

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد و بے حساب شکر کہ اس نے اپنے پیارے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالی میں ہدیہ درود وسلام نذر کرنے کی سعادت بخشی۔ بے شک یہ سعادتِ عظمیٰ اس کی اپنی خاص کرم نوازی اور شفقت و عطا کا ہی خوبصورت ثمر ہے۔ اس وقت ساری امت زبوں حالی کا شکار ہے ہمیں انفرادی اور اجتماعی طور پر حضرت عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ کی ہمنوائی میں سیّد الانبیاء و خاتم المرسلین حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں یہ استغاثہ عرض کرنا چاہیئے۔

زرحمت کن نظر برحالِ زارم یا رسول اللہ   غریبم، بے نوایم، خاکسارم یا رسول اللہ

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میری تباہ حالی پر، کرم کی نظر فرمائیں، کہ میں غریب ہوں، بے آسرا ہوں، اور خاکِ نشیں ہوں۔"

زِداغِ ہجرِ تو کہ دِل فگارم یا رسول اللہ   بہارِ صد چمن در سینہ دارم یا رسول اللہ

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ کی فرقت کے داغ سے میرا دل کیسا ریزہ ریزہ ہوا ہے، کہ سینکڑوں گلشنوں کی بہاروں کا تصور دل میں لئے ہوئے ہوں۔"

توئی تسکینِ دل آرامِ، جاں، صبر و قرارِ مَن   رُخ پرنور! جانِ بے قرارم یا رسول اللہ

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی دِل کا سکون، روح کا
چین، میرا صبر اور دل کی ڈھارس ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہٖ وسلم کے نور سے بھرپور چہرہ میری بے قرار روح کا چین
ہے۔''

توئی مولائے من، آقائے من، والیِ جانِ من — توئی دانی کہ جز تو کس نہ دارم یارسول اللہ

''آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی میرے آقا، میرے
سرپرست اور میری جان کے مالک ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہٖ وسلم جانتے ہیں کہ آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں ہے۔''

دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را — زلطفِ تو ہمیں اُمید دارم یا رسول اللہ

''آخر وقت جامی کو اپنے دیدار کا جلوہ دکھا دیجئے، آپ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی مہربانی سے اے اللہ کے رسول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! میں یہی توقع رکھتا ہوں۔''

بے شک یہ سب کچھ اللہ پاک کی توفیق ہی سے ہے اور اس کے بغیر کچھ نہیں۔
اس کتاب کی ترتیب وتدوین اور اشاعت وترسیل کا مقصدِ وحید صرف اور صرف عاقبت و آخرت سنوارنے کی سعی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ ہمارے اکابر، ہمارے اصاغر، اجداد کرام اور پوری امت کی مغفرت فرمائے۔ آمین

خیر اندیش
رانا محمد اقبال حسن تو گیروی (گولڈ میڈلسٹ)
صدر: بزمِ ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سکھیکی ضلع حافظ آباد۔ موبائل نمبر 0300-4666486

قَصِیْدَہ بُرْدَہ شَرِیْف

از: شیخ العرب والعجم امام محمد شرف الدین بوصیری مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اے میرے مالک و مولیٰ درود و سلامتی نازل فرما ہمیشہ ہمیشہ تیرے پیارے حبیب پر جو تمام مخلوق میں افضل ترین ہیں۔

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سردار اور ملجاء ہیں دنیا و آخرت کے اور جن و انس کے اور عرب و عجم دونوں جماعتوں کے۔

فَاقَ النَّبِیِّیْنَ فِیْ خَلْقٍ وَّ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدَانُوْہُ فِیْ عِلْمٍ وَّلَا کَرَمِ

آپ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام پر حسن و اخلاق میں فوقیت پائی اور وہ سب آپ کے مراتب علم و کرم کے قریب بھی نہ پہنچ پائے۔

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں ملتمس ہیں آپ کے دریائے کرم سے ایک چلو یا باران رحمت سے ایک قطرے کے۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمْ

تمام معجزات جو انبیاء علیہ السلام لائے وہ دراصل حضور ﷺ کے نور ہی سے انہیں حاصل ہوئے۔

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا

وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

تمام انبیاء علیہ السلام نے آپ ﷺ کو (مسجد اقصیٰ میں) مقدم فرمایا مخدوم کو خادموں پر مقدم کرنے کی مثل۔

بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

اے مسلمانو! بڑی خوشخبری ہے کہ اللہ ﷻ کی مہربانی سے ہمارے لئے ایسا ستون عظیم ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یارسول اللہ ﷺ آپ کی بخششوں میں سے ایک بخشش دنیا و آخرت ہیں اور علم لوح وقلم آپ ﷺ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ

اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

اور جسے آقائے دوجہاں ﷺ کی مدد حاصل ہو اسے اگر جنگل میں شیر بھی ملیں تو خاموشی سے سر جھکالیں۔

لَمَّا دَعَا اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ

بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

جب اللہ ﷻ نے اپنی طاعت کی طرف بلانے والے محبوب کو اکرم الرسل فرمایا تو ہم بھی سب امتوں سے اشرف قرار پائے۔

رفعتِ رحمتِ کبریا دیکھئے

رفعتِ رحمتِ کبریا دیکھئے — چہرہ والضحیٰ دل رُبا دیکھئے

لائی بادِ صبا، بوئے شاہِ زمن — جلوہ احمدِ مجتبیٰ ﷺ دیکھئے

شہرِ طیبہ میں ہر اک کے دل کی صدا — مصطفیٰ، مصطفیٰ، مصطفیٰ ﷺ دیکھئے

وہ ہیں شمس الضحیٰ وہ ہیں بدر الدجے — نورِ انوارِ نورُ الھدیٰ دیکھئے

چارسو ان کے جلوے ہیں پھیلے ہوئے — روئے انور پہ جھومر سجا دیکھئے

بزم اقراء میں جبریل کی گفتگو — شہرِ مکہ میں غارِ حرا دیکھئے

یہ ہے سدرہ نشیں اور وہ رب کے قریں — شب اسراء کا پردہ اٹھا دیکھئے

ہیں صحابہ ستارے، قمر آپ ہیں — قدس میں مقتدی ، مقتداء دیکھئے

میرے آقا کے خادم شہنشاہِ کل — مظہرِ مصطفیٰ ﷺ ، مرتضیٰ دیکھئے

جو بھی دیکھے تجھے بس وہ کہتا رہے — صورتِ مصطفیٰ ﷺ حق نما دیکھئے

آپ کے جد اعلیٰ کا فیضان ہے — آبِ زمزم پہ یہ جمگھٹا دیکھئے

میں ہوں خادم ترا اور تری آل کا — شہرِ طیبہ میں مجھ کو بلا دیکھئے

ہے مری یہ دعا اور یہی التجا — اپنی امت کو خیر الوریٰ ﷺ دیکھئے

قادری ہی نہیں تیرا مدح سرا — بو حنیفہ و غوث و رضا دیکھئے

نتیجہ فکر: محمد محبوب الرسول قادری 0300/0321-9429027

الٰہی تا بود خورشید و ماہی

چراغِ چشتیاں را روشنائی

اگر گیتی سراسر باد گیرد

چراغِ چشتیاں ہرگز نمیرد

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

مُشتِ گل کو آدم زندہ بنا دیتا ہے کون؟
دل میں احساسات کی شمعیں جلا دیتا ہے کون؟
ہاتھ کس کا شب کی زلفوں میں پروتا ہے نجوم؟
صبح کے رخسار پر سورج سجا دیتا ہے کون؟
آتی ہے دشت و چمن سے سانس لینے کی صدا
دفعتاً خوابیدہ مٹی کو جگا دیتا ہے کون؟
آدمی تو دانہ بوتا ہے بطون کشت میں
لیکن اس کو خوشئہ زریں بنا دیتا ہے کون؟
کس کا دست نقش گر مٹی پہ کرتا ہے عمل؟
فرش پر خوش رنگ تصویریں بچھا دیتا ہے کون؟
کون رکھ دیتا ہے شب کو نطق بلبل میں غزل؟
صبح دم کلیوں میں چھپ کر مسکرا دیتا ہے کون؟
جب مسافر کے قدم رک جائیں، ہمت ٹوٹ جائے
منزلِ امید پر آ کر صدا دیتا ہے کون؟
کس کا پا کر اذن طوفانوں کے رکتے ہیں قدم؟
ڈوبتی کشتی کو ساحل سے لگا دیتا ہے کون؟

جس کے دریا میں سفینوں کی طرح رہتے ہیں ہم
ہاں اسی نادیدہ قوت کو خدا کہتے ہیں ہم

(عاصی کرنالی)

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پر ارمان گیا
اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول
اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یارسول
عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا
ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسول
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول
ذات آپ کی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر
میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یارسول
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں
اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسول

(حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

حدیث

ہاں میں (خدا کا) نبی ہوں اس میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں
ہاں میں ہی عبد اللہ بن عبد المطلب کا فرزندِ دلبند ہوں

نوازشِ دلِ ما کن کہ دل نواز توئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازنا آپ کی فطرت ہے

بساز کارِ غریباں کہ کارساز توئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنا دیں کہ کارسازی آپ ہی فرماتے ہیں

اَسماءُ الحُسنیٰ

یہ اللہ تعالیٰ کے مقدس نام ہیں جن کے متعلق خود ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اچھے نام اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں پس اسے ان ناموں سے یاد کرو یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کے ناموں سے پکارنا عین عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ورد کا ثبوت اس حدیث سے بھی ملتا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی اسے ان ناموں سے یاد کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کو ان ناموں سے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں جنت میں داخل کرے گا۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہ نام بڑی اہمیت اور فضیلت کے حامل ہیں کیونکہ اسماء الحسنٰی اضافہ رزق، حصولِ برکت، شفائے امراض، رفعِ حاجات، رفع غربت وتنگدستی، رفعِ آسیب، حصول رحمت، ، دین وایمان کی سلامتی گویا کہ دین ودنیا میں کامیابی کیلئے بہت ہی مجرّب ہے لہٰذا نماز فجر کی تلاوت کے بعد ان ناموں کو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالینا بہت ہی بہتر اور دینی ودنیاوی نقطہ نظر سے فائدہ مند ہوگا۔

اسماء الحسنٰی کا وظیفہ بزرگان دین اور اولیاء عظام کے معمولات میں سے ہے۔ بے شمار صوفیاء کرام اور اولیاء عظام نے ان مقدس ناموں کو پڑھ کر قرب الٰہی کی معرفت حاصل کی۔ لہٰذا اگر کوئی صدق دل سے ان اسماء کو روزانہ ایک سو مرتبہ ایک سال تک پڑھے تو اس پر معرفت کی راہ کھل جائے گی اور وہ اس راہ پر گامزن ہوجائے گا جس پر چل کر روحانیت حاصل ہوتی ہے۔

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت پیش ہو تو اسے چاہیے کہ اسماء الحسنٰی کو روزانہ ۴۱ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے اور آخری روز اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنی حاجت پیش کرے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے ناموں کے وظیفہ کی برکت سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

ہر نام کو روزانہ دس مرتبہ پڑھنے سے تندرستی قائم رہے گی اور ہر نیک کام کی توفیق حاصل ہوگی۔ گھر میں برکت پیدا ہوگی۔ شیطانی حملوں سے حفاظت رہے گی۔ اللہ کی یاد کی طرف دل خوب مائل ہوگا۔ عزت اور دولت میں اضافہ ہوگا۔ لوگوں کے دلوں میں قدر اور محبت پیدا ہوگی اور سب سے بڑھ کر یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔ قبر اور آخرت کی منازل میں بے حد آسانی پیدا ہوگی۔ المختصر اسماء الحسنٰی ہر لحاظ سے فلاح دین اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

اَسمائے الحُسنٰی جلّ جلالہٗ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ جلّ جلالہٗ	اَلرَّحْمٰنُ جلّ جلالہٗ	اَلرَّحِیْمُ جلّ جلالہٗ	اَلْمَلِکُ جلّ جلالہٗ
اَلْقُدُّوْسُ جلّ جلالہٗ	اَلسَّلَامُ جلّ جلالہٗ	اَلْمُؤْمِنُ جلّ جلالہٗ	اَلْمُهَیْمِنُ جلّ جلالہٗ
اَلْعَزِیْزُ جلّ جلالہٗ	اَلْجَبَّارُ جلّ جلالہٗ	اَلْمُتَکَبِّرُ جلّ جلالہٗ	اَلْخَالِقُ جلّ جلالہٗ
اَلْبَارِئُ جلّ جلالہٗ	اَلْمُصَوِّرُ جلّ جلالہٗ	اَلْغَفَّارُ جلّ جلالہٗ	اَلْقَهَّارُ جلّ جلالہٗ
اَلْوَهَّابُ جلّ جلالہٗ	اَلرَّزَّاقُ جلّ جلالہٗ	اَلْفَتَّاحُ جلّ جلالہٗ	اَلْعَلِیْمُ جلّ جلالہٗ
اَلْقَابِضُ جلّ جلالہٗ	اَلْبَاسِطُ جلّ جلالہٗ	اَلْخَافِضُ جلّ جلالہٗ	اَلرَّافِعُ جلّ جلالہٗ
اَلْمُعِزُّ جلّ جلالہٗ	اَلْمُذِلُّ جلّ جلالہٗ	اَلسَّمِیْعُ جلّ جلالہٗ	اَلْبَصِیْرُ جلّ جلالہٗ
اَلْحَکَمُ جلّ جلالہٗ	اَلْعَدْلُ جلّ جلالہٗ	اَللَّطِیْفُ جلّ جلالہٗ	اَلْخَبِیْرُ جلّ جلالہٗ
اَلْحَلِیْمُ جلّ جلالہٗ	اَلْعَظِیْمُ جلّ جلالہٗ	اَلْغَفُوْرُ جلّ جلالہٗ	اَلشَّکُوْرُ جلّ جلالہٗ
اَلْعَلِیُّ جلّ جلالہٗ	اَلْکَبِیْرُ جلّ جلالہٗ	اَلْحَفِیْظُ جلّ جلالہٗ	اَلْمُقِیْتُ جلّ جلالہٗ

اَلْحَسِیْبُ جل جلالہ	اَلْجَلِیْلُ جل جلالہ	اَلْکَرِیْمُ جل جلالہ	اَلرَّقِیْبُ جل جلالہ
اَلْمُجِیْبُ جل جلالہ	اَلْوَاسِعُ جل جلالہ	اَلْحَکِیْمُ جل جلالہ	اَلْوَدُوْدُ جل جلالہ
اَلْمَجِیْدُ جل جلالہ	اَلْبَاعِثُ جل جلالہ	اَلشَّهِیْدُ جل جلالہ	اَلْحَقُّ جل جلالہ
اَلْوَکِیْلُ جل جلالہ	اَلْقَوِیُّ جل جلالہ	اَلْمَتِیْنُ جل جلالہ	اَلْوَلِیُّ جل جلالہ
اَلْحَمِیْدُ جل جلالہ	اَلْمُحْصِیْ جل جلالہ	اَلْمُبْدِیُٔ جل جلالہ	اَلْمُعِیْدُ جل جلالہ
اَلْمُحْیِیْ جل جلالہ	اَلْمُمِیْتُ جل جلالہ	اَلْحَیُّ جل جلالہ	اَلْقَیُّوْمُ جل جلالہ
اَلْوَاجِدُ جل جلالہ	اَلْمَاجِدُ جل جلالہ	اَلْوَاحِدُ جل جلالہ	اَلْاَحَدُ جل جلالہ
اَلصَّمَدُ جل جلالہ	اَلْقَادِرُ جل جلالہ	اَلْمُقْتَدِرُ جل جلالہ	اَلْمُقَدِّمُ جل جلالہ
اَلْمُؤَخِّرُ جل جلالہ	اَلْاَوَّلُ جل جلالہ	اَلْاٰخِرُ جل جلالہ	اَلظَّاهِرُ جل جلالہ
اَلْبَاطِنُ جل جلالہ	اَلْوَالِیُ جل جلالہ	اَلْمُتَعَالِیُ جل جلالہ	اَلْبَرُّ جل جلالہ
اَلتَّوَّابُ جل جلالہ	اَلْمُنْتَقِمُ جل جلالہ	اَلْعَفُوُّ جل جلالہ	اَلرَّءُوْفُ جل جلالہ
مَالِكُ الْمُلْكِ جل جلالہ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جل جلالہ		اَلْمُقْسِطُ جل جلالہ

اَلْجَامِعُ جل جلالہ	اَلْغَنِیُّ جل جلالہ	اَلْمُغْنِیُ جل جلالہ	اَلْمُعْطِیُ جل جلالہ
اَلْمَانِعُ جل جلالہ	اَلضَّآرُّ جل جلالہ	اَلنَّافِعُ جل جلالہ	اَلنُّوْرُ جل جلالہ
اَلْهَادِیُ جل جلالہ	اَلْبَدِیْعُ جل جلالہ	اَلْبَاقِیُ جل جلالہ	اَلْوَارِثُ جل جلالہ
اَلرَّشِیْدُ جل جلالہ	اَلصَّبُوْرُ جل جلالہ		

اسماء النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

قرآن واحادیث سے ماخوذ امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء مبارک جواہل ایمان کیلئے سرمایہ حیات دنیوی واُخروی ہیں اور ایمان وروحانی درجات کیلئے مجرب وظیفہ ہیں۔ ان اسماء کو جو شخص روزانہ پڑھتا ہے اس کا تعلق بالرّسالت مضبوط ہو جاتا ہے اور یہ تعلق مقصود مومن اور جان ایمان ہے اوران اسماء سے شان مصطفوی اور مقام محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر صفاتی نام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان پر دلالت کرتا ہے اور جیسے جیسے مقام محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سمجھ میں آتا ہے تو دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات اسی طرح نشو ونما پاتے ہیں اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ایمانی وانسانی راز کھلتے ہیں ؎

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سوتے وقت ہر روز باوضو نہایت ہی محبت وشوق سے ان ناموں سے یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے نوازے گا کیونکہ بزرگان دین نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء گرامی کو زیارت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بہت اکسیر قرار دیا ہے اور جب زیارت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت اور شرف حاصل ہوتا ہے تو فیوضات روحانی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

ہر نام کے شروع میں سیدنا اور اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیا ہے کیونکہ اس طریقہ سے پڑھنے سے افادیت میں کثیر اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ''انا سید ولد ادم'' فرما کر اعلان کیا کہ میں سید اولادِ آدم ہوں لہٰذا حضور کی تکریم و تعظیم کیلئے سیدنا کے لفظ کا اضافہ کیا جانا موزوں اور مقبول ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم سے فرمایا ''انا سید العالمین'' میں سارے جہانوں کا سردار ہوں اور نامِ محمدی کے ذکر اور سماعت کے وقت درود شریف پڑھنے کا حکم کتبِ احادیث میں موجود ہے۔ اس حکم کی تعمیل کیلئے ہر نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا ہے تاکہ بار بار اس درود کے پڑھنے سے درود شریف کی برکات بھی حاصل ہوں۔

اَسْمَاءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ

سیدنا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا حَامِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مَحْمُوْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا قَاسِمٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا عَاقِبٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا فَاتِحٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا خَاتِمٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا حَاشِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مَاحٍ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا دَاعٍ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا سِرَاجٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُنِیْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا رَشِیْدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا بَشِیْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا نَذِیْرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا ھَادٍ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُھْدٍ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا رَسُوْلٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا نَبِیٌّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُزمّل صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُدثّر صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا شَفِیعُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا خَلِیلُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا کَلِیمُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حَبِیبُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُرتضٰی صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا ناصِرُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مَنصُورُ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حافظُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا شَہِیدُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا عادِلُ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حَکِیمُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُطِیعُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُجِیبُ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا شاہِدُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مَشہُودُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُذکّرُ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا اَمِینُ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا تِہامیُّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا حَسِیبُ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ہاشِمیُّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا حِجازیُّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا خاتمُ الرُّسُل صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا وَلِیٌّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا قُرَیْشِیٌّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا اُمِّیٌّ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا کَرِیْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مَتِیْنٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا عَزِیْزٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا رَؤُفٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا رَحِیْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا یَتِیْمٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا طَیِّبٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا طَاہِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُحَرَّمٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُبَشِّرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُطَہَّرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا قَوِیٌّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا شَافٍ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُقْتَصِدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُصَدِّقٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مِصْبَاحٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حَقٌّ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُبِیْنٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا اَوَّلٌ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا آخِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا ظَاہِرٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا بَاطِنٌ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حَفِی صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا صادِق صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا آمِر صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ترازِی صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا شکور صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا ناہِ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا نجی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا صفی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا سیّد صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مامون صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا شہیر صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حٰم صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا قریب صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا معلوم صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُکرِم صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مدعو صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا مُنجِ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا احید صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا طٰس صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا کامل صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا مُقتف صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا قیم صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا وحید صلی اللہ علیہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عُذر ہائے من پذیر
در حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اے الہ العٰلمین! تیری ذات دوجہانوں سے بے نیاز ہے جبکہ میں تہی دست (تیرے فضل کا) محتاج ہوں۔ لہٰذا قیامت کے روز میرے گناہوں کے ضمن میں میری عذر خواہیاں قبول فرما لینا اور اگر تو میرا حساب لینا ضروری سمجھے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نظروں سے چھپا کر لینا۔

روضہ رسالتمآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

کے مواجہہ شریف کی جالیوں پر کندہ

نعتیہ اشعار

یَاخَیْرَمَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرْبِ اَعْظُمُہٗ

فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ

فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

ترجمہ:

اے بہتران سب سے جن کے اجسادِ شریفہ خاک میں مدفون ہوئے ہیں
اور ان کی خوشبو سے جنگل اور پہاڑ مہک گئے ہیں
میری جان اس پاک قبر پر فِدا جس میں آپ سکونت فرما ہیں
اس قبر شریف میں پرہیزگاری ہے اور اسی میں جُود اور کرم ہے

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من و جہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن کریم ہماری مقدس کتاب ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ قرآن کریم کا ہر حکم اللہ کے بندوں کے لئے عمل پیرا ہونے کے لئے ہے۔ لیکن رب کائنات کا ایک حکم ایسا بھی ہے جس پر خالق کائنات خود بھی عمل پیرا ہے اور وہ ہے "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو" معلوم ہوا انسان کا ہر نیک عمل رد ہوسکتا ہے لیکن جو کام اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ انجام دے رہے ہیں اس کے رد یا غیر مقبول ہونے کا ذرہ برابر بھی احتمال نہیں ہے۔

مروی ہے کہ رسولِ اکرم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں سچا مومن کب بنوں گا" فرمایا "تو جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا" اس نے عرض کیا "میرے آقا! میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی" فرمایا "جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔ پھر عرض کیا "اللہ تعالیٰ کے حبیب سے میری محبت کب ہوگی" فرمایا جب تو ان کے طریقے پر چلے گا، اور ان کی سنت کی پیروی کرے گا اور ان سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور ان سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ تو بغض رکھے گا، اور کسی سے محبت کرے تو ان کی وجہ سے کرے اور اگر کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے رکھے۔

پھر فرمایا "لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں، بلکہ جس کے دل میں میری

محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا، یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں، بلکہ جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا اس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا''۔ پھر فرمایا ''خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں ہے، خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں!''

رؤف و رحیم نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے محبت دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے، جس کے دست قدرت میں محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ ہر چیز کی ایک روح ہوتی ہے اسی طرح عبادات کی بھی ایک روح ہے وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق ہے۔

اللہ تعالٰی کی معرفت کا راستہ بجز محبت و عشق کے طے ہو ہی نہیں سکتا اور اس میں جو لطف و سرور اور کیف و مستی ہے اس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ عام طور پر جس کے پاس کوئی چیز ہو اسے یہ اعلان کرنا ہی پڑتا ہے کہ میری دوکان پر فلاں فلاں سودا اور فلاں فلاں چیز موجود ہے اسے ہر ایک کو بتانا پڑتا ہے۔ لیکن! کچھ چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ آپ انہیں ہر حال میں چھپانے کی کوشش کریں ان پر ہزار پردے ڈالیں اور ان کو ظاہر کرنے سے اجتناب کریں لیکن اس چیز کی فطرت ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ چھپ نہیں سکتی۔ عطار ہزار کوشش کرلے اسکی دوکان پر لگا تالا بھی اندر پڑی کستوری و گلاب کی خوشبو کو پھیلنے سے نہیں روک سکتا۔ محبت کی فطرت بھی ایسی ہے۔ جذبہ محبت ہو تو وہ چھپ نہیں سکتا کسی نہ کسی طرح ظاہر ہو کر رہتا ہے۔

جنہوں نے حسنِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ان جلووں میں گم ہو کر رہ گئے وہ کیوں نہ کہیں:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا — نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا — کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد مبارک ہے کہ عام مومنوں کے مقام کی انتہا ولیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔ ولیوں کے مقام کی انتہا شہیدوں کے مقام کی ابتدا ہے۔ شہیدوں کے مقام کی انتہا صدیقوں کے مقام کی ابتدا ہے۔ صدیقوں کے مقام کی انتہا نبیوں کے مقام کی ابتدا ہے۔ نبیوں کے مقام کی انتہا رسولوں کے مقام کی ابتدا ہے۔ رسولوں کے مقام کی انتہا اولوالعزم کے مقام کی ابتدا ہے۔ اولوالعزم کے مقام کی انتہا حبیب خدا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی ابتدا ہے اور حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کی انتہا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

سیدنا امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے محبت کرتا ہوں کہ وہ میرے آقا کا رب ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا" گویا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قربت کا راستہ خود ہی بتا دیا۔ تو معلوم ہوا کہ درود پاک ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی مظہر ہے اور قربت کی نشانی ہے۔ حصول برکت، ترقی معرفت اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت کے لئے درود سلام سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یقیناً سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں

ان کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ دن ہو یا رات ہمیں اپنے محسن وغمگسار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے پھول نچھاور کرتے ہی رہنا چاہیے اس میں کوتاہی نہیں کرنا چاہیے۔ یوں بھی سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں لہٰذا محبت اور عقیدت کا یہی تقاضا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اور درود وسلام سے کبھی غفلت نہ کی جائے۔

درود شریف کے فضائل میں بے شمار کتب تصنیف ہو چکی ہیں۔ قلم کی روشنائی تو ختم ہو سکتی ہے۔ بیان کے الفاظ بھی ختم ہو سکتے ہیں مگر فضائل درود وسلام کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ میرے کچھ مہربان اس کتاب کے مندرجات کو تنقید کی عینک لگا کر پڑھیں گے۔ ان کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے۔

اللہ کی ہر چیز ہے دلدار کی خاطر ہر چیز کو تخلیق کیا سرکار کی خاطر
ہر بات سے تنقید کا پہلو نہ نکالو محبوب تو ہوتے ہیں فقط پیار کی خاطر

درود پاک کی فضیلت وعظمت کو احاطہ تحریر میں لانا میرے لیے ناممکن ہے۔ محترم ماسٹر محمد حق نواز شاہد صاحب کے حکم کی تعمیل اور ان کی خصوصی توجہ سے یہ کام شروع کیا ہے۔ میں اپنے تمام معاونین کا انتہائی مشکور ہوں، خصوصاً ملک محبوب الرسول قادری صاحب کا کہ جن کی رہنمائی سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔ خیر اور بھلائی کی بات تو یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر محمول ہوگی اور جتنی بھی خامیاں اور کوتاہیاں ہیں وہ بس میرے حصے کی ہیں ان سے چشم پوشی فرمائیں اور یہی دعا فرمائیں کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔

خیر اندیش

رانا محمد اقبال حسن توگیروی (گولڈ میڈلسٹ)

صدر بزم ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سکھیکی ضلع حافظ آباد۔ موبائل نمبر 0300-4666486

عربی نحو

حضرت احمد شہاب الدین بن علی دجانی حسینی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ ابتدا ہی سے علم نحو سے ناواقف تھے، آپ مسجد اقصیٰ میں اپنے خلوت کدے میں تھے کہ رسول مقبول صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی کشف کی حالت میں زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے احمد نحو سیکھ لو" فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مجھے نحو سکھا دیں۔ حضور انور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے چند اصول ارشاد فرمائے۔

جب آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جانے لگے تو خلوت خانے کے دروازے تک آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گیا اور عرض کی "الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰہ" میں نے رسول کے لام پر پیش پڑھا۔ سرکار عالی وقار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تمہیں ابھی بتارہا تھا کہ خلافِ قاعدہ عربی مت بول'' یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لام پر زبر کہو۔ (جامع الکرامات اولیاء جلد دوم، علامہ نبہانی)

یا کہ بعد رسول مضاف ہے اور لفظ اللّٰہ مضاف الیہ ہے۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ جب لفظ ندا مضاف پر آجائے تو اس پر زبر پڑھتے ہیں۔ یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم یا حبیب اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم یا شفیع المذنبین صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پڑھتے اور لکھتے وقت رسول کے لام، حبیب کے ب اور شفیع

کے ع پر حرف ندا کی وجہ سے زبر پڑھا جائے گا۔ اس قاعدہ کی رو سے رسول کے لام پر پیش غلط ہے۔

اسی طرح جو درود شریف "اَللّٰھُمَّ" سے شروع ہو وہاں "سلم" کے لام کے نیچے زیر آئے گا یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ (سَ لِ مْ) سَلِّمْ اور جہاں درود شریف بغیر اَللّٰھُمَّ کے شروع ہو وہاں سلم کے لام پر زبر آئے گا۔ جیسے درود خضری میں "صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ آلِہٖ سَلَّمْ وَ (سَ لَّ مْ)"

درود شریف کا ورد کرنے والے حضرات ان قواعد کا خاص خیال رکھیں۔

جو عاشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ
وسلم ہوتا ہے اسے درود وسلام پڑھنے سے وہ
لذت وشیرینی حاصل ہوتی ہے جو اس کی روح
کو تقویت پہنچاتی ہے۔ "فیضانِ سنت"

آیہ درود کا تفسیری جائزہ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo(الاحزاب ۵۶:۳۳)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو! تم بھی ان پر خوب اور خوب درود و سلام بھیجو۔"

تفسیر نعیمی

(مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

یہ آیت کریمہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی صریح نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ قرآن حکیم نے بہت سے حکم سنائے نماز کا، روزہ کا، حج وغیرہ کا، ایمان کا حکم دیا، مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں۔ ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو! تم بھی کرو، صرف درود پاک کے لئے اس طرح فرمایا، وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی بھی کام ایسا نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں۔ رب تعالٰی کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے رب تعالٰی بلند وبالا ہے۔ رب کا کام ہے پیدا فرمانا، رزق دینا، مارنا، جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے۔ ہمارا کام ہے عبادت کرنا، اطاعت کرنا وغیرہ۔ رب تعالٰی اس سے پاک ہے، اگر کوئی ایسا کام ہے جو رب کریم کا بھی ہو، ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو

بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جمع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع ہے۔ ہندی شاعر نے کہا ہے:

آج چندر دیوج ہے سب دیکھی باکی اور
میری اور سجن کی نیناں پڑیں گی ایک ٹھور

اگرچہ رب تعالیٰ کا درود ہے رحمت نازل فرمانا، فرشتوں کا درود ہے دعائے رحمت کرنا، مگر تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب میں مشترک ہے۔

نکتہ: اس آیت میں اولاً تو خبر دے دی کہ ہم ہر آن اور ہر وقت رحمتوں کی بارش برساتے ہیں، اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور پھر ہم کو حکم دیا کہ تم بھی ان پر درود پڑھو یعنی ہم سے ان کے لئے رحمت مانگو اور مانگی وہ چیز جاتی ہے جو پہلے سے حاصل نہ ہو تو جب ہمارے مانگے بغیر رحمتیں اتر رہی ہیں پھر مانگنے کا حکم کیوں دیا؟

وجہ یہ ہے کہ فقیر جب کسی دروازے پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والے کی اولاد اور مال کی دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ مالک کا گھر آباد، بچے زندہ رہیں، مال سلامت رہے، مالک سمجھ جاتا ہے کہ یہ تہذیب والا بھکاری ہے۔ مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ یہاں حکم دیا گیا ہے کہ اے مسلمانو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے کے لئے آؤ تو ہم اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک حبیب ہے محمد رسول اللہ اس کی، اس کے اہل بیت واصحاب کی خیر مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے اس کا تم پر بھی ایک چھینٹا مار دیا جائے گا۔ درود پڑھنا حقیقت میں رب سے مانگنے کی ایک ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

نیز اس آیت میں مسلمانوں کو متنبہ فرمایا گیا کہ اے درود پڑھنے والو یہ خیال نہ کرنا کہ ہمارے محبوب پر ہماری رحمتیں تمہارے مانگنے پر موقوف ہیں۔ ہمارے محبوب تمہارے درود کے حاجت مند ہیں جیسے ممبر ووٹ کے ہیں۔ تم درود پڑھو یا نہ پڑھو۔ ان پر ہماری رحمتیں برابر برستی رہتی ہیں۔ تمہاری پیدائش اور تمہارا درود پڑھنا تو کل سے ہوا ان پر رحمتوں کی بارش تو جب سے ہورہی ہے جب کہ جب اور کب بھی نہ بنا تھا' جہاں' وہاں' کہاں سے پہلے ان پر رحمتیں ہیں۔ تم سے دعا منگوانا تمہارے بھلے کیلئے ہے۔ جب رب تعالیٰ ہماری حمد وثناء کا حاجت مند نہیں' کہ وہ محمود ہے خواہ کوئی حمد کرے یا نہ کرے۔ ایسے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کسی کی نعت خوانی کے حاجت مند نہیں وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں خواہ ان کی کوئی نعت پڑھے یا نہ پڑھے۔ حمد الٰہی کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کافی ہیں اور نعت مصطفائی کے لئے رب بس ہے۔

اسی وجہ سے ہر دعا کے اول وآخر میں درود شریف پڑھنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص تمام دعائیں چھوڑ دے اور صرف درود پاک ہی پڑھا کرے تو خدا چاہے کسی دعا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی تمام حاجتیں خود بخود پوری ہوجائیں گی۔

مشکوٰۃ شریف باب الصلوۃ علی النبی علیہ السلام میں ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کس قدر درود شریف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر پڑھا کروں؟ فرمایا ''جس قدر چاہو''۔ عرض کیا چوتھائی پڑھوں یعنی تین حصہ دیگر وظیفے اور دعائیں اور چوتھائی حصہ درود شریف۔ فرمایا ''جتنا چاہو' مگر اگر درود شریف زیادہ پڑھو تو بہتر ہے۔'' عرض کیا کہ آدھا۔ فرمایا جتنا چاہو' مگر درود اگر اور زیادہ کرو تو بہتر

ہے۔ عرض کیا کہ دو تہائی درود شریف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر درود شریف اور زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ عرض کیا کہ کل وقت درود شریف ہی پڑھا کروں' یعنی بجائے دیگر دعاؤں اور وظیفوں کے صرف درود پڑھا کروں گا۔ فرمایا

اذایکفی همك ویکفرلك ذنبك تو یہ درود تمہارے سارے رنج وغم کو کافی ہے اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا۔

درود شریف کے متعلق تین باتیں عرض کرتا ہوں' اولاً تو یہ کہ اس کے فضائل کیا ہیں؟ دوسرے یہ کہ کون سا درود شریف پڑھنا بہتر یا ضروری ہے اور درود شریف پڑھنا واجب ہے یا فرض یا سنت' تیسرے یہ کہ نبی علیہ السلام کے سوا کسی اور پر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

درود پاک کے فضائل بے شمار ہیں جن کے لکھنے کو دفتر چاہیے۔ اگر کچھ ان کی تفصیل دیکھنا ہو تو تفسیر روح البیان یہ ہی آیت اور مدارج النبوت اور نسیم الریاض، شرح شفا قاضی عیاض اور مواہب لدنیہ کا مطالعہ کرو' مگر بطور اختصار کچھ یہاں عرض کئے جاتے ہیں۔

مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا خدائے پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجات بلند کرتا ہے' یعنی اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھے تو روزانہ دس ہزار گناہ معاف' دس ہزار درجہ بلند اور دس ہزار رحمتوں کا نزول' اگر ساری عمر یہ عمل کیا جائے تو اب حساب لگالو کس قدر فائدہ ہوا۔

اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ قیامت میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھے گا۔ اسی مشکوٰۃ میں اسی باب میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہاری دعائیں آسمانوں اور زمین کے

درمیان معلق رہتی ہیں، جب تک تم درود نہ پڑھ لو اور چاہیے یہ کہ ہماری دعائیں درمیان میں ہوں اور آس پاس درود رہے، کیونکہ قبول تو درود ہوتا ہے اور رحمت الٰہی سے بعید ہے کہ درود تو قبول فرمالے اور درمیان کی دعا کو رد فرمادے۔ درود شریف کے طفیل دعا بھی قبول ہوجائے گی۔ اسی مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ اللہ کے فرشتے پھرتے رہتے ہیں اور درود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی بھی درود شریف پڑھتا ہے تو اس کا درود ہماری بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔

سبحان اللہ درود پاک کے قربان کہ اس کی برکت سے ہم گنہگاروں کے نام اس بارگاہ بیکس پناہ میں لئے جائیں۔ بھلا ایسی کہاں تقدیر، اس سے یہ لازم نہیں کہ دور سے درود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ سنیں۔ ملائکہ تو رب کی بارگاہ میں اعمال بھی لے جاتے ہیں۔ عقل بھی جانتی ہے کہ درود پڑھنا بہت ضروری ہے۔ دو وجہ ہیں۔ اولاً تو یہ کہ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو چاہیے کہ محسن کا بدلہ دیا جائے اگر بدلہ نہ ہوسکے تو کم سے کم اس کے لئے دعا کردی جائے اگر کسی کے گھر دعوت کھاؤ تو صاحب خانہ کے لئے دعا کرو، حضور علیہ السلام کے احسانات شمار سے باہر ہیں، ہماری کیا مجال کہ ان کا شکریہ ادا کریں تو کم از کم یہ ہی کریں کہ ان کو دعا دیا کریں، جیسے فقراانخی داتا کو دعائیں دیتے ہیں۔

نیز ایک بار سلطان محمود نے درباریوں کو حکم دیا کہ تم لوگ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ لوٹ لو، سب لوگ لوٹنے میں مشغول ہوگئے مگر ایاز سلطان کے پاس آکر کھڑے ہوگئے۔ سلطان نے کہا کہ ایاز تم کیوں نہیں کچھ لوٹتے۔ عرض کیا کہ سب نے تو مال کو لیا میں تو حضور کو لیتا ہوں۔ جو مالک ہیں۔ سلطان نے کہا تم نے مجھ کو لیا۔ میں نے بھی تم کو لیا، تم میرے اور میں تمہارا۔ اسی طرح تمام دعاؤں سے تو دنیا ملتی، مگر درود پاک کی تلاوت سے دنیا والے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ملتے ہیں۔ جب وہ ملے تو پھر کمی کس چیز کی ہے۔

دنیا کو مبارک ہو دنیا اللہ کرے وہ مجھ کو ملیں

ہر سر میں جن کا سودا ہے ہر دل جن کا شیدائی ہے

درود پاک دعاؤں وعبادات کی رجسٹری ہے۔ جیسے بیمہ لیبل لگ جانے سے مال ضائع نہیں ہوتا مقام مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسے ہی درود شریف کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے ہر دعا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مثنوی شریف میں ہے کہ ایک بار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ! ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوستے ہیں پھر وہ رس اپنے منہ میں لئے ہوئے اپنے چھتوں میں آجاتے ہیں اور وہاں اگل دیتے ہیں وہی شہد ہے کہ پھولوں کے رس پھیکے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا، بتاؤ شہد میں مٹھاس کیسے آتا ہے؟ مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانیم بر احمد درود

مے شود شیریں و تلخی رار بود

ہمیں قدرت نے سکھا دیا کہ چمن سے اپنے گھر تک درود شریف پڑھتے ہوئے آتے ہیں شہد کی یہ لذت اور مٹھاس درود کی برکت سے ہے، امید ہے کہ ہماری روکھی پھیکی عبادت میں بھی درود شریف کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ نیز جیسے کہ درود کی برکت سے تمام پھولوں کے رس گھل مل کر ایک ہو گئے اور سب کا نام شہد ہو گیا۔ ایسے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے سارے ہندی، سندھی، عربی، عجمی انسان ایک ہو گئے جن کا نام مسلمان ہو گیا اور جیسے درود شریف کی برکت سے شہد شفا بن گیا ایسے ہی ہر دعا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی برکت سے مرض گناہ کی دوا ہے۔

درود پاک پڑھنا فرض بھی ہے، واجب بھی، سنت بھی، مستحب بھی، مکروہ

بھی ہے اور حرام بھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ درمختار جلد اول کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور جس مجلس میں بیٹھے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام وہاں بار بار آئے تو صاحب درمختار کے نزدیک تو جب بھی نام پاک سنے درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب اور چند موقعوں میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے، جس کو شامی نے بیان فرمایا۔ جمعہ کی شب میں اور جمعہ کے دن میں، ہفتہ، اتوار اور سوموار کے دن اور روزانہ صبح وشام اور مسجد میں آتے جاتے وقت اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کی زیارت کے وقت اور صفا مروہ کے پاس اور جمعہ کے خطبہ میں مگر خطبہ سننے والے درود شریف دل میں پڑھیں اور اذان کے بعد اور ہر دعا کے اول آخر اور وضو کے وقت اور جب کہ کان میں غیبی آواز آنے لگے، جب کوئی چیز بھول جائے اور وعظ کے وقت اور سبق پڑھتے اور پڑھاتے وقت اور فتویٰ لکھتے وقت اور نکاح کے وقت اور ہر کسی مشکل پڑنے پر وغیرہ وغیرہ۔

سات جگہ پر درود پاک پڑھنا مکروہ ہے۔

1- جماع کے وقت

2- پیشاب یا پاخانہ کرنے میں

3- تجارت کے سامان کو شہرت دینے کے لئے

4- پھسلنے کے وقت

5- تعجب

6- ذبح

7- چھینک کے وقت

تین جگہ درود پاک پڑھنا حرام ہے۔ ایک جب تاجر اپنی کوئی چیز خریدار کو دکھائے اور اس کی عمدگی بتانے کے لئے درود پڑھے۔ دوسرے جب کہ کسی مجلس

میں کوئی بڑا آدمی آئے تو اس کی آمد کی خبر دینے کے لئے درود پڑھا جائے (شامی) اسی طرح فرض نماز کی التحیات میں جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے تو درود ناجائز ہے۔

فائدہ: قرآن حکیم کی تلاوت میں جب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام قرآن میں آجائے تو درود نہ پڑھنا افضل ہے۔ تا کہ قرآن کی روانی میں فرق نہ آئے۔ (شامی)

نماز میں التحیات کے بعد درود شریف سنت ہے فرض' واجب نماز میں تو دوسری التحیات میں سنت ہے اور پہلی میں منع' نوافل میں دونوں بار کی التحیات کے بعد درود پڑھنا سنت یعنی پہلے قعدہ میں بھی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔

درود پاک کون سا پڑھنا چاہیے؟ مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم آپ پر درود پاک کس طرح پڑھیں؟ تو آپ نے وہ درود بتایا جو نماز میں بعد التحیات پڑھا جاتا ہے یعنی درود ابراہیمی۔

اِس حدیث کی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور درود پڑھنا منع ہے۔ گویا محض غلط ہے' ورنہ پھر لازم آئے گا کہ محدثین جب کبھی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا اسم پاک لیتے ہیں تو صرف یہ ہی کہتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ناجائز ہو۔ اگر منقول کے سوا دوسرے درود پڑھنا منع ہیں تو وہ ہی غذائیں اور دوائیں استعمال کرنی چاہیں جو منقول ہیں۔ جس طرح کہ ہر غذا جو شریعت میں حرام نہیں کھانا اور پینا مطلق ہے اور صلوا علیہ میں صلوٰۃ مطلق' کوئی درود پڑھ لیا جائے ثواب پائے گا' ہاں منقول درود دیگر سے زیادہ بہتر ہے۔

دلائل الخیرات شریف میں بہت سے درود نقل کئے گئے ہیں۔ صاحب روح

البیان نے اس درود شریف کی بہت فضیلت اور نفع بیان کیا۔

الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خلیل اللہ

یہ بہت ہی طویل درود شریف ہے۔

فقیر کا تجربہ یہ ہے کہ کہ درود بہت نافع ہے کہ بعد نماز جمعہ مدینہ پاک کی طرف منہ کر کے سو بار یہ پڑھے، صلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ علیه وسلم صلوۃ وسلاماً علیك یارسول اللہ۔ مگر ہاتھ باندھ کر مدینے پاک کی طرف کھڑا ہو۔ مدینہ پاک کا رخ مغرب اور شمال کے درمیان ہے۔ ہمارے ہندوستان میں۔

تنبیہ: ہمارے ہاں یہاں پنجاب میں قاعدہ ہے کہ نماز عشاء اور فجر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر بلند آواز سے یہ درود شریف پڑھتے ہیں۔

صلی اللہ علیك وسلم یارسول اللہ

وعلی الك واصحابك یا حبیب اللہ

بعض لوگ اس کو شرک وکفر کہتے ہیں لیکن یہ محض غلط ہے ہر درود جس طرح چاہو پڑھو صلوا علیہ میں صلوٰۃ میں کوئی پابندی نہیں، بلند آواز سے پڑھو، آہستہ پڑھو اور کوئی سا درود پڑھو۔ بغیر شرعی ممانعت کے کسی چیز کو ناجائز تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ مشکوٰۃ شریف میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم بعد نماز کے اس قدر بلند آواز سے ذکر اللہ کرتے تھے کہ محلہ والوں کو گھروں میں خبر ہو جاتی تھی کہ اب نماز ختم ہوگئی، بلند آواز سے ذکر کرنے کی پوری بحث ہم نے اپنی کتاب جاء الحق وزھق الباطل میں بہت نفیس کردی ہے وہاں مطالعہ کرنا چاہیے۔

کس پر درود پڑھا جائے؟ شامی وعالمگیری کتاب الکراہیت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم کے سوا کسی پر مستقل طور پر درود پڑھنا منع

ہے۔ مثلاً امام حسن علیہ السلام یا امام حسین علیہ السلام۔ ہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے تابع کر کے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ مقصود تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو ان کے صدقے میں اور کا نام بھی آ جائے۔ مثلاً

اللھم صل علی محمد و علی آل سیدنا محمد و علی اصحابه وازواجه واولیاء امته و علماء ملته اجمعین خصوصاً علی غوث الصمدانی وغیرہ کہ اس درود میں آل پاک، صحابہ کرام، اولیاء و تمام امت کا ذکر آ گیا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل۔

تفسیر مظہری

(علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو یعنی تم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا کرو اور آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے رحمت نازل کرنے کی درخواست کرو اور ان کو سلام کا تحفہ دو اور کہو:

السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبر کاته

آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے۔ خواہ عمر میں ایک بار ہی ہو۔ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہ قول ہے۔ طحاوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن ہمام نے کہا کہ امر کا مقتضیٰ، قطعی عمر بھر میں ایک بار (تعمیل) ہے کیونکہ امر تکرار کو نہیں چاہتا اور ہم اسی کے قائل ہیں۔

بعض کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ میں ہے کہ آخری تشہد میں درود پڑھنا، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور

مشہور ترین روایت میں امام احمد کا قول آیا ہے کہ درود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پڑھنا امام احمد کے نزدیک فرض ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ امام احمد کے نزدیک سنت ہے۔

بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے درود پڑھنا واجب ہے۔

کرخی نے لکھا ہے جو علماء نماز میں درود پڑھنے کو واجب کہتے ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو حضرت سہل بن سعد کی روایت بطریق دار قطنی ابن جوزی نے نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھا' اس کی نماز نہیں۔

اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبدالمہیمن ہے دار قطنی نے کہا عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد قوی نہیں ہے۔ ابن حبان نے کہا اس کی حدیث سے استدلال نہ کیا جائے۔

ابن جوزی کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ ہے جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں' جس نے اللہ کا نام (وضو شروع کرنے کے وقت) نہیں لیا اس کا وضو نہیں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔ جو انصار سے محبت نہیں رکھتا اس کی نماز نہیں' اس حدیث کی روایت میں عبدالمہیمن راوی کمزور نا قابل حجیت ہے۔ طبرانی نے بروایت ابی ابن عباس بن سہل بن سعد عن ابیہ (عباس) عن جدہ (سہل بن سعد) اسی کی طرح حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

علماء نے کہا کہ عبدالمہیمن کی حدیث صحت کے زیادہ قریب ہے اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے ابی بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ایک حدیث حضرت ابو مسعود انصاری کی روایت سے آئی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی لیکن نہ مجھ پر درود پڑھا نہ میرے اہل بیت پر تو اس کی نماز مقبول نہیں۔ رواہ ابن الجوزی من طریق الادار قطنی ابن جوزی نے کہا اس حدیث کی سند میں جابر جعفی کمزور راوی ہے پھر جابر نے اس حدیث (کی روایت) میں خود اختلاف کیا ہے۔ کبھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پہنچ کر حدیث کی روایت کو ٹھہرا دیا یعنی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا قول بتایا ہے یعنی مرفوعاً بیان کیا ہے۔

ابن ہمام نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کبھی موقوفاً بیان کیا ہے اور کبھی مرفوعاً۔

حاکم اور بیہقی نے بروایت یحییٰ بن سباق قبیلہ بنی حارث کی وساطت سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو کہے۔

اللّٰھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارك علی محمد و علی ال محمد و ارحم محمدوال محمد کما صلیت و بارکت وترحمت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید۔

ابن حجر نے کہا اس حدیث کے راوی سوائے حارثی شخص کے ثقہ ہیں۔ حارثی قابل نظر ہے۔ ابن ہمام نے لکھا ہے حدیث لاصلوة لمن لم یصل علی کو تمام اہل حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اگر اس کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی نفی ہے (یعنی جس نے مجھ پر نماز کے اندر درود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی) یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضالہ بن عبید کی

حدیث ہے فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا کرتے سنا مگر اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے (دعا مانگنے میں) عجلت کی پھر اس کو بلایا اور اس کو نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے۔ رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن خزیمۃ ابن حبان والحاکم۔

ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ فضالہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اے نماز پڑھنے والے تو نے عجلت کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات کے ساتھ اللہ کی حمد کر کہ جن کا وہ مستحق ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر اللہ سے دعا کر۔“

راوی کا بیان ہے پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے اب تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔ رواہ الترمذی، ابوداؤد النسائی نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں نماز تشہد کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جاسکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے۔ جیسے آیت وربك فكبر میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ اور آیت قوموا للہ قانتین میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا اور آیت واسجدوا وارکعوا میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت فاقرء وا ماتیسر من القرآن میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے۔

کعب بن عجرۃ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔
حضرت ابو سعید خدری کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے مگر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: اللھم صل علی محمد الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے۔ تشہد میں السلام علیك ایھا النبی ورحمته اللہ وبرکاته پڑھا ہی جاتا ہے۔ مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں اس سوال کے جواب میں (نماز کے اندر) درود پڑھنے کا طریقہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا کہ اللھم صل علی محمد الخ پڑھا کرو۔
امت اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی ہے البتہ واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا ہے اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے اور امر کا تقاضا وجوب ہے۔ اس لئے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار پایا۔ (مترجم)

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آ کر گزر بھی گیا اور اس کی مغفرت نہ ہو۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہو جائیں اور اس کی جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں۔ (یعنی بیٹا بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرے) اس لئے وہ ناراض رہیں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے۔ (رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور دوزخ میں چلا جائے اللہ اس کو دور رکھے۔

حضرت ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہو اور وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) دوزخ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دور رکھے یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن سنی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا وہ بدنصیب ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے وہ بخیل ہے (رواہ الترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے۔ امام احمد نے یہ حدیث حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کی ہے۔

طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع روایت اس طرح بیان کی ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا اور اس سے مجھ پر درود پڑھنا چھوٹ گیا اس سے جنت کا راستہ چھوٹ گیا۔ نسائی نے صحیح سند سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یا دس بار رحمت نازل فرمائے گا)۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت وکیفیت:

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تحفہ میں تم کو پیش کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے خود سنی ہے۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تحفہ مجھے عنایت فرمایئے۔ کعب نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو سلام کرنا تو اللہ نے ہمیں بتا دیا ہے لیکن آپ (اور آپ کے اہل بیت) پر ہم درود کس طرح پڑھیں فرمایا کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد و علی آل محمد کمابارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں دونوں جگہ علیٰ ابراھیم کا لفظ نہیں ہے۔ (صرف علیٰ آل ابراہیم ہے) حضرت ابوحمید ساعدی راوی ہیں کہ صحابہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو" اللھم صل علی محمدوازواجہ وذریتہ کما صلیت علیٰ ابراھیم وبارک علی محمدوازواجہ وذریتہ کما بارکت علی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر درود پڑھے گا اللہ دس بار رحمت اس پر نازل فرمائے گا۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا

اور دس خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ رواہ البخاری واحمد فی الادب والنسائی والحاکم۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (رواہ النسائی والدارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی ہیں جو کوئی (جب بھی) مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ میری روح مجھے لوٹا دے گا کہ میں سلام کا جواب دوں۔

(رواہ ابوداؤد، البیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (کہ وہاں نماز نہ پڑھو، مترجم) اور نہ میری قبر کو میلہ بنانا' اور مجھ پر درود پڑھنا تمہارا درود مجھے پہنچے گا تم جہاں بھی ہو۔

حضرت ابوطلحہ راوی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پر شگفتگی تھی فرمایا مجھ سے جبرائیل نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کیا تم اس بات پر خوش نہ ہوگے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ (رواہ النسائی والدارمی)

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر درود پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں فرمایا جتنی (بھی) چاہو۔ میں نے عرض کیا (ذکرِ خداوندی اور دعا کا) ایک چوتھائی (درود کے لئے مقرر کرلوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کرلو لیکن) اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل ذکر کا) آدھا حصہ (درود کو بنالوں) فرمایا تم جتنا چاہو (کرلو لیکن) اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا' کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا' کیا میں اپنی ساری دعا آپ کے لئے کردوں فرمایا تو ایسی حالت میں تمہارے سارے فکر دور ہوجائیں گے' کام پورے کردیئے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کردیئے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) مسرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھر والوں کے لئے دعا کرے تو اس کو بھرپور پیمانہ سے (بدلہ) دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہیے۔

اللّٰھم صل علی محمدن النبی الامی وازواجہ امھات المومنین وذریتہ اھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انك حمید مجید۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں گے۔ (رواہ احمد)

حضرت رویفع کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھا اور کہا اللھم انزلہ المقعد المقرب عندك یوم القیمہ وجبت لہ شفاعتی۔ اے اللہ قیامت کے دن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مقام مقرب عنایت کر، اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ (رواہ احمد)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (گھر سے) برآمد ہوئے اور ایک نخلستان کے اندر پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوگیا کہ کہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات نہ ہوگئی ہو۔ میں دیکھنے کے لئے (قریب) گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا کیا بات ہے۔ میں نے اپنا اندیشہ بیان کردیا۔ فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کہ کیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خوشخبری نہ سنادوں کہ اللہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے (اعزاز اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے کے) لئے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا کروں گا۔ (رواہ احمد)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے فرمایا۔ دعا آسمان وزمین کے درمیان روک لی جاتی ہے۔ جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔ دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا۔ (رواہ الترمذی)

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنا درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی رحمتیں اس پر نازل کرتے ہیں۔ اب بندہ کو اختیار ہے کہ درود پڑھے کم یا زیادہ۔ (رواہ البغوی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط کوہِ احد کے برابر ہوتا ہے۔

(رواہ عبدالرزاق فی الجامع بسند حسن)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی۔ (رواہ طبرانی فی الکبیر بسند حسن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آ کر سلام کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر روزانہ اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر درود پڑھتا ہے اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری مخلوق کا درود۔ میں نے عرض کیا وہ کیا درود ہے فرمایا وہ کہتا ہے۔

اللّٰھم صل علی محمد ن النبی عدد من صل من خلقك وصل علی محمد کما ینبغی لنا ان نصلی علیه وصل علی محمد ن النبی کما امرتنا ان نصلی علیه۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی بردے) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خون دینے سے بھی افضل ہے یا یہ فرمایا راہ خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔ (از مفسر قدس سرہ)

مسئلہ:

کیا انبیاء کے علاوہ دوسروں کیلئے بھی صلوٰۃ وسلام کا استعمال درست ہے؟

صحیح یہ ہے کہ تنہا غیر انبیاء کے لئے صحیح نہیں ہے اور طبعاً یعنی انبیاء کے ساتھ ملا کر صحیح ہے جس طرح محمد عزوجل کہنا مکروہ ہے باوجود یہ کہ آپ معزز اور جلیل القدر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عرف میں صلوٰۃ وسلام کا استعمال انبیاء کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے جیسے عزوجل کے الفاظ باری تعالیٰ کے لئے خاص کر دیئے گئے ہیں۔

تفسیر ضیاء القرآن

(ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اسلام کو مٹانے کیلئے کفر کے سارے حربے ناکام ہو چکے تھے۔ مکہ کے بے بس مسلمانوں پر انہوں نے مظالم کے پہاڑ توڑے لیکن ان کے جذبہ ایمان کو کم نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنا وطن، گھربار، اہل وعیال کو خوشی سے چھوڑنا گوارا کیا' لیکن دامن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑے رہے۔ کفار نے بڑے کروفر اور شکوہ وطمطراق کے ساتھ مدینہ طیبہ پر بار بار یورش کی لیکن انہیں ہر بار ان مٹھی بھر اہل ایمان سے شکست کھا کر واپس آنا پڑا۔ اب انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس واطہر پر طرح طرح کے بے جا الزامات تراشنے شروع کر دیئے تا کہ لوگ رشد وہدایت کی اس نورانی شمع سے نفرت کرنے لگیں اور یوں اسلام کی ترقی رک جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ان امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ بتایا کہ یہ میرا حبیب اور میرا پیارا رسول وہ ہے جس کی وصف وثنا میں اپنی زبان قدرت سے کرتا ہوں اور میرے سارے ان گنت فرشتے اپنی نورانی اور پاکیزہ زبانوں سے اس کی جناب میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ تم چند لوگ اگر اس کی شان عالی میں ہرزہ سرائی کرتے بھی رہو تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جس طرح تمہارے پہلے منصوبے خاک میں مل گئے اور تمہاری کوششیں ناکام

ہوگئیں اسی طرح اس ناپاک مہم میں بھی تم خائب وخاسر ہوگے۔

اس آیت کریمہ کی جلالت شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کے لئے پہلے اس کے کلمات طیبات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوٰۃ (درود) کے تین فاعل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ

۲۔ فرشتے

۳۔ اہل اسلام

جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثناء کرتا ہے۔

فھی منه عزوجل ثناء علیه عندالملائکة وتعظیم

(رواہ البخاری عن ابی العالیہ)

علامہ آلوسی اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وتعظیم تعالیٰ ایاہ فی الدنیا باعلاء ذکرواظھار دینه وابقاء العمل بشریعة وفی الاخرة بتشفیعه فی امته واجزال اجرہ ومثوبته ابداء فضله الاولین والآخرین بالمقام المحمود وتقدیمه علی کافة المقربین بالشھود۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کرکے اس کے دین کو غلبہ دے کر اور اس کی شریعت پر عمل برقرار رکھ کے اس دنیا میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وشان بڑھاتا ہے اور روز محشر امت کے لئے حضور شفاعت قبول فرما کر اور حضور کو بہترین اجر وثواب عطا کرکے اور مقام محمود پر فائز کرنے کے بعد اولین وآخرین کے لئے حضور کی بزرگی کو نمایاں کرکے

اور تمام مقربین پر حضور کو سبقت بخش کر حضور کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

اور جب اس کی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰۃ کا معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درجات کی بلندی اور مقامات کی رفعت کے لئے دست بدعا ہیں۔ اس جملہ میں ان اللہ وملائکتہ الخ میں اگر آپ غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے' لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے تو یہاں دونوں جملے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار و دوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدد و حدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہردم' ہر گھڑی' اپنے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ عراقی نے کیا خوب لکھا ہے:

ثنائے زلف ورخسار تو اے ماہ

ملائک ورد صبح و شام کردند

جب اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندے پر ہمیشہ اپنی برکتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس کی ثناء گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اس کی رفعت شان کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں' تو اہل ایمان تم بھی میرے محبوب کی رفعت شان کے لئے دعا مانگو کرو۔ علامہ ابن منظور ''صلوٰۃ'' کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مومن بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہے۔

اللھم صل علیٰ سید نا محمد فمعناہ عظمہ فی الدنیا باعلاء ذکرہ و اظھار دعوتہ ابقاء شریعتہ و فی الاخرہ بتشفیعہ فی امتہ و تضعیف اجرہ ومثوبتہ۔

یعنی اے اللہ اپنے رسول کے ذکر کو بلند فرما' اس کے دین کو غلبہ دے اور

اس کی شریعت کو باقی رکھ کر اس دنیا میں ان کی شان بلند فرما اور روز محشر ان کی شفاعت قبول فرما، اجر وثواب کو کئی گنا کر دے۔

اگر چہ صلوٰۃ بھیجنے کا ہمیں حکم دیا جا رہا ہے لیکن ہم نہ شان رسالت کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ ہی اس کا حق ادا کر سکتے ہیں اس لئے اعتراف عجز کرتے ہوئے ہم عرض کرتے ہیں اللھم صل الخ یعنی مولائے کریم تو ہی اپنے محبوب کی شان کو اور قدر ومنزلت کو صحیح طور پر جانتا ہے۔ اس لئے تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر درود بھیج جو اس کی شان کے شایان ہے۔

وقیل المعنی لما امرنا اللہ تعالیٰ سبحانہ بالصلوٰۃ علیہ ولم نبلغ قدر الواجب من ذالك احلنا علی اللہ وقلنا اللھم صل انت علی محمدلانك اعلم بما یلیق بہ (لسان العرب)

اس آیت میں ہمیں بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور احادیث کثیرہ صحیحہ میں بھی درود شریف کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ چند احادیث تبرکاً ذکر کر دیتا ہوں تا کہ آپ کے دل میں بھی اپنے رسول مکرم، ہادی اعظم، مرشد کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا شوق پیدا ہو۔

ا۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرج رسول اللہ الحاجتہ فلم اجد حداً یتبعہ ففرع عمرو اتاہ بمطھرۃ من خلفہ فوجد النبی ساجداً فی مشربتہ فتنخی عنہ من خلفہ حتیٰ رفع النبی راسہ فقال احسنت یاعمر حین وجدتنی ساجداً تنحیت عنی ان جبرئیل اتانی فقال من صل علیك من امتك واحدہ عشر صلوٰت ورفعہ عشر درجات۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا: ایک دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پانی کا بھرا ہوا لوٹا لیا اور پیچھے چل دیئے۔ جب آپ باہر آئے تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو ایک وادی میں سربسجود پایا اور چپکے سے ایک طرف ہٹ کر پیچھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ سے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا اے عمر: تو نے بہت اچھا کیا کہ جب مجھے سربسجود دیکھا تو ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا۔ جبرئیل میرے پاس آئے اور انہوں نے آ کر بتایا کہ جو امتی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالٰی اس پر دس بار درود پڑھے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

۲۔ عن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم جاء ذات یوم والسرور یری فی وجھہ وقالو یارسول اللہ انا لنری السرور فی وجھك وقال انه اتانی الملك فقال یا محمد ا مایرضیك ان ربك عزوجل یقول انه لایصل علیك احد من امتك الا صلیت علیه عشراً ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشراً قلت بلٰی۔

ترجمہ: ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ رخ انور پر خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آج تو چہرہ مبارک خوشی سے تاباں ہے۔ فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا ہے اور اس نے آ کر کہا کہ اے سراپا حسن وخوبی کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے گا' اللہ تعالٰی اس پر دس بار درود پڑھے گا اور آپ کا جو امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے گا اللہ تعالٰی اس پر دس بار سلام بھیجے گا۔ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے مولا کریم کی اس نوازش پر از حد خوش ہوں۔

۳۔ عن انس قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم من ذکرت عنده فلیصل علی ومن صل مرة واحدة صلی الله تعالیٰ علیه عشراً۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ مجھ پر درود پڑھے اور جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود پڑھے گا۔

۴۔ عن عبداللّٰہ بن علی بن الحسین عن ابیه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآله وسلم قال البخیل من ذکرت عنده ثم لم یصل علی۔

حضرت عبداللہ حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اپنے والد بزرگوار سے انہوں نے اپنے والد گرامی سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۵۔ عن طفیل بن ابی بن کعب عن ابیه قال کان رسول الله اذا ذهب ثلثا اللیل قام وقال یایها الناس اذکروا الله اذکروالله جاء ت الرادفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه قال ابی قلت یارسول الله انی اکثر الصلوٰة علیك فکم اجعل لك من صلاتی قال ماشئت قلت الربع قال ماشئت وان زدت فهو خیرلك قلت فالنصف قال ماشئت وان زدت فهو خیرلك قلت فالثلثین قال ماشئت وان زدت فهو خیرلك قلت اجعل لك صلاتی کلها قال اذا تکفی همك ویغفرلك ذنبك۔

ترجمہ: ابی بن کعب کے لڑکے طفیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جب رات کے دو حصے گزر جاتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' اللہ تعالیٰ کو یاد کرو' تھرا دینے والی آ گئی' اس کے

پیچھے اور آنے والی ہے' موت اپنی تلخیوں کے ساتھ آ پہنچی۔ میرے باپ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں حضور پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ ارشاد فرمایئے کہ میں کس قدر پڑھا کروں۔ فرمایا جتنا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا وقت کا چوتھائی حصہ فرمایا' جتنا تیرا جی چاہے اور اگر اس سے زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا نصف وقت۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے اور اگر زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دوتہائی۔ فرمایا جتنا تیرا جی چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو افضل ہے۔ میں نے عرض کیا میں اپنا سارا وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیه وآله وسلم پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔

فرمایا: "تب یہ درود تیرے رنج والم کو دور کرنے کے لئے کافی ہے اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

۲۔ عن الطفیل بن ابی عن ابیه قال قال رجل یارسول اللہ ارایت ان جعلت صلاتی کلها علیك قال اذا یکفیك اللہ ماهمك من دنیاك واخرتك:

طفیل کہتے ہیں میرے والد نے عرض کی یارسول اللہ میں اگر اپنا تمام وقت حضور پر درود پڑھنے میں صرف کردوں' حضور نے فرمایا تب اللہ تعالیٰ تیری دنیا وآخرت میں مشکلیں آسان کردے گا۔

آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہوگئیں۔ ایسا کم فہم اور نادان کون ہوگا جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن بعض اوقات اور بعض مقامات ایسے ہیں جہاں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اور وہاں پڑھنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے ان میں سے چند اہم مقامات اور اوقات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہر محفل اور ہر مجلس میں درود شریف پڑھنے کی ہدایت:

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله وسلم ماجلس قوم مجلساً ولما یذکروالله فیه ولم یصلوا علی نبیھم الاکان علیھم ترۃ یوم القیامته وان شاء عذبھم وان شاء غفرلھم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اس کے نبی پر درود پڑھتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے وبال ہوگی چاہے تو ان کو عذاب دے چاہے تو ان کو بخش دے۔

ہر محفل کے اختتام کے وقت:

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب لوگ بیٹھتے ہیں اور پھر کھڑے ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے تو قیامت کے دن وہ مجلس ان کے لئے باعث حسرت ہوگی اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی جائیں تو ثواب سے محرومی کے باعث انہیں ندامت ہوگی۔

اذان کے وقت:

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب موذن کو تم اذان دیتے ہوئے سنو تو وہی جملے دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے۔

اذا سمعتم المؤذن فقولو امثل مایقول ثم صلو ا علی فانه من صل علی صلی اللّٰه علیه بھا عشراً الخ

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت:

حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی دادی صاحبہ حضرت خاتون جنت سے روایت کرتے ہیں۔

قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اذا دخل المسجد صل علیٰ محمدوسلم ثم قال اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك واذا خرج صل علی محمدوسلم ثم قال اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك

دعا کرتے وقت:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دعا میں جب تک درود پاک نہ پڑھا جائے وہ قبول نہیں ہوتی اور زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تو پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کی ثناء کی، پھر میں نے درود پاک پڑھا پھر اپنے لئے دعا مانگنے لگا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب مانگ! تجھے دیا جائے گا۔

عن عبد اللّٰہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم وابوبکر وعمرمعه فلما جلست بداء بالثناء علی اللّٰہ ثم بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ثم دعوت

لنفسي فقال النبي صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم سل تعطه۔

امام ترمذی اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

بینما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم قاعدا اذادخل رجل فصلی فقال اللهم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم عجلت ایها المصلی اذا صلیت فقعدت فا حمد اللّٰہ بما هواهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل آخر بعد ذالك فحمد اللّٰہ وصل علی النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم فقال النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم ایهاالمصلی ادع تجب۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ایک روز حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور دعا مانگی یا اللہ مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے بڑی جلد بازی سے کام لیا ہے۔ جب نماز پڑھ چکو تو بیٹھو اللہ کی حمد وثناء کرو اور مجھ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو پھر دوسرا آدمی آیا اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد وثناء کی پھر حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا۔ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اے نمازی اب دعا مانگ قبول گی''۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہم اہل سنت نماز کے بعد جو ذکر اور درود شریف پڑھتے ہیں یہ سنت ہے اور قبولیتِ دعا کا باعث ہے۔ نیز اس سے با آواز بلند ذکر اور درود شریف پڑھنا ثابت ہوا۔

جب حضور نبی کریم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لیا جائے تو درود شریف پڑھے۔ جب نام گرامی لکھے تو درود شریف لکھے۔ حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ خلف نے بیان کیا کہ ان کا ایک دوست حدیث کا طالب علم تھا۔ وہ فوت ہوگیا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز پوشاک پہنے خوش وخرم گھوم رہا

ہے۔ میں نے کہا تم تو وہ میرے ہم مکتب نہیں ہو؟ اس نے کہا ہاں میں وہی ہوں۔ میں نے پوچھا یہ کیا حال بنا رکھا ہے۔ اس نے کہا میری یہ عادت تھی کہ جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھتا وہاں درود شریف بھی لکھتا۔ یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے میرے رب نے مجھے اس عمل کا بدلہ دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا۔ پوچھا فرمایئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ آپ نے فرمایا۔

رحمنی و غفر لی وزفنی الی الجنة کما ترف العروس ونثر علی کما ینثر علی العروس۔

میرے رب نے مجھ پر رحم فرمایا۔ مجھے بخش دیا مجھے دلہن کی طرح آراستہ کر کے جنت میں بھیجا گیا اور مجھ پر جنت کے پھول نچھاور کیے گئے۔ جس طرح دلہن پر درہم و دینار نچھاور کیے جاتے ہیں۔ میں نے عزت افزائی کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ اپنی کتاب ''الرسالہ'' میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر میں نے جو درود لکھا ہے اس کا یہ اجر ہے۔ عبداللہ بن حکم کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا وہ خاص درود شریف کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے وہاں یہ درود شریف لکھا ہے۔

وصلی اللہ علی محمد عندماذکرہ الذاکرون وعدد ماغفل عن ذکرہ الغافلون۔

میں بیدار ہوا اور کتاب الرسالہ کو کھولا تو وہاں بعینہ اسی طرح درود شریف لکھا ہوا تھا۔

تفسیر تفہیم القرآن

(مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی)

اللہ کی طرف سے اپنے نبی پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے، آپ کی تعریف فرماتا ہے، آپ کے کام میں برکت دیتا ہے، آپ کا نام بلند کرتا ہے اور آپ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔ ملائکہ کی طرف سے آپ پر صلوٰۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپ سے غایت درجے کی محبت رکھتے ہیں اور آپ کے حق میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو زیادہ سے زیادہ بلند مرتبے عطا فرمائے، آپ کے دین کو سربلند کرے، آپ کی شریعت کو فروغ بخشے اور آپ کو مقام محمود پر پہنچائے۔ سیاق وسباق پر نگاہ ڈالنے سے صاف محسوس ہوجاتا ہے کہ اس سلسلہ بیان میں یہ بات کس لئے ارشاد فرمائی گئی ہے۔ وقت وہ تھا جب دشمنان اسلام اس دین مبین کے فروغ پر اپنے دل کی جلن نکالنے کے لئے حضور کے خلاف الزامات کی بوچھاڑ کررہے تھے اور اپنے نزدیک یہ سمجھ رہے تھے کہ اس طرح کیچڑ اچھال کر وہ آپ کے اس اخلاقی اثر کو ختم کردیں گے جس کی بدولت اسلام اور مسلمانوں کے قدم روز بروز بڑھتے چلے جارہے تھے۔ ان حالات میں یہ آیت نازل کرکے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ بتایا کہ کفار ومشرکین اور منافقین میرے نبی کو بدنام کرنے اور نیچا دکھانے کی جتنی چاہیں کوشش کردیکھیں آخرکار وہ منہ کی کھائیں گے، اس لئے کہ میں اس پر مہربان ہوں اور ساری کائنات کا نظم ونسق جن فرشتوں کے ذریعہ سے چل رہا ہے وہ سب اس کے حامی اور ثنا خواں ہیں۔ وہ اس کی مذمت کرکے کیا پاسکتے ہیں جبکہ میں اس کا نام بلند کررہا ہوں اور میرے فرشتے اس کی تعریفوں کے چرچے کررہے ہیں۔ وہ اپنے اوچھے ہتھیاروں سے اس کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جبکہ میری

رحمتیں اور برکتیں اس کے ساتھ ہیں اور میرے فرشتے شب و روز دعا کر رہے ہیں کہ رب العالمین محمد کا مرتبہ اور زیادہ اونچا کر اور اس کے دین کو اور زیادہ فروغ دے۔

دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو جن کو محمد رسول اللہ کی بدولت راہ راست نصیب ہوئی ہے' تم ان کی قدر پہچانو اور ان کے احسان عظیم کا حق ادا کرو۔ تم جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے تھے' اس شخص نے تمہیں علم کی روشنی دی' تم اخلاق کی پستیوں میں گرے ہوئے تھے' اس شخص نے تمہیں اٹھایا اور اس قابل بنایا کہ آج محسود خلائق بنے ہوئے ہو۔ تم وحشت اور حیوانیت میں مبتلا تھے' اس شخص نے تم کو بہترین انسانی تہذیب سے آراستہ کیا۔ کفر کی دنیا اسی لئے اس شخص پر خار کھا رہی ہے کہ اس نے یہ احسانات تم پر کئے' ورنہ اس نے کسی کے ساتھ ذاتی طور پر کوئی برائی نہ کی تھی۔ اس لئے اب تمہاری احسان شناسی کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جتنا بغض وہ اس خیر مجسم کے خلاف رکھتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ محبت تم اس سے رکھو' جتنی وہ اس سے نفرت کرتے ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کے گرویدہ ہو جاؤ' جتنی وہ اس کی مذمت کرتے ہیں اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کی تعریف کرو' جتنے وہ اس کے بدخواہ ہیں اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ تم اس کے خیر خواہ بنو اور اس کے حق میں وہی دعا کرو جو اللہ کے فرشتے شب و روز اس کے لئے کر رہے ہیں کہ اے رب دو جہاں! جس طرح تیرے نبی نے ہم پر بے پایاں احسانات فرمائے ہیں' تو بھی ان پر بے حد و بے حساب رحمت فرما' ان کا مرتبہ دنیا میں بھی سب سے زیادہ بلند کر اور آخرت میں بھی انہیں تمام مقربین سے بڑھ کر تقرب عطا فرما۔

اس آیت میں مسلمانوں کو دو چیزوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک صلوا علیه۔ دوسرے سلموا تسلیما۔

صلوٰۃ کا لفظ جب علیٰ کے صلہ کے ساتھ آتا ہے تو اس کے تین معنی ہوتے

ہیں۔ ایک، کسی پر مائل ہونا' اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ ہونا اور اس پر جھکنا۔ دوسرے، کسی کی تعریف کرنا۔ تیسرے، کسی کے حق میں دعا کرنا۔ یہ لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے بولا جائے گا تو ظاہر ہے کہ تیسرے معنی میں نہیں ہوسکتا' کیونکہ اللہ کا کسی اور سے دعا کرنا قطعاً ناقابل تصور ہے۔ اس لئے لامحالہ وہ صرف پہلے دو معنوں میں ہوگا لیکن جب یہ لفظ بندوں کیلئے بولا جائے گا خواہ وہ فرشتے ہوں یا انسان تو وہ تینوں معنوں میں ہوگا۔ اس میں محبت کا مفہوم بھی ہوگا' مدح وثناء کا مفہوم بھی اور دعائے رحمت کا مفہوم بھی۔ لہٰذا اہل ایمان کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں صلوا علیہ کا حکم دینے کا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے گرویدہ ہوجاؤ' ان کی مدح وثنا کرو' اوران کے لئے دعا کرو۔

سلام کا لفظ بھی دو معنی رکھتا ہے۔ ایک' ہر طرح کی آفات اور نقائص سے محفوظ رہنا' جس کے لئے ہم اردو میں سلامتی کا لفظ بولتے ہیں۔ دوسرے صلح اور عدم مخالفت۔ پس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں سلموا تسلیما کہنے کا ایک مطلب یہ ہے کہ تم ان کے حق میں کامل سلامتی کی دعا کرو۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ تم پوری طرح دل وجان سے ان کا ساتھ دو' ان کی مخالفت سے پرہیز کرو' اوران کے سچے فرمانبردار بن کر رہو۔

یہ حکم جب نازل ہوا تو متعدد صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ، سلام کا طریقہ تو آپ ہمیں بتا چکے ہیں (یعنی نماز میں السلام علیک ایھا النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور ملاقات کے وقت السلام علیک یارسول اللہ کہنا) مگر آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے بہت سے لوگوں کو مختلف مواقع پر جو درود سکھائے ہیں وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اللھم صل علیٰ محمدو علی ال

محمد کماصلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انك حمید مجید وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انك حمید مجید۔ یہ درود تھوڑے تھوڑے لفظی اختلافات کے ساتھ حضرت کعب بن عُجرہ سے بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، امام احمد، ابن ابی شیبہ، عبدالرزاق، ابن ابی حاتم اور ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ان سے بھی بہت خفیف فرق کے ساتھ وہی درود مروی ہے جو اوپر نقل ہوا ہے۔ (ابن جریر)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اللّٰھم صل علی محمدوازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارك علی محمدوازواجہ وذریتہ کمابارکت علی ابراھیم انك حمید مجید۔ (مالک، احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اللھم صل علی محمدوعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم و بارك علی محمدوعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید۔

(مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، احمد، ابن جریر، ابن حبان، حاکم)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اللھم صل علی محمدعبدك ورسولك کماصلیت علی ابراھیم وبارك علی محمد وعلی ال محمد کمابارکت علی ابراھیم (احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجہ)

بریدۃ الخزاعی رضی اللہ تعالی عنہ: اللّٰھم اجعل صلوتك ورحمتك و برکاتك علی محمدوعلی ال محمد کما جعلتھا علی ابراھیم انك حمید مجید۔ (احمد، عبد بن حمید، ابن مردویہ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ: اللھم صل علی محمدوعلی ال محمد وبارك علی محمدوعلی ال محمد کماصلیت وبارکت علی ابراھیم وال

ابراھیم فی العالمین انك حمید مجید (نسائی)

طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم انك حمید مجید وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم انك حمید مجید (ابن جریر)

یہ تمام درود الفاظ کے اختلاف کے باوجود معنی میں متفق ہیں۔ ان کے اندر چند اہم نکات ہیں جنہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

اولاً ان سب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے خدا' تو محمد پر درود بھیج۔ نادان لوگ جنہیں معنی کا شعور نہیں ہے اس پر فوراً یہ اعتراض جڑ دیتے ہیں کہ یہ تو عجیب بات ہوئی' اللہ تعالیٰ تو ہم سے فرما رہا ہے کہ تم میرے نبی پر درود بھیجو' مگر ہم الٹا اللہ سے کہتے ہیں کہ تو درود بھیج۔ حالانکہ دراصل' اس طرح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ تم مجھ پر "صلوٰۃ" کا حق ادا کرنا چاہو بھی تو نہیں کر سکتے' اس لئے اللہ ہی سے دعا کرو کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ فرمائے۔ ظاہر بات ہے کہ ہم حضور کے مراتب بلند نہیں کر سکتے۔ اللہ ہی بلند کر سکتا ہے۔ ہم حضور کے احسانات کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ اللہ ہی ان کا اجر دے سکتا ہے۔ ہم حضور کے رفع ذکر کے لئے اور آپ کے دین کو فروغ دینے کے لئے خواہ کتنی ہی کوشش کریں' اللہ کے فضل اور اس کی توفیق وتائید کے بغیر اس میں کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ حضور کی محبت وعقیدت بھی ہمارے دل میں اللہ ہی کی مدد سے جاگزیں ہو سکتی ہے ورنہ شیطان نہ معلوم کتنے وساوس ڈال کر ہمیں آپ سے منحرف کر سکتا ہے۔ اعاذنا اللہ من ذالك۔ لہٰذا حضور پر صلوٰۃ کا حق ادا کرنے کی کوئی صورت اس کے سوا نہیں ہے کہ اللہ سے آپ پر صلوٰۃ کی دعا کی جائے۔ جو شخص اللھم صل علی محمد کہتا ہے وہ گویا اللہ کے حضور اپنے عجز کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کرتا ہے کہ خدایا' تیرے نبی

پر صلوٰۃ کا جو حق ہے اسے ادا کرنا میرے بس میں نہیں ہے' تو ہی میری طرف سے اس کو ادا کر اور مجھ سے اس کے ادا کرنے میں جو خدمت چاہے لے لے۔

ثانیاً حضور کی شان کرم نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ تنہا اپنی ہی ذات کو اس دعا کے لئے مخصوص فرمالیں' بلکہ اپنے ساتھ اپنی آل اور ازواج اور ذریت کو بھی آپ نے شامل کرلیا۔ ازواج اور ذریت کے معنی تو ظاہر ہیں۔ رہا آل کا لفظ' تو وہ محض حضور کے خاندان والوں کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اس میں وہ سب لوگ آجاتے ہیں جو آپ کے پیرو ہوں اور آپ کے طریقے پر چلیں۔ عربی لغت کی رو سے آل اور اہل میں فرق ہے کہ کسی شخص کی آل وہ سب لوگ سمجھے جاتے ہیں جو اس کے ساتھی' مددگار' اور متبع ہوں' خواہ وہ اس کے رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں۔ اور کسی شخص کے اہل وہ سب لوگ کہے جاتے ہیں جو اس کے رشتہ دار ہوں' خواہ وہ اس کے ساتھی متبع ہوں یا نہ ہوں۔ قرآن مجید میں ۱۴ مقامات پر آل فرعون کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ان میں کسی جگہ بھی آل سے مراد محض فرعون کے خاندان والے نہیں ہیں بلکہ وہ سب لوگ ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں اس کے ساتھی تھے (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ آیات ۴۹۔۵۰ آل عمران' ۱۱۔ الاعراف' ۱۳۰۔ المومن' ۴۶) پس آل محمد سے ہر وہ شخص خارج ہے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر نہ ہو' خواہ وہ خاندان رسالت ہی کا ایک فرد ہو' اور اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو حضور کے نقش قدم پر چلتا ہو' خواہ وہ حضور سے کوئی دور کا بھی نسبی تعلق نہ رکھتا ہو۔ البتہ خاندان رسالت کے وہ افراد بدرجہ اولیٰ آل محمد ہیں جو آپ سے نسبی تعلق بھی رکھتے ہیں اور آپ کے پیرو بھی ہیں۔

ثالثاً' ہر درود جو حضور نے سکھایا ہے اس میں یہ بات ضرور شامل ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ویسی ہی مہربانی فرمائی جائے جیسی ابراہیم اور آل ابراہیم پر فرمائی گئی ہے۔ اس مضمون کو سمجھنے میں لوگوں کو بڑی مشکل پیش آئی ہے۔ اس کی مختلف تاویلیں علماء نے کی ہیں۔ مگر کوئی تاویل دل کو نہیں لگتی۔ میرے نزدیک

صحیح تاویل یہ ہے (واللعلم عنداللہ) کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایک خاص کرم فرمایا ہے جو آج تک کسی پر نہیں فرمایا' اور وہ یہ ہے کہ تمام وہ انسان جو نبوت اور وحی اور کتاب کو ماخذِ ہدایت مانتے ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیشوائی پر متفق ہیں' خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی یا یہودی۔ لہٰذا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کے پیروؤں کا مرجع بنایا ہے اسی طرح مجھے بھی بنا دے۔ اور کوئی ایسا شخص جو نبوت کا ماننے والا ہو' میری نبوت پر ایمان لانے سے محروم نہ رہ جائے۔

یہ امر کہ حضور پر درود بھیجنا سنت اسلام ہے' جب آپ کا نام آئے اس کا پڑھنا مستحب ہے' اور خصوصاً نماز میں اس کا پڑھنا مسنون ہے' اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ اس امر پر بھی اجماع ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا فرض ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں اس کا حکم دیا ہے۔ لیکن اس کے بعد درود کے مسئلے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز میں آخری مرتبہ جب آدمی تشہد پڑھتا ہے اس میں صلوٰۃ علی النبی پڑھنا فرض ہے' اگر کوئی شخص نہ پڑھے گا تو نماز نہ ہوگی۔ صحابہ کرام میں سے ابن مسعود، ابو مسعود انصاری، ابن عمر اور جابر بن عبداللہ، تابعین میں سے شعبی، امام محمد باقر، محمد بن کعب قرظی اور مقاتل بن حیان اور فقہا میں سے اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مسلک تھا اور آخر میں امام احمد بن حنبل نے بھی اسی کو اختیار کر لیا تھا۔

امام ابوحنیفہ، امام مالک اور جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ درود عمر میں صرف ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔ یہ کلمہ شہادت کی طرح ہے کہ جس نے ایک مرتبہ اللہ کی الٰہیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کر لیا اس نے فرض ادا کر دیا۔ اسی طرح جس نے ایک دفعہ درود پڑھ لیا وہ فریضہ صلوٰۃ علی النبی

سے سبکدوش ہوگیا۔ اس کے بعد نہ کلمہ پڑھنا فرض ہے نہ درود۔

ایک اور گروہ نماز میں اس کا پڑھنا مطلقاً واجب قرار دیتا ہے۔ مگر تشہد کے ساتھ اس کو مقید نہیں کرتا۔

ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دعا میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔ کچھ اور لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے' درود پڑھنا واجب ہے۔ اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے' درود پڑھنا بس ایک دفعہ واجب ہے۔

یہ اختلافات صرف وجوب کے معاملہ میں ہیں۔ باقی رہی درود کی فضیلت' اور اس کا موجب اجر وثواب ہونا' اور اس کا ایک بہت بڑی نیکی ہونا' تو اس پر ساری امت متفق ہے۔ اس میں کسی ایسے شخص کو کلام نہیں ہوسکتا جو ایمان سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہو۔ درود تو فطری طور پر ہر اس مسلمان کے دل سے نکلے گا۔ جسے یہ احساس ہو کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بعد ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں۔ اسلام اور ایمان کی جتنی قدر انسان کے دل میں ہوگی اتنی ہی زیادہ قدر اس کے دل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کی بھی ہوگی' اور جتنا زیادہ آدمی ان احسانات کا قدر شناس ہوگا اتنا ہی زیادہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا۔ پس درحقیقت کثرتِ درود ایک پیمانہ ہے جو ناپ کر بتا دیتا ہے کہ دین محمد سے ایک آدمی کتنا گہرا تعلق رکھتا ہے اور نعمت ایمان کی کتنی قدر اس کے دل میں ہے۔ اسی بناء پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ من صل علی صلوٰۃ لم تزل الملئکۃ تصلی علیہ ماصل علیّ (احمد وابن ماجہ)

"جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے۔"

من صل علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشراً (مسلم)

"جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔"

اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ۔ (ترمذی) "قیامت کے روز میرے ساتھ رہنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجے گا۔" البخیل الذی ذکرت عندہ فلم یصل علی (ترمذی) "بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے سوا دوسروں کے لئے اللھم صل علی فلاں یا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ______ یا اسی طرح کے دوسرے الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں، اس میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ ایک گروہ جس میں قاضی عیاض سب سے نمایاں ہیں اسے مطلقاً جائز رکھتا ہے۔ ان لوگوں کا استدلال یہ ہے کہ قرآن میں اللہ تعالٰی نے خود غیر انبیاء پر صلوٰۃ کی متعدد مقامات پر تصریح کی ہے۔ مثلاً اولئک علیھم صلوت من ربھم و رحمہ (البقرہ۔۱۵۷) ھوالذی یصلی علیکم ملئکتہ (الاحزاب۔۴۳) اسی طرح نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و سلم نے بھی متعدد مواقع پر لفظ صلوۃ کے ساتھ غیر انبیاء کو دعا دی ہے۔ مثلاً ایک صحابی کے لئے آپ نے دعا فرمائی کہ اللھم صل علی ال ابی اوفیٰ۔ حضرت جابر بن عبداللہ کی بیوی کی درخواست پر فرمایا، صلی اللہ علیك وعلی زوجك۔ جو لوگ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوتے ان کے حق میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے اللھم صل علیھم۔ حضرت سعد بن عبادہ کے حق میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و سلم نے فرمایا۔ اللھم اجعل صلوٰتك ورحمتك علی اٰل سعد بن عبادہ اور مومن کی روح کے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ ملائکہ اس کے حق میں دعا کرتے ہیں صلی اللہ علیك وعلی جسدك۔ لیکن جمہور امت کے نزدیک ایسا کرنا اللہ اور اس کے رسول کے لئے تو درست تھا مگر ہمارے لئے درست نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب یہ اہل اسلام کا شعار بن چکا ہے کہ وہ

صلوۃ وسلام کو انبیاء علیھم السلام کے لئے خاص کرتے ہیں۔ اس لئے غیر انبیاء کے لئے اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسی بنا پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک مرتبہ اپنے ایک عامل کو لکھا تھا کہ "میں نے سنا ہے کچھ واعظین نے یہ نیا طریقہ شروع کیا ہے وہ صلوۃ علی النبی کی طرح اپنے سرپرستوں اور حامیوں کے لئے بھی صلوٰۃ کا لفظ استعمال کرنے لگے ہیں میرا یہ خط پہنچنے کے بعد ان لوگوں کو اس فعل سے روک دو اور انہیں حکم دو کہ وہ صلوۃ کو انبیاء کے لئے مخصوص رکھیں اور دوسرے مسلمانوں کے حق میں دعا پر اکتفا کریں" (روح المعانی) اکثریت کا یہ مسلک بھی ہے کہ حضور کے سوا کسی نبی کے لئے بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کا استعمال درست نہیں ہے۔

تفسیر الحسنات

(علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو ان پر اور خوب سلام کہو۔

صلوا! صیغہ امر ہے جو وجوب کا متقاضی ہے۔ اسی بناء پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہر مسلمان پر واجب ہے بلکہ بقول معتمد مسلمانوں پر ہر مجلس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر ایک مرتبہ درود واجب ہے اور ایک بار سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے۔

اسی وجہ سے التحیات کے اندر السلام علیك ایھا النبی پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ سنت ہے۔ اس درود میں آل پاک پر بھی درود ہوتا ہے اور اس کے ماتحت اصحاب اور مومنین واولیاء کاملین پر درود بھیجا جائے تو مستحسن ہے۔ البتہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لے کر درود بھیجے بغیر ان پر اگر درود بھیجا جائے تو مکروہ ہے اور درود میں حضور صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آل واصحاب کا ذکر متوارث ہے۔

بلکہ بعض نے تو یہ کہا ہے جس درود میں آل پاک کا ذکر نہ ہو وہ مقبول نہیں اور درود شریف میں چند پہلو ہیں۔

ایک درود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے اور اللھم صل علی محمد کے معنی علماء کرام یہ کرتے ہیں کہ ''الٰہی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین غالب اور بلند فرما کہ ان کی شریعت کو بقاء دے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول کر کے اولین اور آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر انبیاء ومرسلین اور ملائکہ مقربین اور تمام خلائق پر ان کی شان بلند فرما۔''

حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درود خواں جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے لئے فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

مسلم شریف میں ہے من صل علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشرا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

ترمذی شریف میں ہے البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی۔ بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

عام اس سے کہ درود کے لفظ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ہوں یا اللھم صل علی سیدنا محمد ہوں یا درود تاج ہو یا بعد کے تصنیف کئے ہوئے ہوں اس لئے کہ سب کے الفاظ عظمت شان مصطفیٰ میں کم یا زیادہ ہیں۔

درود شریف پڑھنے سے مصطفیٰ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم** کا بابِ جنت پر قرب نصیب ہوگا۔ ''فیضانِ سنت''

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

(ابو الاثر حفیظ جالندھری)

سلام اے آمنہ کے لال، اے محبوب سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوع انسانی

سلام اے ظل رحمانی، سلام اے نور یزدانی
تیرا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

تیرے آنے سے رونق آ گئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حال قسمت ہو گیا پھر فضل ربانی

سلام اے صاحب خلق عظیم، انساں کو سکھلا دے
یہی اعمالِ پاکیزہ، یہی اشغالِ روحانی

تیری صورت تیری سیرت، تیرا نقشہ تیرا جلوہ
تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقرو فخری رتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی وخاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

حفیظ بے نوا کیا ہے گدائے کوچہ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

تیرا در ہو میرا سر ہو، میرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

انعاماتِ درود سلام

﴿خلیل احمد رانا﴾

اللہ کریم جل مجدہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب ۳۳:۵۶)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

قرآن حکیم کے ارشادات کی طرح احادیث مبارکہ میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی ہدایات ملتی ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے زیادہ محبوب وہی شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہے۔"

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (المتوفی ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ) ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے رہتے تھے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۱۵ رجب ۱۴۸ھ) ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۵ ربیع الاول ۵۰ھ)

شب برأت میں ایک تہائی رات درود وسلام پڑھا کرتے تھے۔

حضرت شیخ المشائخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۳ھ) روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور اس کے بعد سوتے تھے۔

عارف باللہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ (المتوفی ۶۳۸ھ) فرماتے ہیں "اہل محبت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر واستقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں، یہاں تک کہ بخت جاگ اٹھیں اور وہ جان جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں"۔ میں نے ذکر درود شریف پر پابندی سے ہمیشگی کرنے والا کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس طرح ایک عظیم فرد جو اشبیلیہ (سپین۔یورپ) کا رہنے والا ایک لوہار تھا، وہ کثرت درود شریف کی وجہ سے (اللھم صل علی محمد) کے نام ہی سے مشہور ہوئے تھے اور ہر ایک شخص انہیں اسی نام سے جانتا تھا۔ ایک مرتبہ جب میں ان سے ملا اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے میرے لئے دعا فرمائی جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا، وہ جان کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہمیشہ درود شریف پڑھتے ہی رہنے کے باعث کوئی شخص لوہے کی کوئی چیز بنوانے آتا تو اس سے کام کو مشروط کر لیتا تھا کہ بھائی جیسی چیز بتائی ہے ویسی ہی بنائیں گے اور اس پر کسی قسم کا اضافہ نہیں کریں گے تا کہ جو وقت بچے اس میں درود شریف پڑھیں۔ اس کے پاس جو بھی مرد، عورت یا بچہ آ کھڑا ہوتا تو واپس لوٹنے تک اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری رہتا، پس وہ اپنے شہر میں اسی مقدس مشغلے کی وجہ سے ہر خاص و عام کے دلوں میں سمایا ہوا تھا، وہ اللہ کے دوستوں میں سے تھا۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی بدایونی ثم دہلوی قدس سرہ (المتوفی ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں کہ ۲۰ ماہ ذی الحجہ ۶۵۵ھ کو چاشت کے وقت حضرت

شیخ الاسلام بابا فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہ (المتوفی ۶۶۴ھ) کی سعادت قدم بوسی حاصل ہوئی، درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ پُرآب ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ حکیم سنائی قدس سرہ (المتوفی ۴۲۵ھ) نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنا روئے مبارک ان سے چھپاتے ہیں، خواجہ سنائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوڑے اور قدموں کو بوسہ دے کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری جان آپ پر قربان کیا سبب ہے جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خواجہ سنائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو گلے لگا لیا اور فرمایا کہ بھائی تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے، بعدازاں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حیاء آتی ہے، ہزار رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔

حضرت امام شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) اپنی کتاب "لواقح الانوار القدسیہ فی بیان العہود المحمدیہ" میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نورالدین شونی قدس سرہ (شون جزیرہ بنی نصر احمدی کا ایک شہر ہے) روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد الزوادی قدس سرہ (مدفون در منہور جو کہ مصر میں بحیرہ کے مضافات میں ہے) کا طریقہ تھا کہ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے، مجھے ایک بار انہوں نے فرمایا! ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم بہت ہی کثرت سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں، ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام کی مانند مجلس کرتے ہیں اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دین کے

متعلق پوچھتے ہیں اور وہ ان احادیث کے متعلق جنہیں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے پاس ہوتی ہیں اور ہم آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں، جب تک ہماری یہ کیفیت نہ ہوتو ہم اپنے آپ کو بکثرت درود شریف پڑھنے والوں میں نہیں سمجھتے، اے میرے بھائی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچنے کا قریب ترین راستہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔''

امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ اپنی دوسری کتاب ''الاخلاق المقبولیہ'' میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ تعالی علیہ میرے مشائخ میں سے تھے اور دن رات اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے، انہوں نے مصر اور اس کے نواح کے علاوہ یمن، بیت المقدس، شام، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی مجلسیں قائم کیں اور حضرت شیخ سیدی احمد البدوی کے شہر اور جامع ازہر مصری میں اسی (۸۰)) سال تک درود شریف کی مجلس قائم کئے رکھی، فرماتے ہیں اس وقت میری عمر ایک سو گیارہ سال ہے، لوگ انہیں ہر سال حج کے موقع پر ''عرفات'' میں دیکھتے تھے۔ ان کے دوسرے مناقب نہ بھی ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں صبح وشام ان کا ذکر ہونا ہی ان کے بلند مرتبہ کے لئے کافی ہے۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں میں پینتیس سال ان کی خدمت میں رہا۔ آپ ایک دن بھی مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (المتوفی ۶۷۵ھ) کے شہر میں طندتا کے نواح میں بچپن گزارا پھر سیدی احمدی بدوی علیہ الرحمۃ کے شہر میں منتقل ہو گئے، وہاں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی مجلس بنائی، ان دنوں آپ بے ریش نوجوان تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف

پڑھنے کی اس مجلس میں بہت لوگ جمع ہو جاتے تھے۔ حضرت شیخ علی نور الدین شونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے حاضرین جمعہ کی رات کو بعد نماز مغرب اس مجلس درود شریف کو شروع کرتے اور دوسرے روز جمعہ کی اذان تک اس میں بیٹھتے تھے۔ پھر ۸۹۷ھ میں ''جامعہ الازہر'' میں آپ نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کی مجلس بنائی، امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، آپ نے مجھے بتایا کہ جب میں بچپن میں اپنے گاؤں شونی میں مویشی چرایا کرتا تھا، اس وقت بھی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا شوق رکھتا تھا، میں اپنا صبح کا کھانا بچوں کو دے دیتا اور ان سے کہتا کہ اسے کھاؤ پھر میں اور تم مل کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں، اس طرح ہم دن کا اکثر حصہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر گزارتے تھے، امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت حجاز، شام، مصر، صعید، محلہ الکبریٰ، اسکندریہ اور بلاد مغرب وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی مجالس آپ ہی سے پھیلی ہیں، شیخ علی نور الدین شونی قدس سرہ ان لوگوں میں سے تھے جو بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے جس طرح سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔

امام شیخ عبدالوہاب شعرانی شافعی مصری قدس سرہ (المتوفی ۹۷۳ھ) کا یہ ہمیشہ معمول رہا کہ آپ ہر جمعہ کی رات تمام شب صبح تک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا ورد فرماتے تھے۔ یہ معمول وفات تک جاری رہا۔

سیدی شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی تیونسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں ایک ہزار

بار یہ درود شریف "اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل محمد" پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کے لئے بعض دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے، ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بر بنائے فضیلت ہے ورنہ جس طرح بھی درود شریف پڑھو وہ درود ہی ہے۔

حضرت شیخ ابراہیم متبولی قدس سرہ ولایت میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے سوا آپ کا کوئی شیخ نہ تھا، آپ قاہرہ (مصر) کے "محلہ حسینیہ میں جامع مسجد امیر شرف الدین کے دروازے کے قریب بھنے ہوئے چنے بیچا کرتے تھے، کثرت درود شریف کی وجہ سے آپ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے خواب میں دیکھتے تھے۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کو اس کی اطلاع دیتے تو وہ فرماتیں کہ بیٹا مرد وہ ہے جسے بیداری میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو۔ جب آپ بیداری میں حضور نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے ملنے لگے اور مختلف معاملات میں مشورہ کرنے لگے تو آپ کی والدہ محترمہ فرمانے لگیں کہ اب تم بالغ ہوئے ہو اور مردانگی کے میدان میں پہنچے ہو۔

قطب زمانہ حضرت سید حسن رسول نما اویس ثانی قدس سرہ (المتوفی ۱۱۰۳ھ) کا شمار دہلی کی عظیم اور بلند پایہ روحانی شخصیتوں میں ہوتا ہے، آپ نے تقریباً سو سال عمر پائی، تمام عمر باغ کلالی، پہاڑ گنج دہلی میں رہے، آپ کو رسول نما کے لقب سے اس لئے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ ہر روز گیارہ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھتے تھے۔

اللھم صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لك

آپ اس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ

وآلہ وسلم کی مجلس پاک کے حضوری تھے اور آپ جس کو یہ درود شریف بتا دیتے تھے اس کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ بے شمار لوگ آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہوئے۔ اس درود شریف کو پڑھنے کی آپ کی طرف سے عام اجازت ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ\۱۷۶۲ء) فرماتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ\۱۷۱۸ء) سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ درود شریف ہی سے حاصل کیا ہے، نیز فرماتے ہیں کہ درود شریف کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرت بابا ماہی شاہ قادری نوشاہی ہوشیار پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۱۹۴ھ\۱۷۸۰ء) مدفون موضع جھنگی شاہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب، بھارت) نے دریائے بیاس کے کنارہ پر بارہ سال میں ایک کروڑ مرتبہ درود شریف ہزارہ اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک وسلم پڑھا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری مجلس سے مشرف ہوئے۔

حضرت امام الدین بن میاں تاج محمود بن حافظ شرف الدین علیہم الرحمۃ متوطن موضع شاہ اعظم مضافات تونسہ اور حضرت مولوی اللہ بخش بلوچ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ساکن موضع سوکری مضافات تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک نوجوان قبول نامی جو بدقسمتی سے نابینا ہو گیا تھا، حضرت فخر الاولیا خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۶۷ھ\۱۸۵۰ء) کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت میں نابینا ہوں، میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ کریم مجھے روشنی

چشم عطا فرمائے، آپ نے فرمایا کہ میاں! درود شریف پڑھا کرو، اس نے عرض کیا غریب نواز! میں پہلے پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا درود شریف ایسی چیز نہیں ہے کہ تو پڑھے اور پھر تیری آنکھیں روشن نہ ہوں، چنانچہ اس نوجوان نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، جب نو لاکھ مرتبہ پورا کیا تو اللہ کریم نے اسے بینائی عطا فرمادی۔

حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ صاحبزادہ خواجہ نور محمد جیٹو علیہ الرحمۃ مہار شریف کے اقربا میں سے ایک شخص نابینا ہو گیا تھا، اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا، اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

حضرت افضل العلماء ابوعلی محمد ارتضا الصفوی قاضی القضاء مدراسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) کی عادت شریفہ تھی کہ اکثر اوقات درود شریف پڑھنے میں مشغول رہا کرتے۔

حضرت مولانا محمد حیات خاں رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۸۱ھ) رام پور شہر میں محلہ نالہ پار کی مسجد میں شب و روز تنہا رہا کرتے تھے۔ درود شریف کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے اور ہر مہینے خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوتے تھے۔

حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۸۲ھ\۱۸۶۶ء) کی خانقاہ مکان شریف (رتڑ چھتڑ) ضلع گورداس پور بھارت میں ہر روز نماز عصر کے بعد سوا لاکھ مرتبہ درود شریف خضری "صلی اللّٰہ علی حبیبہ محمد و علی و آلہ واصحابہ وسلم" کا ختم ہوتا تھا۔

حضرت سید علی المشہور بابا میر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بیجاپور۔ بھارت) نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر پڑھنے کے لئے سات ہزار درود شریف تالیف فرمائے، آپ حضرت شاہ وجیہہ الدین حسینی علوی گجراتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(گجرات کاٹھیاواڑ) سے بیعت تھے۔ آپ کا مزار بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر زہرہ پور میں واقع ہے۔

حضرت مولانا شاہ فضل الرحمان گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۱۳ھ) فرمایا کرتے تھے "درود بکثرت پڑھو جو کچھ ہم نے پایا درود سے پایا۔"

حضرت سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۹۰۵ء) دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی بھارت ہر کسی کو سوائے درود شریف کی اجازت کے اور کچھ پڑھنے کی اجازت نہ دیتے تھے، ایک مرید کو فرمایا کہ اگر محبت الٰہی کا بہت شوق ہے تو یہ درود شریف بکثرت پڑھا کو۔ اللھم صل علی محمد و آله بقدر حسنه و جماله۔

حضرت پیر عبدالغفار کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۳۴۰ھ\۱۹۲۲ء) کے متعلق حضرت مخدومی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ فرماتے ہیں کہ برصغیر میں صرف اس مقدس ماں نے یہ کیسا بیٹا جنا تھا جس نے اپنی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ پیر عبدالغفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درود شریف پر لکھی اپنی تالیف "خزائن البرکات" محررہ ۱۳۳۸ھ کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں! للناس شغل ولی شغل فی تصور النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی کسی کا کوئی شغل اور کسی کا کوئی مگر میرا شغل تو ہر وقت خیال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ صبح و شام درود شریف کا ہی وظیفہ تھا، بقول ایک صوفی کے پیر عبدالغفار نے زندگی بھر باتیں کم کیں اور درود وسلام زیادہ پڑھا اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا لاہور ایک فاضل جلیل حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی (مولف تفسیر نبوی) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا حلوائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات حضور کی بارگاہ میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ کھجور کی ہزاروں

گٹھلیاں صاف اور معطر کرا کر مٹی کے ''کورے گھڑوں'' میں بھر رکھتے اور اپنے تمام شاگردوں کو حکم دیا کرتے کہ وہ صبح کی نماز کے بعد ایک حلقہ بنائیں اور ہزاروں کی تعداد میں گٹھلیاں شمار کرتے ہوئے درود پاک پڑھیں۔ آپ کا یہ معمول سالہا سال جاری رہا۔ بعض اوقات آپ کے شاگرد (درویش) شکایت کرتے کہ روٹی میں کمی آ گئی ہے اور کھانا کم ملتا ہے۔ آپ فرماتے ''تم نے درود پاک پڑھنے میں کوتاہی کی ہوگی۔''

درویش بعض اوقات ایک بار درود پڑھتے اور دس بیس گٹھلیاں گراتے جاتے۔ آپ دوسری صبح خود ''حلقہ درود'' میں بیٹھتے۔ درویشوں کے معمول پر کڑی نگرانی کرتے پھر دوپہر کا کھانا اپنے سامنے کھلاتے اور فرماتے "اگر آج کھانا کم ہوا تو مجھے گلہ کرنا"۔ فاروقی صاحب بتاتے ہیں کہ میں نے کئی بار اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کھانا آیا، بیس درویش پیٹ بھر کر کھا چکے۔ اس طرح دس روٹیاں بچ جاتیں جو شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر بیٹھے ہوئے مساکین میں تقسیم کی جایا کرتی تھیں۔ فاروقی صاحب نے مجھے یقین سے بتایا کہ میرے استاد مکرم درود پاک کی برکات سے نہ صرف روحانی کمالات حاصل کرتے تھے بلکہ جسمانی غذا حاصل کرنے میں بھی اس کا سہارا لیا کرتے تھے۔

مشہور مسلم لیگی لیڈر راجا حسن اختر مرحوم نے ایک مرتبہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۹۳۸ء) کے علمی تبحر کے متعلق از راہ عقیدت علامہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مشرق و مغرب کے علوم کا جامع بنایا، علامہ فرمانے لگے ان علوم نے مجھے چنداں نفع نہیں پہنچایا، مجھے نفع تو صرف اس بات نے پہنچایا ہے جو میرے والد نے بتائی تھی، مجھے جستجو ہوئی کہ اس سرِ عظیم کو کس طرح معلوم کروں جس نے اقبال کو اقبال بنایا، آخر دل کو مضبوط کر کے عرض کیا! وہ بات پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام۔

مشہور صحافی سابق ایڈیٹر اقدام لاہور میاں محمد شفیع (م۔ش) حضرت علامہ اقبال کے لقب ''حکیم الامت'' کے ضمن میں ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

۱۹۳۷ء میں گرمیوں کے دن تھے، ڈاکٹر عبدالحمید ملک مرحوم (سابق استاد ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) تشریف لائے، علامہ اقبال نے ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کی خیریت دریافت کی، پھر گفتگو کا دور چلا، دفعتاً ڈاکٹر عبدالحمید ملک نے سلسلہ کلام کا رخ پھیرتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ اقبال نے بلاتوقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں، ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ اقبال نے فرمایا ''میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف کا ورد کیا ہے'' آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

مولانا محمد سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''دعوت تنظیم اسلام'' گوجرانوالہ نے معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ علامہ اقبال نے انہیں بتایا تھا کہ آلومہار شریف ضلع گوجرانوالہ کے خواجہ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے انہیں روزانہ کثرت سے ''درود شریف خضری'' پڑھنے کو کہا تھا۔ میرا معمول ہے کہ روزانہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔

بانیان پاکستان میں سردار عبدالرب نشتر مرحوم و مغفور (المتوفی ۱۹۵۸ء) ایک درویش صفت اور عشق رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سرشار انسان تھے۔ آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات سے آپ کو کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی لکھی ہوئی نعت کے ان اشعار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، فرماتے ہیں!

شب و روز مشغول "صل علیٰ" ہوں
میں وہ چاکر خاتم الانبیاء ہوں
نگاہ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا برا ہوں

حضرت میاں برکت علی قادری نوشاہی برقنداززی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۳۷۷ھ\۱۹۵۸ء) مدفون چیچہ وطنی ضلع ساہیوال نے اپنی وفات کے وقت فرمایا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔

عارف باللہ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ کرمانوالے نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۹۶۶ء) فرمایا کرتے تھے کہ "درود شریف ہی اسم اعظم ہے"۔

ڈاکٹر حاجی نواب الدین (سابق وٹرنری سرجن) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ضلع امرتسر (بھارت) کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے، قریباً ۸۵ سال عمر پا کر ۲۔ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لاہور میں وصال فرمایا۔ طالب علمی کے دور میں حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہو گئے تھے، حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کو درود شریف خضری "صلی اللّٰہ علی حبیبہ محمد و علی و آلہ واصحابہ وسلم" پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی، آپ روزانہ تین ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے اور اس کی برکت سے ہر شب زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوتے تھے۔

مولانا محمد الیاس قادری ضیائی (کراچی) امیر دعوت اسلامی لکھتے ہیں کہ میں ایک بار "دعوت اسلامی" کے قافلے کے ساتھ سکھر (سندھ) گیا تو وہاں میمن برادری کے ایک معمر بزرگ حاجی احمد فتانی نے محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی چاشنی سے بھرپور یہ واقعہ سنایا کہ بمقام گتیانہ، ریاست جوناگڑھ (بھارت)

میں ایک سنگ تراش رہا کرتا تھا، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بہت عاشق اور مدینہ منورہ کا دیوانہ تھا، درود وسلام سے بڑی محبت رکھتا تھا، درود شریف کا مشہور مجموعہ دلائل الخیرات شریف اس کو زبانی یاد تھی، اس کا معمول تھا کہ جب کوئی پتھر تراشتا تو اس دوران دلائل الخیرات شریف پڑھتا رہتا۔ ایک بار حج کے بہار موسم میں جبکہ عاشقوں کے قافلے حرمین شریفین کی طرف رواں دواں تھے، اس کی قسمت کا ستارہ بھی چمکا، ایک رات جب وہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہے اور والی بیکساں، مدینے کے سلطان نبی آخرالزماں، رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی جلوہ فرما ہیں، سبز سبز گنبد کے انوار سے فضا منور ہو رہی ہے اور نورانی مینار بھی نور برسا رہے ہیں، مگر مینار شریف کا ایک کنگرہ شکستہ تھا، اتنے میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لب ہائے مبارک کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے، فرمایا: میرے دیوانے وہ دیکھو ہمارے مینار کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا ہے، تم ہمارے مدینے میں آؤ اور اس کنگرے کو ازسر نو بنا دو، جب آنکھ کھلی تو کانوں میں والی مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کلمات گونج رہے تھے۔ مدینہ کا بلاوہ آچکا تھا مگر یہ سوچ کر آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے کہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں، میرے پاس مدینہ منورہ کی حاضری کے وسائل نہیں، لیکن عشق نے کہا وسائل نہیں تو کیا غم ہے تمہیں تو خود سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا ہے، تم وسائل کی فکر کیوں کرتے ہو، چنانچہ دیوانے نے رخت سفر باندھا، اپنے اوزاروں کا تھیلا کندھے پر چڑھایا تو "پور بندر" کی بندرگاہ کی طرف چل دیا، "ادھر پور بندر" کی بندرگاہ پر "سفینہ مدینہ" تیار کھڑا تھا، مسافر سوار ہو چکے تھے، لنگر اٹھا دیئے گئے تھے لیکن "سفینہ مدینہ" جنبش کرنے کا نام نہیں لیتا تھا، دیر ہو رہی تھی، اتنے میں جہاز کے عملے میں سے کسی کی نظر دور سے جھومتے ہوئے دیوانے پر پڑی۔ عملہ کے لوگ سمجھے کہ شاید کوئی زائر مدینہ سوار ہونے سے رہ گیا ہے۔ جہاز

چونکہ گہرے پانی میں کھڑا تھا لہٰذا جہاز والوں نے ایک کشتی ساحل کی طرف بھیجی۔ عاشق مدینہ اس کشتی کے ذریعے جہاز میں پہنچ گیا، اس کے سوار ہوتے ہی سفینہ جھومتا ہوا سوئے مدینہ چل پڑا۔ اس کے پاس ٹکٹ نہیں تھا اور نہ ہی کسی نے اس سے ٹکٹ پوچھا۔ بالآخر دیوانہ مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ دیوانہ بے تاب ہوکر روضہ اطہر کی طرف بڑھا، کچھ خدام حرم کی نظر جونہی دیوانے پر پڑی تو بولے ارے یہ تو وہی ہے جس کا حلیہ ہمیں دکھایا گیا ہے۔ دیوانہ اشکبار آنکھوں سے سنہری جالیوں کے سامنے حاضر ہوا، پھر باہر آکر خواب میں جو جگہ دکھائی گئی تھی اس کو بغور دیکھا تو واقعی ایک کنگرہ شکستہ تھا، چنانچہ اپنی کمر میں رسی بندھوا کر خدام کی مدد سے دیوانہ گھٹنوں کے بل اوپر چڑھا اور حسب الارشاد کنگرہ شریف کو تراش کر ازسرنو بنایا، جب دیوانے کا وجود نیچے اتارا گیا تو دیکھنے والوں کے کلیجے پھٹ گئے کیونکہ دیوانے کی روح تو کبھی کی سبز گنبد کی رعنائیوں پر نثار ہوچکی تھی۔

صلوٰۃ الکبیر:

حضرت شیخ الامام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی الشاذلی قدس سرہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجھہ الکریم کی اولاد میں سے ہیں، آپ کی سکونت سوس شہر (افریقہ) میں تھی، آپ نے فاس شہر (مراکش) میں تحصیل علم کیا، یہاں کچھ عرصہ قرآن وحدیث کی خدمت کی، پھر ساحلی شہر ریف آئے، یہاں آپ نے حضرت شیخ محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کی اور ان سے علوم باطنی حاصل کر کے خلوت میں چودہ سال تک ریاضت کی، پھر مخلوق خدا کو نفع پہنچانے کے لئے خلوت سے نکلے، بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر گناہوں سے تائب ہوئے، آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے، بڑے عابد وزاہد تھے، آفاق میں آپ کے

ذکر کی مہک پھیلی۔

ایک مرتبہ آپ اپنے مریدین کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں میں پہنچے تو وہاں ظہر کی نماز کا وقت تنگ ہونے لگا۔ وضو کے لئے پانی کی تلاش میں ایک کنویں کے پاس پہنچے تو وہاں پانی نکالنے کے لئے کوئی ڈول رسی نہ تھی، آپ اس سوچ میں کھڑے تھے کہ ایک بلند مکان کی کھڑکی سے ایک آٹھ نو سالہ لڑکی شیخ الجزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو دیکھ رہی تھی، وہ پوچھنے لگی آپ کون ہیں؟ آپ نے بتایا کہ میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں، وہ کہنے لگی آپ تو وہ انسان ہیں جن کی نیکی کی بے حد تعریف کی جاتی ہے اور آپ حیران ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں، وہ لڑکی آئی اور اس نے کنویں میں اپنا لعاب گرادیا جس کی وجہ سے پانی ایک دم کناروں سے جوش مار کر بہنے لگا، آپ وضو اور نماز سے فارغ ہوئے تو اس لڑکی سے پوچھا کہ تجھے یہ عظمت کیسے ملی، وہ کہنے لگی مجھے یہ عظمت اور برکت اس ذات پاک پر درود شریف پڑھنے سے ملی ہے کہ جب وہ ذات اقدس صحرا میں تشریف لے جاتے تو ان کے دامن میں وحشی جانور بھی پناہ لیتے اور ان کے دامن رحمت سے چمٹ جاتے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم، حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے پوچھا تم کون سا درود پڑھتی ہو، اس نے بتادیا، حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے قسم کھائی کہ اب وہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود کے موضوع پر ایک کتاب لکھیں گے۔ یہ واقعہ کتاب دلائل الخیرات شریف لکھنے کا سبب بنا۔ آپ نے اس لڑکی کا بتایا ہوا درود شریف بھی اس کتاب کے جز سابع میں شامل کیا، "دلائل الخیرات کا پورا نام دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام" ہے۔

آپ کا وصال یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ کو بمقام سوس واقع لیبیا براعظم افریقہ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں ہوا۔ اسی روز ظہر کے وقت

مسجد کے قریب دفن ہوئے، آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، وفات کے ستر سال بعد مراکش کے شاہ نے آپ کے جسد کو "سوس" سے منتقل کرا کے مراکش کے مشہور قبرستان "ریاض العروس" میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالی شان قبہ بنوایا، جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو بالکل تازہ تھا، مٹی نے اس پر کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا، حاضرین نے انگلی سے چہرہ مبارک کو دبایا تو خون اپنے مقام سے سرک گیا، جب انگلی ہٹائی گئی تو خون پھر اپنے مقام پر آ گیا، آپ کے مزار مبارک پر انوار عظیمہ کا ظہور ہوتا ہے، ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے، جو وہاں قرآن کریم اور دلائل الخیرات شریف پڑھتے رہتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کی قبر شریف سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔ (شرح دلائل مطالع المسرات از علامہ محمد المہدی الفاسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ)

صلوٰۃ البئر یہ ہے:

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

صلوۃ دائمتہ مقبولتہ تودی بھا عنا

حقہ العظیم الصلوۃ المحمودیہ

حضرت سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اس درود شریف کو "دس ہزاری درود شریف" بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک بار پڑھنا دس ہزار بار پڑھنے کے برابر شمار کیا جاتا ہے۔ علامہ شیخ اسماعیل حقی البرسوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کے متعلق ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں ہو تو اپنے درد ظاہر کروں اور اپنی زبوں حالی کی داستان سناؤں۔ اللہ کے فضل سے گزشتہ شب میری قسمت کا ستارہ

چمکا اور مجھے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسرور پا کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ایک ہزار درہم کا مقروض ہوں اور اس کی ادائیگی سے عاجز ہوں ڈرتا ہوں کہ اگر موت آ گئی تو یہ قرض میری گردن پر رہ جائے گا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔نے فرمایا کہ تم محمود سبکتگین کے پاس جاؤ اور کہو کہ مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے لہٰذا میرا قرض ادا کر دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری بات پر وہ کیسے اعتماد کریں گے، اس کے لئے وہ نشانی طلب کریں گے تو میں کیا کروں گا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے جا کر کہو کہ " محمود تم میرے لئے تیس ہزار مرتبہ درود شریف سونے سے پہلے پڑھتے ہو اور تیس ہزار مرتبہ درود شریف بیدار ہو کر پڑھتے ہو" اس شخص سے یہ پیغام سن کر سلطان محمود پر گریہ طاری ہو گیا اور وہ رونے لگے، اس کا سارا قرض ادا کیا اور ایک ہزار درہم مزید نذرانہ کے طور پر پیش کئے۔ اہل دربار متعجب ہوئے اور عرض کی کہ عالی جاہ! آپ نے اس شخص کی ایسی بات کی تصدیق کر دی جو ناممکن ہے۔ ہم خدمت والا میں شب و روز حاضر رہتے ہیں ہم نے کبھی اتنی مقدار میں آپ کو درود شریف پڑھتے نہیں دیکھا۔ سلطان محمود نے کہا تم سچ کہتے ہو لیکن میں نے علماء سے سنا تھا کہ جو شخص درج ذیل درود شریف ایک مرتبہ پڑھ لے گا تو وہ دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو گا لہٰذا میں سوتے وقت اس کو تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں اور تین مرتبہ بیدار ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور میں یقین رکھتا تھا کہ میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اور میرے آنسو خوشی کے تھے کہ علماء کا ارشاد صحیح تھا کہ اس کا ثواب اتنا ہے جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بارگاہ میں قبول فرمایا:

اللھم صل علی سیدنا محمد مااختلف اعلوان و تعاقب العصران
و کرالجدید ان واستقل الفرقدان و بلغ روحه و ارواح اھل بیته

منا التحیتہ والسلام و بارك وسلم علیہ کثیرا۔

صلوٰۃ الحضوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صل وسلم علی محمد تعینك الاقدام والمظھر الاتم سمك الاعظم بعدد تجلیات ذاتك و تعلقات صفاتك وآلہ کذلك

اگر کوئی شخص یہ درود شریف ایک کروڑ مرتبہ پڑھ لے تو پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میسر ہوگی یعنی وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس بابرکت کا حضوری بن جائے گا۔

ایک عظیم درود شریف کی اجازت:

حضرت علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی فلسطینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شیخ سیدی محمد عبدالحی بن شیخ عبدالکبیر کتانی فاسی علیہ الرحمہ نے ہمارے شیخ حضرت سیدی ابراہیم سقا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۹۸ھ) کے شیخ حضرت محمد صالح بخاری علیہ الرحمہ کی تحریر دکھائی جو آپ (عبدالحی) کی اجازت میں تحریر تھی اور حضرت صالح بخاری علیہ الرحمہ کی یہ روایت حضرت رفیع الدین قندھاری علیہ الرحمہ سے ہے۔ حضرت شیخ سقا علیہ الرحمہ کی یہ اجازت بہت مشہور ہے۔ میں (نبہانی) نے یہ اجازت کتاب "ھادی المرید الی طرق الاسانید" میں ذکر کی ہے۔ حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وہ تحریر جو صاحبزادہ عبدالحی نے مجھے دکھائی اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بلیغ درود تحریر ہے، اس کی فضیلت اور سند بھی تحریر ہے۔

یہ درود شریف ایک دفعہ اور دوسرے درود ہزار دفعہ پڑھنا برابر ہیں۔ یہ بات شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیدی عمر بن مکیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے،

انہوں نے حضرت قاضی شہورش رحمۃ اللہ تعالی علیہ، سے انہوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہے۔

حضرت صاجبزادہ شیخ عبدالحی نے مجھے بتایا کہ حضرت شیخ محمد صالح بخاری علیہ الرحمہ کی وفات ۱۲۶۲ھ میں ہوئی۔ فرماتے ہیں مجھے انہوں نے اس درود شریف کی اجازت سید معمر شیخ محمد بن احمد صقلی فاسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ذریعے اور سند سے دی، انہوں نے شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے اجازت لی۔ میں (نبہانی) اس درود شریف، اپنی سب روایات اور اپنی سب تالیفات کی اجازت ہر اس شخص کو دے رہا ہوں جو میری کتاب "جامع کرامات اولیاء" پڑھے گا۔ درود شریف یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد عبدك و رسولك النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ و سلم تسلیما بقدر عظمتہ ذاتك فی کل وقت و حین۔

ترجمہ: اے اللہ آپ ہمارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں جو نبی امی ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں، اتنا شاندار درود وسلام جو آپ کی ذات کی عظمت کی قدر کے مطابق ہو اور ہر وقت جاری وساری رہے۔

چند شبہات کا ازالہ:

درود شریف کے بارے میں ان دنوں بعض کم علم یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جناب نماز میں پڑھا جانے والا درود ابراہیمی ہی اصل اور صحیح درود ہے، اس کے علاوہ جتنے بھی درود ہیں وہ سب من گھڑت، خود ساختہ اور بدعت ہیں ان کا پڑھنا ناجائز اور غلط ہے۔

ان لوگوں کا دعویٰ کہاں تک درست ہے یہ تو آئندہ صفحات میں قارئین پر واضح ہو جائے گا، مگر ہم ان معترضین سے اتنا عرض کریں گے کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ

"ان الله و ملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما"

(بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر، اے ایمان والو تم ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو) پر غور کریں کہ کیا درود شریف ابراہیمی پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے یا صرف اس کے ایک جزو پر عمل ہوتا ہے؟ قرآن کریم کی آیت مبارکہ میں صلوٰۃ کے ساتھ سلام کا بھی حکم ہے اور تسلیماً فرما کر سلام کہنے پر زیادہ تاکید کی، جب کہ درود شریف ابراہیمی میں سلام کا لفظ نہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت سے کسی کو انکار نہیں مگر کیا یہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے پورے حکم کی تعمیل ہوتی ہے؟ درود ابراہیمی تو تشہد کا جزو اور تکملہ ہے۔ سلام کہنے کی جو تاکید ہے اس کی تکمیل تشہد میں حاضر و خطاب کے صیغے سے سلام بھیج کر ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہی سمجھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد و تعلیم سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب ان الله و ملائكته آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ اے ایمان والو اس (نبی) پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلا شک وشبہ ہم نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنا جان لیا ہے (یعنی التحیات میں السلام عليك ايها النبى ورحمته الله وبركاته) آپ پر صلوٰۃ یعنی درود شریف کس طرح عرض کریں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صرف درود ابراہیمی کی تعلیم دی، سلام کی تعلیم نہیں دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نے عرض کیا تھا کہ سلام عرض کرنا تو آپ کے سکھانے سے سیکھ لیا ہے جو کہ التحیات میں عرض کر دیا کرتے ہیں۔ آپ صلوٰۃ یعنی درود شریف سکھلا دیجئے۔

دوسری حدیث میں درود ابراہیمی ارشاد فرمانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی فرمایا والسلام کما قد علمتم "اور سلام جیسا کہ تم نے جان لیا ہے"۔ (مسلم شریف بحاشیہ امام نووی، جلد اول، صفحہ ۱۷۵)

جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہئے وہ اس حدیث پر غور کریں کہ درود ابراہیمی کے ساتھ ندائیہ کلمات سے سلام عرض کرنا بھی ضروری ہے۔ غیر مقلدین کے امام محدث شوکانی لکھتے ہیں۔

فیفید ذلك ان هذا الفاظ المدویته مختصة بالصلوة واما خارج الصلوة فیحصل متماثل بما یفید قوله سبحنه و تعالی ان الله و ملنکته یصلون (الایته) فاذا قال القائل اللهم صل وسلم علی محمد فقل امتثل الامرا القرانی (تحفۃ الذاکرین از شوکانی)

(ترجمہ) اس سے ثابت ہوا کہ یہ روایت کہ وہ درود ابراہیمی نماز ہی سے خاص ہے لیکن نماز سے باہر حکم ربانی کی تعمیل اللہ تعالٰی کے ارشاد ان الله و ملنکته الایته کے مطابق عمل کرنے سے حاصل ہو جائے گی، پس کہنے والے نے کہا اللھم صل وسلم علی محمد (اے اللہ درود و سلام حضرت محمد پر بھیج) تو اس نے قرآن مجید کے حکم پر عمل کیا۔

مندرجہ بالا احادیث اور شرح سے واضح ہو گیا کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھا جائے اور نماز سے باہر جو درود شریف بھی پڑھا جائے اس میں سلام کا لفظ ضرور آئے تا کہ اللہ کریم کے حکم کی تعمیل پوری ہو۔ اور اگر نماز سے باہر درود شریف ابراہیمی ہی پڑھنا ہو تو اس کے آخر پر "السلام علیك ایها النبی و رحمته الله و بر کاته" پڑھنا چاہئے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ "التحیات" میں پڑھا جانے والا درود شریف یعنی درود ابراہیمی کون سا ہے؟ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے مطالعہ کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ جانتے ہیں کہ اس درود شریف کے الفاظ بھی ایک جیسے نہیں، ایک حدیث میں تو وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر التحیات میں پڑھتے ہیں، اس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس حدیث کو ملاحظہ فرمایئے:

ابوحمید الساعدی انھم قالوا یا رسول الله کیف نصلی علیك قال قولوا اللھم صل علی محمد وازواجه و ذریته کما صلیت علی ال ابراهیم و بارك علی محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علی آل ابراهیم

ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں تو ارشاد فرمایا کہ یوں پڑھو "اللھم صل علی محمد وازواجه و ذریته" آخر تک۔۔۔۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات)

بخاری کی دوسری حدیث:

عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال قلنا یا رسول الله هذا السلام علیك فقد علمنا فکیف نصلی علیك قال قولو اللھم صل علی محمد عبدك و رسولك کما صلیت علی ابراهیم و بارك علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراهیم و آل ابراهیم۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سلام آپ پر کرنا ہم نے جان لیا ہے، آپ پر درود شریف کیسے پڑھیں، فرمایا کہو اللھم صل علی محمد عبدك و رسولك آخر تک۔ (بخاری شریف کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

ان درود پاک کے الفاظ میں اور عام طور پر التحیات میں پڑھے جانے والے درود شریف ابراہیمی کے الفاظ میں جو فرق ہے وہ بالکل واضح ہے، اب اگر کوئی جاہل یہ کہے کہ جناب یہ تو درود ابراہیمی نہیں تو اس کو اللہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔ سب الفاظ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ہیں، سب بجا ہیں، سب حق ہیں، سب نور ہیں، ان میں سے جس پر بھی عمل کیا جائے درست ہے، کسی ایک پر عمل کرنا اور دوسروں کو بدعت و ناجائز کہنا کسی جاہل کا شیوہ تو ہوسکتا ہے لیکن ایک پڑھے لکھے آدمی کو یہ بات کسی طرح زیب نہیں دیتی۔

اس کے علاوہ احادیث صحیحہ میں درود شریف کے اور بھی صیغے ہیں۔

ایک ایمان افروز واقعہ بھی ملاحظہ کیجئے، اس واقعہ کے ناقل ابن قیم جوزی ہیں جو کہ تمام وہابیوں کے امام اور مقتداء ہیں، اسے پڑھ کر آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا اور معترضین کی فضول گوئی آپ پر واضح ہو جائے گی، وہ لکھتے ہیں:

"وقال عبداللہ بن الحکم رایت الشافعی فی النوم فقلتہ مافعل اللہ بك؟ قال رحمنی و غفرلی و زفنی الی الجنتہ کما تسرف العروس، و نثر علی کما ینثر علی العروس۔ فقلتہ بم بلغت ھذہ الحال؟ فقال لی قائل، یقول لك بما فی کتاب الرسالتہ من الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت فکیف ذالك؟ قال و صلی اللہ علی محمد عددما ذکرہ الذکرون و عدد ماغفل عن ذکرہ الغافلون۔ قال فلماء اصبحت نظرت الی الرسالۃ فوجدت الامر کما رایت صلی اللہ علیہ وسلم

(ابن قیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) جلاء الافہام، مطبوعہ دار الطباعۃ المحمدیہ بالازہر القاہرہ، مصر۔ ص ۲۴۷)

"یعنی عبداللہ بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دلہن کو لے جایا کرتے ہیں مجھ پر (رحمت کے پھول) اس طرح نچھاور کئے گئے جس طرح دلہن پر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ عزت افزائی کس بات کا صلہ ہے تو کہنے والے نے مجھے کہا کہ تو نے اپنی کتاب "الرسالہ" میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر جو درود کہا ہے، یہ اس کا صلہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا اے امام وہ درود شریف کس طرح ہے؟

امام شافعی نے فرمایا وہ درود شریف اس طرح ہے:

و صلی اللہ علی محمد عدد ما ذکرہ الذاکرون و عدد ماغفل عن ذکرہ الغافلون۔

اس سے واضح ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "الرسالہ" کے خطبہ میں محبت بھرے الفاظ میں جب اللہ تعالٰی کے حبیب محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھا جس کا ذکر صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نہیں تو اللہ تعالٰی نے ان کی یہ عزت افزائی کی۔ معلوم ہوا کہ دل محبت سے لبریز ہو، روح میں عشق مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نور چمک رہا تو اللہ تعالٰی ایسے درود کو قبول فرماتے ہیں۔

پروفیسر سید ابوبکر غزنوی (غیر مقلد) سابق وائس چانسلر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نے اپنی کتاب میں "مسنون درود شریف کی چالیس حدیثیں" کے عنوان کے تحت درج ذیل درود شریف بھی نقل کئے ہیں:

1۔ اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ کما ینبغی ان یصلی علیہ۔

2۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد صلاۃ تکون لک رضا و لحقہ اداء واعطہ الوسیلۃ والمقام الذی و عدتہ واجز عناما ھو اھلہ واجز عنا

من أفضل ماجزيت نبياً عن امته و صل علی جمیع اخوانه من النبین والصالحین یا ارحم الرحمین۔

3۔ اللهم صل علی محمد و انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة۔

4۔ اللهم صل علی روح محمد فی الارواح و علیٰ جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور۔

5۔ جزی الله عنا محمدا صلی الله علیه وسلم ما هواهله۔

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی (غیر مقلد) لکھتے ہیں کہ "ایک طریقہ درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس سے جو حلال کمائی سے حاصل کیا ہو ملبوس ہو کر اور تازہ وضو کر کے اور خوشبو لگا کے خلوت میں بیٹھ کر شور و شغب سے توجہ میں خلل نہ پڑے، صاف و ستھرا مصلےٰ بچھائے اور یہ درود شریف پڑھے۔

"اللهم صل علی سیدنا محمد و آله کما تحب و ترضے"

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جو سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

اللهم صل علی سیدنا محمد بحرانوارك و معدن اسرارك و لسان حجتك و عروس مملکتك و امام حضرتك و طراز ملكك و خزائن رحمتك و طريق شريعتك المتلذ ذبتو حيدك انسان عين الوجود والسبب فی کل موجود عین اعیان خلقك المتقدم من نور ضیائك صلوة تدوم بدوامك و تبقی ببقائك لا منتهی لهادون علیك صلوة ترضيك و ترضيه و ترضی بهاعنا یا رب العالمین۔

پھر درود شریف "تنجینا" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کا بکثرت پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض و بابیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ

سے حفاظت کے لئے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب و غریب اطمینان بخشا ہے۔

درود شریف تنجینا

اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاحوال والافات و تقضی لنا بھا جمیع الحاجات و تطھر نا بھا من جمیع السیات و ترفعنا بھا اعلیٰ الدرجات و تبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ و بعد الممات۔

ان کے علاوہ محدثین وفقہا علیھم الرحمۃ کو دیکھئے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے نام مبارک کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" یا کوئی اور مختصر درود شریف کے الفاظ لکھے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے ان الفاظ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ یہ درود شریف تو صحابہ کرام کے کئی سو سال بعد لکھا جانے لگا ہے، مگر معترضین نے کبھی یہ نہ کہا کہ یہ درود شریف ناجائز و بدعت ہے بلکہ دن رات اسے پڑھتے ہیں، بولتے ہیں، لکھتے ہیں۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جناب یہ درود "الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" پڑھا جاتا ہے، یہ درود پڑھنا بھی بدعت و ناجائز ہے، یہ تو بدعتی لوگوں کا گھڑا ہوا خود ساختہ درود ہے، پاکستان کے علاوہ کسی اور ملک میں نہیں پڑھا جاتا۔

اس جاہلانہ اعتراض کے بارے میں ہم کیا عرض کریں، ہم چند شہادتیں نقل کر رہے ہیں قارئین خود فیصلہ فرمائیں۔

ابن القیم جوزی (المتوفی ۷۵۱ھ) اپنی کتاب "جلاء الافہام" میں لکھتے ہیں:

حضرت ابوبکر محمد بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے، ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں حالانکہ آپ اور تمام علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل اور مجنون ہیں، انہوں نے فرمایا میں نے وہی کیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بیان کیا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ شبلی کے ساتھ ایسی عنایت فرماتے ہیں؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد "لقد جاء کم رسول من انفسکم" پڑھتا ہے، اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے، ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ "لقد جاء کم رسول من انفسکم" آخر تک یہ پڑھتا ہے، اس کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہے۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نماز کے بعد کیا پڑھتے ہیں تو انہوں نے یہی بتایا (القول البدیع، جلاء الافہام)

مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک دن کہا، جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں وہ بھی ان الفاظ سے کہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" (شکر النعمہ بذکر الرحمتہ)۔

مولوی حسین احمد مدنی "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" کے بارے میں لکھتے ہیں "ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب وندا کیوں نہ ہوں، مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاوئی میں ذکر فرمایا۔" (الشہاب الثاقب)

غیر مقلدین کے امام حافظ ابن قیم جوزی اور مستند علماء دیوبند کی عبارات آپ کے سامنے ہیں کہ "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" درود شریف ہی ہے۔ اب دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ پاکستان کے علاوہ بھی کہیں اور پڑھا جاتا ہے یا نہیں تو سنئے!

نامور مؤرخ اور ادیب نسیم حجازی اپنے سفر نامہ میں ترکی کے سفر کا حال لکھتے ہیں! " کوئی گیارہ بجے کے قریب ہم نے قونیہ کا رخ کیا۔۔۔ ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان تھا، جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں بات کر سکتا تھا۔ جمعہ کا دن تھا اور ہم نے اپنے گائیڈ کو روانہ ہوتے وقت ہی بتا دیا تھا کہ ہم راستے کی کسی مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے رکنا چاہتے ہیں۔ انقرہ سے قونیہ کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو میل تھا اور ہمارا ڈرائیور شہر کے مضافات سے نکلنے کے بعد تقریباً ستر میل فی گھنٹہ کے حساب سے کار چلا رہا تھا۔ اس کار ڈرائیور کے سامنے ایک چھوٹی سی تختی لٹک رہی تھا جس پر "الرزق على الله" کے الفاظ کندہ تھے۔ کوئی آدھ یا پون گھنٹہ بعد سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی بستی کی مسجد کے قریب کار رکی اور ہم اتر پڑے۔ ترک کسانوں کی اس بستی کی سب سے خوبصورت عمارت یہ مسجد تھی۔ میں نے وضو کے لئے کوٹ اتارا تو ایک دیہاتی نے پانی کا کوزہ بھر کر میرے سامنے رکھ دیا، وضو سے فارغ ہو کر اٹھا تو اس نے صاف تولیہ پیش کر دیا۔

مسجد کے اندر قالین بچھے ہوئے تھے جنہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان

لوگوں کی کمائی کا بیشتر حصہ اپنے گھروں کے بجائے خدا کے گھر کی آرائش پر صرف ہوتا ہے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بستی کے مکانات کی تعداد دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہاں ہر ایک آدمی نماز پڑھتا ہے۔ جماعت میں ابھی کچھ دیر تھی اور خطیب صاحب ایک کتاب سے فارسی کے کسی شاعر کا نعتیہ کلام پڑھ رہے تھے۔ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمازیوں کو درود وسلام پڑھانا شروع کر دیتے۔ الفاظ وہی تھے جن سے ہر پاکستانی کے کان آشنا ہیں "الصلوة والسلام علیك یا رسول الله وسلم علیك یا حبیب الله" کچھ دیر بعد منبر پر کھڑے ہو کر خطیب نے عربی زبان میں خطبہ پڑھا اور اس کے بعد جماعت کھڑی ہوگئی۔ ہم نماز سے فارغ ہو کر باہر نکلے تو تمام نمازیوں کو مصری کی ڈلیوں کا ایک ایک لفافہ اور گلاب کے عرق کا ایک ایک گھونٹ تقسیم کیا گیا۔ جب نمازی باری باری دروازے کے قریب پہنچتے تھے تو ایک شخص گلاب پاش سے عرق کے چند قطرے ان کی ہتھیلی پر ڈال دیتا تھا اور وہ اسے پی لیتے تھے۔ دوسرا مصری کی ڈلیوں سے بھرے ہوئے چھوٹے چھوٹے لفافے ان کو تقسیم کرتا جاتا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کی نماز کے بعد اسی طرح گلاب کا عرق اور مصری تقسیم کی جاتی ہے"۔

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں:

علامہ عبدالحمید خطیب پاکستان میں سعودی عرب کے پہلے سفیر تھے، پاکستان آنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں شیخ الحرم تھے اور حکومت سعودیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے، قرآن کریم کی مختصر تفسیر بنام "تفسیر الخطیب" اور سیرت نبوی پر "تالیۃ الخطیب" "امی الرسالات" کتابیں لکھیں اس کے علاوہ سلطان عبدالعزیز ابن سعود کی سوانح حیات "الامام العادل" کے نام سے دو جلدوں میں لکھی، پاکستان سے سبکدوش ہونے کے بعد دمشق (شام) چلے گئے اور وہیں ۱۳۸۱ھ میں انتقال کیا۔

یہ اپنی کتاب "امی الرسالات" کے دیباچہ کے ص ۴ پر لکھتے ہیں کہ

"میں مسجد حرام میں مدرس تھا تو مجھ سے ملک شام کے ایک حاجی نے آ کر شکایت کی کہ میں بیت اللہ شریف کے مطاف میں "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" کہہ رہا تھا کہ ایک عالم نے جو اپنے آپ کو نجدی ظاہر کرتا ہے مجھے روک دیا، میں نے شیخ ابن مانع اور شیخ عبدالظاہر امام مسجد حرام سے پوچھا تو ان دونوں نے فرمایا کہ اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر جس نے روکا ہے وہ ان (دونوں شیوخ) کو بھی برا بھلا کہہ رہا ہے، (لہٰذا) یہ بات اور اس قسم کی دوسری باتیں لوگوں کی نظر میں وہابیہ نجدیہ کی حقارت کا باعث بنی ہوئی ہیں، کیا واقعی علمائے نجدیہ وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ "الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله" کہنا حرام ہے؟

تو میں نے اس کا جواب دیا کہ تمام اسلاف وہابیہ اس صلوٰۃ وسلام کو جائز قرار دیتے ہیں، بعض لوگ خواہ مخواہ اپنے غلط عقائد کو وہابیہ کے ساتھ غلط ملط کر کے وہابیہ کو بدنام کر رہے ہیں۔

مدینہ منورہ میں آج بھی روضہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر ہر نماز کے بعد "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" پڑھا جاتا ہے۔ کوئی منع نہیں کرتا، بلکہ معلم حضرات ہر حاجی کو مواجہہ شریف کے سامنے لے جا کر دست بستہ بلند آواز سے "الصلوة والسلام عليك يا رسول الله" کہلواتے ہیں جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ درود شریف نہیں وہ مواجہہ شریف میں یہ درود کیوں پڑھتے ہیں۔ الحمدللہ دنیا کے وہ تمام ممالک جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں یہ درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم درود پڑھنے والے کا درود سن لیتے ہیں یا نہیں تو اس کے بارے میں غیر مقلدین کے امام ابن القیم جوزی نے "جلاء الافہام" میں ایک حدیث نقل کی ہے، سنئے:

ترجمہ: طبرانی نے بہ سند مذکور کہا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے

مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے، وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم (صحابہ) نے عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی! بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

اس حدیث کو حافظ منذری نے ترغیب میں ذکر کیا اور کہا کہ ابن ماجہ نے اسے بہ سند جید روایت کیا۔

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ "سنن ابن ماجہ" میں یہ حدیث نہیں، پھر حافظ منذری کا "رواہ ابن ماجہ بہ سند جید" کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ اس لئے کہ منذری نے رواہ ابن ماجہ کہا ہے "فی ستہ" نہیں کہا، مرویات ابن ماجہ سنن میں منحصر نہیں بلکہ تفسیر و تاریخ وغیرہ بھی ان کی تصانیف ہیں۔

یہ حدیث ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب "جلاء الافہام" میں نقل کی جس میں مراد مذکور ہے کہ درود پڑھنے والا جہاں بھی ہو اس کی آواز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ جاتی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب "بوادر النوادر" جلد اول صفحہ ۲۰۵ پر اس حدیث کی سند اور متن دونوں پر کلام کیا ہے، علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان اعتراضات کا مفصل، مدلل، علمی اور تحقیقی جواب دیا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے، مگر افسوس کہ طوالت کے خوف سے ہم یہاں جواب نقل نہیں کر سکے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کیا درود شریف میں مزید کلمات کا اضافہ کیا جا سکتا ہے؟ یعنی ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان ظاہر ہوتی ہو۔ اس بارے میں عرض ہے کہ:

"فقہا نے نماز کے درود میں لفظ "سیدنا" کی زیادتی کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب "درمختار" نے فرمایا "وندب السیدنا لان زیادۃ الاخبار الواقع عین السلوك والادب فھوافضل من ترکه" یعنی نماز میں درود شریف میں "سیدنا" کا لفظ کہنا مستحب ہے کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ چلنا ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے اور شامی میں ہے "والافضل الاتیان بلفظ السیادۃ کما قاله ابن ظھیرۃ و صرح به التی الشارح لان فیه الاتیان بما امرنا به و زیادۃ الاخبار بالواقع الذی ھو ادب فھو افضل من ترکه" (شامی جلد اول ص ۴۷۹) یعنی لفظ "سیدنا" لانا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اللھم صل علی سیدنا محمد کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور اس کے مطابق شارح (صاحب درمختار) نے بھی فتویٰ دیا، کیونکہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا (یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر) اور زیادہ اخبار ہے اس واقع کی جو عین ادب ہے، لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے"۔

مولوی محمد زکریا سہارنپوری امیر تبلیغی جماعت لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ شروع میں "سیدنا" کا لفظ بڑھا دینا مستحب ہے۔ "درمختار" میں لکھا ہے کہ سیدنا کا بڑھا دینا مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو عین ادب ہے جیسا کہ رملی

"شافعی" وغیرہ نے کہا ہے"۔

مولانا حافظ عبدالرحمان ابن مفتی محمد حسن دیوبندی مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور راوی ہیں کہ میرے والد صاحب نے ایک موقعہ پر مجھے یہ واقعہ سنایا کہ ایک دن مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) آئے اور کہنے لگے! میں درود شریف پڑھتا ہوں تو اس کی عظمت بڑھانے کے لئے کچھ اور کلمات اس میں شامل کر لیتا ہوں، سوچتا ہوں کہ یہ بے ادبی یا سنت کی خلاف ورزی تو نہیں؟

یہ بات ہو رہی تھی کہ اچانک مولانا محمد ادریس کاندھلوی تشریف لے آئے، مفتی (محمد حسن امرتسری) نے انہیں مخاطب کر کے کہا آیئے مولانا اس وقت آپ کی ضرورت پڑ گئی، پھر انہیں مولانا داؤد غزنوی کا سوال سنایا، مولانا ادریس نے کہا اس میں کوئی اشکال نہیں اور قرآن کی اس آیت سے استنباط فرمایا کہ "یاایھا الذین امنواصلواعلیه وسلموا تسلیما" اس میں صلو اور سلمو کے صیغے مطلق ہیں، اس اطلاق میں یہ خاص شکل بھی شامل ہے، مفتی صاحب نے یہ بات جو سنی تو فرمایا جزاك الله آپ نے خوب جواب دیا۔

قاضی محمد زاہد الحسینی خلیفہ مجاز مولوی حسین احمد دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

"درود شریف اس صحبت ایمانی اور روحانی عقیدت کا اظہار ہے جو ایک خوش بخت مسلمان سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم کے حضور پیش کرتا ہے، اس لئے جن کلمات میں، نثر یا نظم کی طرز پر پیش کرے، جائز اور درست ہے...... چنانچہ صحابہ کرام رضوان الله علیهم اجمعین نے سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم کے حضور فداك ابی وامی اور فداك روحی جیسے عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے کلمات سے اپنی تسکین قلبی کا کچھ سامان مہیا کیا۔۔۔ اس لئے محبت ایمانی اور عقیدت روحانی کی بنا پر بہترین پیرایہ اختیار کرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی الله تعالی عنه نے ارشاد فرمایا اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم پر بہترین طرز اور اچھے

پیرائے میں درود بھیجو (جواہر البحار جلد ۳، ص: ۸۳۰)...... چنانچہ عشاق اور خدام نے مقدور بھر جس انداز اور طرز اور کلمہ کو تلاش کر سکے، اسے بیان کرنے کا شرف حاصل کیا...... درود و سلام کے کئی کلمات ہزاروں کی تعداد میں امت کے لئے تالیف کئے۔"

ان عبارات سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ درود شریف کے تمام مجموعے مثلاً دلائل الخیرات، درود تاج، درود لکھی، درود ماہی، درود مستغاث وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر کوئی جاہل ان کے پڑھنے سے منع کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔

یہاں ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آپ تو کہتے ہیں کہ درود شریف میں ایسے کلمات کا اضافہ کرنا جائز ہے جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شان ظاہر ہوتی ہو لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ کرنا جائز نہیں، حدیث درج ذیل ہے۔

عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما عبده فقولوا عبدالله و رسوله :متفق علیه

(ترجمہ) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا صرف "عبد" ہوں، لہٰذا تم مجھے "عبداللہ و رسولہ" کہو۔

علامہ سیدی احمد سعید کاظمی محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ حدیث صحیحین (بخاری و مسلم) متفق علیہ ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں یہ ارشاد فرمایا کہ مجھے الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک نہ بڑھاؤ جیسے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہہ کر انہیں الٰہ اور معبود بنایا اور مقام عبدیت و رسالت سے بڑھا کر معبودیت اور الوہیت تک پہنچادیا۔

جولوگ اس حدیث کو پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان رسالت اور کمال عبدیت بیان کرنے سے روکتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ شان رسالت اور کمال عبدیت کے مقام اور مرتبہ میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں مبالغہ ممکن نہیں۔ اس لئے کہ عبدیت و رسالت کا کوئی کمال ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا نہ فرمادیا ہو، نیز یہ کہ اس مقام عبدیت و رسالت میں حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کوئی حد نہیں نہ اس میں زیادتی اور مبالغہ متصور ہے البتہ الوہیت اور معبودیت کی صفت اگر کوئی شخص معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت کرے تو یقیناً اس نے مبالغہ کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حد سے بڑھایا۔ لیکن کسی مسلمان کے حق میں یہ گمان کرنا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الوہیت اور معبودیت کے درجہ تک پہنچایا ہے، بڑا جرم اور گناہ عظیم ہے کوئی مسلمان جو لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے پڑھتا ہو اور دل سے اس کا یقین رکھتا ہو کہ اس کے حق میں ان کا گمان شدید قسم کی سوء ظنی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان بعض الظن اثم"

مختصر یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس بیان کرنے میں مبالغہ ممکن نہیں بجز اس کے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے الوہیت ثابت کی جائے اور اس حدیث میں خود اس امر کی تصریح موجود ہے۔ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتطرونی کما اطرت النصاری (الحدیث)

"مجھے ایسا نہ بڑھاؤ جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا"

ظاہر ہے کہ نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو "الہ" مانا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذقال اللہ یعیسی انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ۔ ثابت ہوا کہ حدیث مبارک میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الہ ماننے کی نہی وارد ہے۔ یہ نہیں کہ ماسوائے الوہیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان تسلیم کرنے سے منع کیا گیا ہو، حاشا وکلا ایسا ہرگز نہیں، بلکہ ہر وہ خوبی اور کمال جو الوہیت کے ماسویٰ ہے، وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت و مستحق ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے "اشعۃ اللمعات" میں فرماتے ہیں:

فقولوا عبداللہ و رسولہ پس بگوئیدمرا بندہ خدا و رسول او۔ و بندگی مقام خاص و صفت مخصوصہ آنحضرت ست کہ بندہ حقیقی اوست وازھمہ اتم و اکمل ست دریں صفت و کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در اسناداین صفت ست و اطراد مبالغہ بمدح آنحضرت راہ ندارد وھرو صف و کمال کہ اثبات کنند و بھر کمالے کہ مدح گویند ازرتبہ اوقاصراست الاثبات صفت الوھیت کہ درست نیاید۔ بیت مخواں اور راخدا ازبھر امر شرح و حفظ دیں وگر ھر وصف کش میخواھی اندر مدحش انشا کن و تحقیقت ھیچ کس جز خدا شناسد چناں کہ خدارا چوں او کس شناخت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۹۳،۹۴)

(ترجمہ) پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔ مقام "عبدیت" رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا مقام خاص اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی صفت مخصوصہ ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی کے عبد حقیقی ہیں اور اس وصف عبدیت میں سب سے زیادہ اتم واکمل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کمال مدح اور علو مقام اسی صفت عبدیت کی طرف اسناد کرنے میں ہے۔ حد سے بڑھانا اور مبالغہ کرنا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدح شریف میں راہ نہیں پاتا۔ جس صفت کمال کا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے لئے اثبات کریں اور جس کمال وخوبی کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کریں وہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ سے قاصر ہے بجز اثبات صفت الوہیت کے کہ وہ درست نہیں۔

مخواں او را خدا از بہر امر شرح و حفظ دیں
دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدح انشا کن

یعنی امر شرح اور دین کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں خدا نہ کہو۔ اس کے علاوہ جو صفت چاہو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں بیان کرو۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی ان کی حقیقت کو جانتا ہے نہ ان کی تعریف کرسکتا ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم حقیقت میں جیسے ہیں انہیں اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا، جیسا کہ خدا تعالی کو ان کی طرح کوئی نہیں پہچانتا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں جو کمالات اور خوبیاں بیان کی جائیں وہ سب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ سے قاصر ہیں اور کسی قسم کے اطراء ومبالغہ کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں راہ نہیں ملتی، بجز اثبات الوہیت کے۔

اور یہ امر ظاہر ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو روحانی طور پر حاضر ناظر سمجھنا یا ابتدا آفرینش خلق سے دخول جنت و نار جمیع ما کان وما یکون کے علم کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عالم ماننا، نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور کہنا، اسی طرح خزائن الٰہیہ کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست کرم میں بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنا۔ علیٰ ہذا القیاس جس قدر صفات اور کمالات تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اہل سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت مانتے ہیں ان میں سے کوئی وصف بھی صفت الوہیت نہیں لہٰذا کمالات مذکورہ کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا کو معاذ اللہ اطراء اور مبالغہ کہنا دروغ ہے، چھوڑ دے اس چیز کو (یعنی الوہیت کو) جس کا دعویٰ کیا تھا نصاریٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور حکم کر ہر اس چیز کے ساتھ جو تو چاہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وثنا میں اور اس پر اچھی طرح پختہ اور مضبوط رہ۔

اس مومن پر نہایت تعجب ہے کہ وہ دن اور رات کی ساعات (گھڑیوں) میں سے ایک گھڑی بھی اس عبادت پر صرف نہ کرے جو منبع انوار و برکات اور تمام بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھولنے والی ہے۔

"فیضانِ سنت"

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

یارسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام
والہانہ جو طوافِ روضۂ اقدس کریں
مست و بے خود وجد میں آتی ہواؤں کو سلام
جو مدینے کے گلی کوچوں میں دیتے ہیں صدا
ان فقیروں راہگیروں اور گداؤں کو سلام
مسجد نبوی کی صبحوں اور شاموں کو سلام
یا نبی تیرے غلاموں کے غلاموں کو سلام
مانگتے ہیں جو وہاں شاہ و گدا بے امتیاز
دل کی ہر دھڑکن میں شامل ان دعاؤں کو سلام
شہرِ بطحا کے در و دیوار پہ لاکھوں درود
زیرِ سایہ رہنے والوں کی صداؤں کو سلام
اے ظہوری خوش نصیبی لے گئی جن کو حجاز
ان کے اشکوں اور ان کی التجاؤں کو سلام

(الحاج محمد علی ظہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

گفتنی نا گفتنی سے اقتباس

علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

اس کارگاہ حیات میں پائی جانے والی ہر چیز کی ایک شناخت ہے، کوئی رنگ سے پہچانا جاتا ہے اور کوئی بو سے، کوئی روشنی سے جانا جاتا ہے اور کوئی اندھیرے سے، آگ کی دلیل دھواں ہے، دھوپ کی شناخت چمک ہے۔ پھول کا تعارف خوشبو ہے، آسمان کا تشخص بلندی ہے۔ دریا کا امتیاز روانی ہے۔ زندگی کا لمس حرکت ہے۔ صبح کی نشاط بادِ سحری میں ہے۔ شام کا حسن رنگ شفق میں مضمر ہے۔ ہر چیز کسی چیز سے پہچانی جاتی ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ ذرے تابناک ہوں خالق کی معرفت سے، ماحول ضوفشاں ہو توحید کے عرفاں سے اور ذہن میں سوال ابھرے کہ اسے جانا جائے تو کیسے؟ اسے پہچانا جائے تو کیونکر؟۔ اس تک رسائی ہو تو کس کا دامن تھام کر؟۔ شاید کائنات کی ہر چیز اس کے حسن ازل کو دیکھنے کا آئینہ ہے، لیکن یہ سب دلیلیں گونگی ہیں، بولتی دلیل ناطق دلیل اور صفات خداوندی کی تلاوت کناں دلیل بس ایک ہی ہے۔ جو دیکھیں تو نظر دلیل، جو بولیں تو لب لرزاں دلیل۔ جو جھکیں تو سجدہ بے تاب دلیل۔ ہاتھ لہرائیں تو رحمتیں برسیں۔ قدم اٹھائیں تو روشنیاں پھوٹیں۔ لحظ لحظ دلیل، لمحہ لمحہ برہان۔ نظر نظر فیض، ڈگر ڈگر انقلاب، موڑ موڑ عرفان، انہیں مہتاب نہ کہیے، انہیں خورشیدِ درخشاں سے تعبیر نہ کیجئے، انہیں سرور بادہ کا استعارہ بھی قرار نہ دیجئے، یہ بوئے عمل بھی نہیں، یہ کرن ضوفگن بھی نہیں۔ یہ سب تو ان کے پاؤں سے اٹھنے والی دھول بھی نہیں بن سکتے۔ یہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ یہ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، یہ رسول نور ہیں اور پیغمبرِ رحمت ہیں۔ رنگ تجلی ان سے ہے اور فروغ انوار یہ ہیں۔

درود ان پر ، سلام ان پر

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

درود و سلام واجب بھی ہے مستحب بھی

راجا رشید محمود

اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کا حکم دینے سے پہلے اس کی اہمیت کا اعلان فرمایا کہ بے شک اللہ اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد اہل ایمان کو درود و سلام کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا کہ مومنو! تم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام۔ (الاحزاب۔۳۳:۵۶)

اللہ کریم جل جلالہ نے اور کسی نبی یا رسول پر درود نہیں بھیجا، البتہ حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس علیہم السلام اور برگزیدہ بندوں پر سلام بھیجنے کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے۔

(الصفت۔۳۷۔۱۰۹،۷۹،۱۲۰،۱۳۰ النمل ۲۷۔۵۹)

پھر ہمارے آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نبی کہہ کر درود بھیجنے کی بات کہی گئی ہے۔ ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی اور ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس وقت بھی نبی تھے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ یعنی اللہ کریم جل وعلا کا اور ملائکہ مقربین کا درود بھیجنا اس وقت سے ہے جب سے محبوب خالق و مخلوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق ہوئی ہے۔

قرآن کریم میں مومنوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرنے کا حکم دیا گیا، لیکن یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ کب اور کن مواقع پر ایسا کرنا ہے۔ یہ رہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے لینا پڑتی ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے اجراء سے پہلے یہ اعلان کر کے اللہ اور اس کے

فرشتے یہ کام کرتے ہیں، ایک تو اپنے حکم کی اہمیت بتا دی کہ صرف تمھی کو یہ کام کرنے کو نہیں کہا جا رہا۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ بھی پنہاں ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتوں کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے اعلان میں دوام پایا جاتا ہے اسی طرح اہل ایمان بھی درود وسلام پیش کرنے کا کوئی موقع نہ گنوائیں اور احادیث مقدسہ میں جس طرح رہنمائی ملے اس پر عمل کریں۔

درود وسلام کی فرضیت اور وجوب کے بارے میں مختلف نظریات پیش کئے گئے ہیں۔ زیر نظر مضمون میں ان کا جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے "یا ایھا الذین امنو ا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کے تفسیری حاشیے میں یہ کہہ کر بات ختم کر دی ہے کہ

"درود کے واجب ہونے پر تو ہر مذہب کے فقہا کا اتفاق ہے لیکن فقہا حنفیہ اور بعض دوسرے آئمہ کی رائے ہے کہ عمر میں ایک بار بھی اگر پڑھ دیا ہو تو فرض ادا ہو گیا۔"

(قرآن الحکیم۔ ترجمہ وتفسیر از مولانا عبدالماجد دریا آبادی۔ مطبوعہ تاج کمپنی، لاہور ص ۸۵۵)

مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی لکھا کہ:

"صیغہ امر کا نص قطعی از ثبوب و قطعی الدلالت میں فرضیت کے لئے ہے اور مقتضی تکرار کو نہیں۔ اس لئے عمر بھر میں ایک بار تو فرض ہے جیسا کلمہ توحید کا تلفظ ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔"

(بیان القرآن، جلد نہم ص ۶۳،۶۴)

مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ امام صاحب، امام مالک اور جمہور علماء کے مسلک کے مطابق درود عمر میں صرف ایک بار پڑھنا فرض ہے کہ جس نے کلمہ شہادت کی طرح ایک دفعہ درود پڑھ لیا وہ فریضہ صلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم سے سبکدوش ہو گیا۔ مولانا مودودی نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے گروہ کے نزدیک ہر دعا میں اس کا پڑھنا واجب ہے کچھ اور لوگ اس کے قائل ہیں کہ جب بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے درود پڑھنا واجب ہے اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خواہ کتنی ہی مرتبہ آئے۔ درود پڑھنا بس ایک بار واجب ہے۔" (تفہیم القرآن، جلد چہارم، ص ۱۲۷)

مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی، کنز الایمان کے تفسیری حاشیے "خزائن العرفان" میں لکھتے ہیں کہ:

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا واجب ہے۔ ہر ایک مجلس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔"

(خزائن العرفان علیٰ کنز الایمان۔ مطبوعہ چاند کمپنی لاہور۔ ص ۶۳۷)

مولانا مفتی محمد شفیع نے احادیث مبارکہ کے حوالے سے درود شریف کے وجوب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود وسلام کو واجب قرار دینے کے بعد ہر بار درود وسلام پیش کرنے کو مستحب ہی قرار دیا ہے۔"

(معارف القرآن۔ جلد ہفتم۔ ص ۲۲۴، ۲۲۵)

مولانا امین احسن اصلاحی کہتے ہیں کہ:

"اس آیت سے مقصود درود وسلام کی تکثیر ہے موقع ومحل بھی اس مفہوم کا متقاضی ہے اور آیت کے الفاظ بھی اسی کے شاہد ہیں۔ اس لئے کہ سلموا تسلیما میں مصدر تاکید وتکثیر کے مفہوم پر دلیل ہے۔ اس وجہ سے ہم ان فقہاء کی رائے کو صحیح نہیں سمجھتے جو یہ کہتے ہیں کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی

کوئی درود پڑھ لے تو آیت کا حق ادا ہو جائے گا۔''

(تدبر قرآن، جلد ششم، ص ۲۶۷)

(جسٹس) پیر محمد کرم شاہ نے تفسیر میں اس مسئلے کو سرے سے چھیڑا ہی نہیں کہ درود وسلام کے وجوب کی حدیں کہاں تک ہیں اور استحباب کی کیا صورتیں ہیں انہوں نے درود پاک کے بارے میں بہت سی حدیثیں بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔

''آیت طیبہ اور ان احادیث مبارکہ سے درود شریف کی برکتیں اور فضیلتیں معلوم ہو گئیں ایسا کم فہم اور نادان کون ہو گا۔ جو رحمتوں کے اس خزانے سے اپنی جھولی بھرنے کی کوشش نہ کرے۔''

(ضیاء القرآن۔ جلد چہارم۔ ص ۹۱)

علامہ ابن کثیر کہتے ہیں:

''بعض کا قول ہے کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود واجب ہے پھر مستحب ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں بہت سے ایسے واقعات ہیں جن میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا ہمیں حکم ملا ہے لیکن بعض وقت واجب ہے اور بعض جگہ واجب نہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر۔ جلد چہارم اردو ترجمہ از ابو محمد جونا گڑھی۔ ص ۳۰۱)

اس کے بعد ابن کثیر نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں ان اوقات کا الگ الگ ذکر کیا ہے جن میں درود شریف واجب ہے۔ (ص: ۳۰۱۔۳۰۴)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی تقریباً انہی مقامات کا ذکر فرمایا ہے جہاں حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے۔

(مدارج النبوت۔ حصہ اول۔ اردو ترجمہ از مفتی غلام معین الدین نعیمی۔ ص ۵۶۳۔۵۷۱)

مختلف علماء نے اپنی تالیفات میں وہ مواقع بتائے ہیں جہاں درود وسلام

پڑھنا ضروری ہے ان میں مولانا اشرف علی تھانوی کے نزدیک ایک موقع وہ ہے۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے یا سنائی دے۔" (زادالسعید فی الصلوۃ علی النبی الوحید صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ص ۲۰،۲۱) جنگ آزادی ۱۸۵۷ کے مجاہد مفتی عنایت احمد کاکوری مولف "تواریخ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے بھی ایک موقع پر لکھا ہے۔ "جب اسم مبارک زبان پر لائے یا سنے"۔ عنایت احمد کاکوری۔ (فضائل درود وسلام، ص ۲۱) علامہ سخاوی کہتے ہیں۔ "جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو" (بحوالہ فضائل درود شریف از مولانا حافظ محمد ذکریا ص: ۶۶ "فضائل درود شریف" تبلیغی نصاب کا ایک باب تھا لیکن بدقسمتی سے اب تبلیغی نصاب کو "فضائل اعمال" یا اور ناموں سے بھی شائع کیا جارہا ہے کہ اس میں سے "فضائل درود شریف" کا باب نکال دیا گیا ہے)۔

مولانا محمد سعید شبلی ایک موقع پر لکھتے ہیں۔ "نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام، صفت، ضمیر کہنے اور لکھنے کے وقت"

(محمد سعید شبلی قادری، فضائل درود وسلام، ص ۲۶)

مذکورہ بالا حوالوں سے چند نکات سامنے آتے ہیں:

الف: جس آیہ کریمہ کی بنیاد پر مسلمانوں کے لئے درود وسلام فرض ٹھہرایا یا واجب قرار دیا گیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے درود بھیجنے کے مفہوم میں استمرار اور دوام پایا جاتا ہے اس صورت میں مومن کے لئے دیے گئے حکم میں دوام نہ پایا جانا تعجب انگیز ہے۔

ب: بعض کہتے ہیں درود وسلام اہل ایمان پر عمر بھر میں ایک بار فرض ہے۔ امین احسن اصلاحی نے اس کے خلاف کہا ہے۔

ج: بعض کہتے ہیں کہ جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک آئے درود وسلام پڑھنا واجب ہے۔ مفتی محمد شفیع نے اس پر جمہور فقہاء کا اتفاق بھی

نقل کر دیا ہے کہ جب کوئی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود وسلام واجب ہو جاتا ہے اس کے باوجود لکھا ہے کہ ایک مجلس میں ایک بار درود وسلام پڑھنا واجب ہے پھر ہر بار مستحب ہے۔

د: کچھ حضرات نے لکھا ہے کہ ایک مجلس میں خواہ کتنی ہی مرتبہ ذکر مبارک آئے۔ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے باقی مستحب ہے۔ ایک صاحب نے مزید تصریح کی، ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک ہی مرتبہ واجب ہے۔ اس سے زیادہ مستحب ہے۔

ہ: پیر محمد کرم شاہ نے اس مسئلے سے بچنے کی کوشش کی ہے اور صرف درود و سلام کی برکتوں اور فضیلتوں کا حوالہ دینا کافی سمجھا ہے۔

و: علامہ سخاوی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا محمد سعید شبلی اور مولانا اشرف علی تھانوی نے اس وقت درود وسلام ضروری قرار دیا ہے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آئے۔ صفت یا ضمیر لکھی یا کہی جائے یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سنا جائے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس میں کئی تضادات سامنے آئے ہیں۔ مفتی محمد شفیع حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرنے یا سننے والے پر درود و سلام کو واجب بھی فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ایک سے زیادہ بار ذکر کرنے یا سننے پر اسے مستحب بھی ٹھہراتے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی عمر میں ایک مرتبہ درود و سلام کو واجب ٹھہراتے ہوئے بھی ذکر پاک کے ساتھ ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ علماء جہاں درود وسلام پڑھنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہاں بھی فرض یا واجب کا لفظ استعمال کرنے سے کتراتے ہیں۔

مولانا سید محمد ہاشم شمسی صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کے عنوان سے لکھتے ہیں۔ "صلوا وسلموا" کا حکم دیا گیا ہے اور "تسلیما" سے اس حکم کو موکد و مستحکم کیا گیا

ہے اور حکم سے پہلے بطور تمہید اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی صلوٰۃ کا ذکر ہے۔۔۔ عقل ودین اور صورت ومعنی کا تقاضا یہ ہے کہ یہاں امر کو وجوب وفرضیت ہی کے لئے متعین کیا جائے۔ لہٰذا درود وسلام کی مطلق فرضیت کی بحث فضول اور غیر ضروری ہے۔ صلوٰۃ وسلام کی نفس فرضیت میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں نکلتی۔

(سید محمد ہاشم۔ فضائل درود وسلام۔ ص ۹۔۱۰)

قرآن پاک میں جو احکام دیے گئے ہیں عموماً ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ حکم دے دیا جاتا ہے یہ بات نہیں بتائی جاتی کہ وہ کس موقع کے لئے ہے یہ بات حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرامین اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے واضح ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں صلوٰۃ کے قیام کا بار بار حکم دیا گیا ہے، لیکن اس کے اوقات کی مکمل تعین وتفصیل اور اس کا طریق کار یہاں بیان نہیں کیا گیا۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اہمیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والوں کی تعریف قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ہمیں اس کی تفصیلات وجزئیات کے لئے آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات سے رہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اسی طرح روزے فرض کردیئے گئے۔ یہ بھی بتا دیا گیا کہ کس کس کو رعایت ہے لیکن بہت سی جزئیات ایسی ہیں جن کے متعلق ضروری ہدایات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جاری فرمائیں۔

چنانچہ صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کی محولہ بالا آیہ کریمہ کی تشریح وتوضیح کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات وفرمودات سے رجوع کریں اپنے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ ابد پناہ میں سائل ہوں کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کے حضور ہدیہ درود وسلام ہمارے لئے کب فرض یا واجب ہے؟

تو حضور حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ (حضرت

عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) جس شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ جہنم رسید ہوا۔

(القول البدیع۔ ص ۴۶ ماہنامہ یٰسین کانپور۔ صلوٰۃ وسلام نمبر۔ ص ۲۰۱، ۲۰۲
یوسف بن اسماعیل نبہانی فضائل درود، اردو ترجمہ۔ ص ۵۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، ظالم ہو، ذلیل وخوار ہو جائے جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (ترمذی شریف حصن حصین اردو ترجمہ از محمد ادریس ص ۳۳۵) حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسے بدقسمت کی ہلاکت کی دعا کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آمین فرمایا۔

(مستدرک حاکم بحوالہ ''درود شریف کے مسائل'' ص: ۳۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت محبوب خلاق و خلائق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ بدبخت ہے۔

(القول البدیع ص: ۱۴۵، فضائل درود (علامہ نبہانی) ص: ۵۷)

حضور نبی بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی۔ جلد دوم، ص ۱۹۳ مشکوٰۃ المصابیح۔ جلد اول، باب الصلوٰۃ علی النبی وفضلہا۔ مسند امام احمد بن حنبل جز اول ص ۲۰۱ آب کوثر ص ۷۵) ایک اور حدیث پاک میں اسے سب سے بخیل فرمایا گیا (یٰسین صلوٰۃ و سلام نمبر جولائی ۱۹۹۰ء، ص: ۲۰۱۔ محمد اقبال کیلانی، درود شریف کے مسائل۔ ص: ۳۱۔ محمد ذکریا، فضائل درود، ص ۲۷۔ ماہنامہ نعت لاہور۔ درود وسلام حصہ چہارم۔ مارچ ۱۹۹۰ء ص: ۳۰) ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو قیامت میں میرے دیدار

سے سرفراز نہ ہو اور وہ شخص بخیل ہے جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (القول البدیع۔ ص ۱۴۸\ نزہتہ الناظرین، ص: ۳۱\ یٰسین صلوٰۃ و سلام نمبر ص ۲۰۲\ مفتی محمد امین۔ آب کوثر، ص ۷۷، علامہ نبہانی، فضائل درود، ص ۵۷)۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو اس نے مجھ پر جفا کی (مدارج النبوت جلد اول ص ۵۷۹) ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس کا ذکر مبارک سن کر درود شریف نہ پڑھنے والا ظالم ہے۔ (یٰسین۔ صلوٰۃ وسلام نمبر ص: ۲۰۳)

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے ذکر مبارک کے ساتھ مجھ پر درود وسلام نہ بھیجے۔ اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں پھر سرکار والا تبارک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے کٹا، تو اس سے منقطع ہو۔

(علامہ نبہانی۔ فضائل درود، ص ۵۷)

دنیوی معاملات میں بھی اور دینی احکام میں بھی اس بات کی گنجائش موجود ہوتی ہے کہ اگر کوئی غلطی بھول چوک سے ہو جائے تو اس پر گرفت نہ ہو۔ دین اسلام میں بھی اس امر کا اہتمام ہے کہ کوئی فرد بھول کر کسی غلطی کا مرتکب ہو تو اسے معافی ہوتی ہے۔ آپ روزے سے ہوں۔ بھول کر کچھ کھا پی لیں تو روزے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ لیکن درود وسلام کے بارے میں بھول چوک کی معافی نہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت فخرِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۵ تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص ۵۰۱ محمد برکت علی لدھیانوی۔ یصلون علی النبی ص ۱۷)

ان احادیث مقدسہ اور ان ایسی اور بہت سی احادیث مبارکہ میں صلوٰۃ و سلام کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی تعین ہو جاتی ہے اور۔ جہاں آپ کسی فرض کو ادا کرنے میں کوتاہی کے مرتکب اور مجرم ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہیں تادیب اور سزا آپ کا مقدر بن جاتی ہے۔

اگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرتے اور سنتے ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کوئی ضمیر یا اسم صفت لکھتے ہوئے یا پڑھتے وقت کوئی کلمہ گو درود وسلام کا اہتمام نہیں کرتا تو وہ بدبختی کو آواز دیتا ہے۔ جہنم کا سزاوار ہو جاتا ہے۔ ذلت و خواری اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور حضور "بالمومنین روف الرحیم" اس کو ہلاکت کی وعید دیتے ہیں۔ ایسا بدبخت قیامت کے دن دیدار سید ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف نہ ہوگا۔ آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے اپنے لاتعلق ہونے کا اعلان فرماتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لے کر، سن کر پڑھ کر یا لکھ کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنے کا فرض ایسا ہے کہ اگر کوئی یہ فرض بھول گیا تو اس بھول کی اسے یہ سزا ملے گی کہ وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ یعنی اپنی باقی حسنات کی وجہ سے جنت کا حقدار بھی ہوگا تو وہاں پہنچ نہ پائے گا۔

قارئین محترم! یہ باتیں میں اپنے پاس سے تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ تو میرے اور آپ کے آقا و مولا علیہ التحیۃ والثناء کے فرمودات ہیں یہ تو آیہ کریمہ کی تشریح میں درود وسلام کی اہمیت اور اس کی فرضیت و وجوب کے مواقع کی نشاندہی پر مبنی احادیث مبارکہ ہیں ان وعیدوں کی موجودگی میں عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے کو کافی گردانناکسی ایک محفل میں صرف ایک بار فرض یا واجب سمجھنا اور پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیتے یا سنتے رہنا اور درود وسلام نہ

پڑھنا کیا ہے، آپ خود فیصلہ کر لیں۔

حقیقت یہ ہے کہ درود وسلام واجب بھی ہے اور مستحب بھی، لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ جب آپ اللہ کریم کے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیں، اسم گرامی سنیں، اسم گرامی پڑھیں یا لکھیں۔ آپ پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہدیہ درود وسلام پیش کریں۔ دیکھیں ہمارے لائق صد احترام محدثین کرام نے کہیں اس فرض سے غفلت نہیں کی۔ اگر کچھ گنجائش ہوتی تو وہ احادیث کی ضخامت اور حجم بہت کم کر سکتے تھے۔ لیکن جہاں آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی آیا ہے انہوں نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھا ہے۔ سعودی عرب کے موجودہ ارباب حل وعقد اور کئی معاملات میں کمزوری دکھا جاتے ہوں گے، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حرمین شریفین کے خطیب صرف "قال" کہہ کر بھی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ اسم گرامی سے مراد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی نہیں، آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کوئی ضمیر اور اسم صفت بھی استعمال کیا جائے تو اس کے ساتھ درود و سلام واجب ہے۔ ضروری ہے کہ کسی ایک مجلس میں صرف ایک بار درود شریف کو واجب قرار دینے کی غلط فہمی کا ازالہ بھی ہو جائے۔ آپ کچھ حوالے پڑھ چکے ہیں کہ بعض حضرات نے بطور خاص یہ لکھ دیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرنے والے اور سننے والے پر صرف ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے پھر مستحب ہے یہ بات درست نہیں، کیونکہ جو احادیث مقدسہ بیان ہوئی ہیں ان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لینے یا سننے پر درود وسلام واجب ہو جاتا ہے اور اس میں کسی کوتاہی کے مرتکب کے لئے بھاری وعیدیں موجود ہیں جو کلمہ گو اس فرض کو ادا کرنے میں بھول چوک بھی

گیا وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ اس لئے کسی مجلس میں جتنی بار کوئی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کرے گا اس پر واجب ہے کہ وہ درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔

البتہ ایک حدیث پاک ایسی ملتی ہے جس کے معانی کو سمجھنے میں شاید کوئی غلطی ہوئی ہو اور مجلس میں ایک بار فرض کی بات کو اور رنگ میں پیش کر دیا گیا ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں نہ حضور سید عالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں انہیں قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے گا، چاہے تو بخش دے گا۔

(مدارج النبوت۔ جلد اول۔ ص ۵۶۶ القول البدیع بحوالہ آب کوثر۔ ص ۴۷)

محولہ بالا حدیث پاک سے لوگوں نے غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ مجلس میں چاہے سینکڑوں مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جائے، درود وسلام ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔ یہ بات نہیں ہے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک کر کے یا سن کے تو درود وسلام فرض ہو جاتا ہے چاہے آپ جتنی بار سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی لیں۔ یہاں مقصد یہ ہے کہ آپ کسی ایسی مجلس میں بیٹھیں جہاں دین کی کوئی بات نہ ہونا ہو۔ جہاں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا ایک بار بھی ذکر نہ آئے۔ یہ محفل کسی دنیوی مقصد کی خاطر برپا ہو۔ تو بھی کم از کم ایک بار مومن کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے درود وسلام کا ہدیہ پیش کرنا فرض ہے ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ لیں تو مستحب ہے زیادہ ثواب پائیں گے لیکن ایک مرتبہ بھی نہ پڑھیں گے تو فرض چھوٹ جائے گا اور گناہوں کی دلدل میں پھنس جائیں گے۔

اس سلسلے میں ایک ضروری بات تو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ کتابوں میں

عام طور پر درود شریف یا درود پاک کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں لیکن اس سے مراد درود وسلام ہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں مومنوں کو درود بھیجنے اور یوں سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔ یعنی سلام کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی ہے، زیادہ زور دیا گیا ہے۔ مان کر، تسلیم کی صورت میں سلام بھیجنے کو کہا گیا ہے اس لئے ہمیں کوئی ایسا درود پاک نہیں پڑھنا چاہئے جس میں سلام نہ ہو۔ بعض دوست درود ابراہیمی کی اہمیت بیان کرتے ہیں اور یہ درست ہے کیونکہ یہ الفاظ خود ہمارے آقا و مولا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد فرمودہ ہیں لیکن درود ابراہیمی میں سلام نہیں ہے۔ اگر درود ابراہیمی پڑھنا ہو (اور یہ پڑھنا بہت اچھا ہے) تو شروع میں یا آخر میں ''السلام علیك ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ'' پڑھنا ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کی فرضیت کی زیر نظر آیہ مبارکہ کے نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلام عرض کرنا جانتے تھے اور سلام عرض کیا کرتے تھے۔ احادیث کی نو کتابوں میں پندرہ روایتیں ملتی ہیں جن میں حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مفسرین اور محدثین کرام لکھتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سلام تو ہم جانتے ہیں۔ السلام علیك ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے۔ اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے درود ابراہیمی ارشاد فرمایا:

(سنن ابن ماجہ۔ سنن ابوداؤد۔ کنز الاعمال۔ مسند احمد بن حنبل۔ مستدرک حاکم)

ویسے اب اہل حدیث حضرات نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اس سلام کو بھی یوں بدل دیا ہے "السلام علی النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ"

(قرآن مجید۔ ترجمہ از شاہ رفیع الدین و نواب وحید الزماں۔ تفسیری حاشیہ از محمد عبدہ الفلاح۔ ص۔ ۵۱)

میں نے عرض کیا تھا کہ درود وسلام واجب بھی ہے، مستحب بھی، واجب کی

بات تو واضح ہو گئی کہ جب ہمارے سامنے سرکار والا تبارک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک آیا۔ ہم پر درود سلام واجب ہو گیا اور مستحب یوں ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص اکیلا یا اپنے چند دوستوں یا عزیزوں میں مل بیٹھ کر درود وسلام پڑھنے لگا۔ تسبیح پر یا انگلیوں پر گن کر، یا بغیر شمار کیے۔ تو وہ مستحب درود وسلام ہے کیونکہ یہ آپ پر فرض نہیں ہے۔ آپ محض محبت سے اس وظیفہ خدا و ملائکہ میں مشغول ہو گئے ہیں۔ جب فرض ہوا اور آپ نے اس کو ادا کرنے میں کوتاہی کی تو وعیدیں آپ کی منتظر تھیں۔ اب فرض نہیں ہے۔ آپ مستحب درود وسلام پڑھ رہے ہیں تو وعدے آپ کا استقبال کر رہے ہیں۔

احادیث وتفسیر کی کتابوں میں ان بے شمار انعامات کا ذکر ملتا ہے جو درود خواں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ اس کے دنیا وآخرت کے سارے کے سارے کام اپنے ذمے لے لیتا ہے۔ فرشتے درود خواں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب سے امان نامہ لکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اسے عرش الٰہی کے سائے میں جگہ دی جائے گی۔ حوض کوثر پر اس پر خصوصی عنایت ہو گی۔ وہ پل صراط سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا، اسے دشمنوں پر فتح ونصرت نصیب ہو گی۔ لوگ اس سے محبت کرنے لگیں گے، جنت کے دروازے پر اس کا کندھا آقا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک کندھے سے چھو جائے گا، اسے جانکنی میں آسانی ہو گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ اور قیامت کے دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ درود وسلام بھیجتا رہا ہو گا۔

درود وسلام کے فضائل اور اس وظیفہ خدا وملائکہ میں مشغول ہونے والے خوش بختوں پر کیے جانے والے انعامات کے حوالے سے سنن نسائی کی ایک حدیث

پاک کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اس کے دس گناہ معاف کرتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے۔

ہم یہ حدیث پاک اکثر سنتے ہیں لیکن اس کے الفاظ اور ان الفاظ کے مفاہیم اور معانی پر توجہ نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے اور پہلے اس کی اہمیت بتا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی یہ کام کرتے ہیں، پھر جب اس کا یہ وعدہ سامنے آتا ہے کہ ہم ایک بار حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔ ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"ورحمتی وسعت کل شئی" (سورہ الاعراف)

"اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔"

اس آیہ مبارکہ کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ آپ ایک بار درود شریف پڑھ کر کیا کمائی کر رہے ہیں۔ پھر بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک گناہ انسان کو جہنم رسید کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہونے کی نوید بھی کمال رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

درجے کے بارے میں بھی ہم اندازہ نہیں کرتے کہ وہ کیا ہے اور دس درجے بلند ہونا کیسا مقام ہے۔ حدیث پاک ہے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل حرفہ، تم تیر اندازی کیا کرو۔ جس کا ایک تیر بھی اللہ کے کسی دشمن کے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درجہ کیا ہے؟ فرمایا درجہ

تمہاری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے بلکہ دو درجوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔

(ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفت الصحابہ۔ جلد ششم)

اب آپ اندازہ لگائیے کہ ایک بار اپنے آقا و مولا علیہ السلام والثناء کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے پر آپ کتنا فاصلہ طے کرتے ہیں، اور کیا کیا کچھ حاصل نہیں کر لیتے ہیں۔

درود شریف پڑھنے سے روزِ قیامت مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی۔ ”فیضانِ سنت“

کروڑوں درود و سلام

﴿مولانا محمد الیاس قادری عطار دامت برکاتہم العالیہ﴾

تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
ہو نگاہِ کرم ہم پہ سلطانِ دیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دور رہ کر نہ دم ٹوٹ جائے کہیں
کاش! طیبہ میں اے میرے ماہ مبیں
دفن ہونے کو مل جائے دو گز زمیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
کوئی حسن عمل پاس میرے نہیں
پھنس نہ جاؤں قیامت میں مولا کہیں
اے شفیع امم لاج رکھنا تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام
دونوں عالم میں کوئی بھی تم سا نہیں
سب حسینوں سے بڑھ کر تمہیں ہو حسیں
قاسمِ رزق رب العلےٰ ہو تمہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

فکرِ امت میں راتوں کو روتے رہے
عاصیوں کے گناہوں کو دھوتے رہے
تم پہ قربان جاؤں میرے مہ جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

موت کے وقت کر دو نگاہِ کرم !
کاش اس شان سے نکل جائے دم
سنگِ در پہ تمہارے ہو میری جبیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

پھر بلا لو مدینے میں عطار کو
اپنے قدموں میں رکھ لو گنہگار کو
کوئی اس کے سوا آرزو ہی نہیں
تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

درود شریف پڑھنے سے بیماریوں سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ ''فیضانِ سنت''

محبت کا ادب

(ڈاکٹر محمد آصف جاہ وٹرنری آفیسر سکھیکی)

حُسن بیمثال ولایزل کو خود بینی کا شوق ہوا۔ آئینہ وحدت میں جلووں کا عکس منعکس ہوا۔ حُسن خود پہ عاشق ہو گیا۔ اور سفر محبت کا آغاز ہوا۔ اپنی صفات کے انوار میں مکنون حسن نے "ان أعرف" یعنی اپنا اظہار چاہا کہ اس حسن کیلئے کسی ایسی ہستی کو وجود میں لاؤں جو سوز دروں کے ساتھ میری معرفت کے درجہ کمال پر پہنچے۔ اس کنز مخفی کے خزانہ کرم سے نعمتیں سمیٹے۔ اور پھر ان نعمتوں کا قاسم بن کر آگے لٹائے۔ اس نے اپنی شانِ حسن کی معرفت کیلئے اپنے نور سے ایک نوری شاہکار تخلیق کیا۔ جو "کفواً احد" کی حجت قرار پایا۔ یہ تخلیق عالم حجاب میں اپنے مُصوّر کی رقاص رہی اور اس رقص عبدیت سے خوش ہو کر "مُصوّر" نے ھیکل بشریت میں اس نوری تصویر کو ڈھال کر اپنے نور جمال سے روشن کیا۔ اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر کے "منیب" بنا کر عالمین کے سامنے اعلان فرمایا آؤ دیکھو اسے دیکھو اور اس کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ۔ قدسی سجدوں سے جبین نیاز سراپا ناز ہوئی۔ حسن ازل کی بہار میں محو ہو گئے۔ جلوہ حسن سے چیں بجبیں ہونے والا ابدی لعنت کے طوق کا سزاوار ہوا۔ حسن نے اُنہیں اپنا بنا لیا جو اس کے اظہار کی محبت کے اسیر ہوئے۔ اس جلوہ ظاہر کو بشریت کے نقاب میں سجا کر اِس کیلئے پہلے سے سجائی گئی بزم ارض پر بھیجا۔ جو اس کی معرفت حاصل کر گیا اس کو کنز مخفی کی معرفت مِل گئی جو اپنی طرح سمجھتا رہا وہ گیا کام سے۔ حسن ازل کو ان سے کیا غرض۔

"لَیسَ کَمِثلِہِ شیٌ" نے حسن ظاہر کو اپنی معرفت کا وسیلہ ٹھہرایا۔ اب

ہیکل بشریت کے حامل اُس جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ حسن ظاہر اِن جیسا کیسے ہو سکتا ہے۔ جیسے اس کی محبت ملی ہر شے ملی بلکہ حُسن ازل ملا منزل مل گئی۔

ہر شے مرتبہ نیست میں تھی۔ حُسن ظاہر کے جلوؤں سے اِن قدسی ارواح کی تخلیق ہوئی جنہیں نقیب محبت بنایا گیا اور جنہیں حسنِ ظاہر کو عالم اسباب و امکان میں اس کی نمود و ظہور تک آگے منتقل کرنا تھا۔ ان قدسی ارواح کو ایک اجلاس میں بلایا گیا۔ " اللہ خود میر مجلس بود" ابو البشر آدم علیہ السلام سے لیکر روح اللہ تک تمام ارواح سے ایک عہد لیا گیا کہ جلوہ حسن کا ظہور تمہارے شباب منصب پر ہو جائے تو تمہاری بس۔ پھر وہی عروس مملکت ہو گا۔

حسن واحد کی شاہکار تخلیق کی رونمائی کا وقت آن پہنچا۔ مالک الملک کی مملکت کے مختار اور بارگاہ حسن بیمثال میں حاضری کے امام کا ظہور قدسی وادی فاران کی بے گیاہ و بنجر گھاٹیاں ۔۔ یہ جلوہ حسن بیمثال پڑا تو منور و تاباں ہو گئیں اور اس نور سے بصارتوں کے سامنے حجاب شق ہوئے اور بصارتوں نے اُم القریٰ میں بیٹھ کر شام کے محلات کا منظر دیکھا۔ ایک جھلک طور کو کوئلہ بنا گئی کہ وہ جلال تھا۔ ایک جھلک کائنات کو رنگ و نور میں نہلا گئی کہ یہ جمال ہے۔ وہ عکس جو آئینہ وحدت سے منعکس ہوا آج نقاب بشریت میں رونما ہوا مسافران محبت کیلئے سفر محبت آسان ہو گیا۔ اِن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔ راہ محبت کی میراث۔ محبت محبوب حسن ازل کہ سہارا مل گیا۔ جس کو جتنا درد ہو گا اتنا ہی دوا کا طالب ہو گا۔ جب راہ عشق کے مسافر کا دل ہجر و فراق کی سنگینیوں سے پارہ پارہ ہو جائے۔ سوزِ دروں سے آنکھ سے لہو ٹپکے تو اس بے چارگی میں پھر اسی کو ہی پکارا جائے گا۔ جس نے یہ سوز دروں دیا۔ اپنے محبوب بلکہ اللہ کے محبوب کو پکارے گا کیونکہ محبت ہو تو پھر ہی محبوب کو پکارا جاتا ہے۔

"وَرَفَعنَا لَكَ ذِكرَكَ۔ جب محبت نے اپنی محبت کا ذکر بلند کر دیا۔ جہاں

حسن حقیقی و ابدی و سرمدی کا ذکر ہو گا۔ اپنی محبت کی مثال دو گے ناں۔ کہ مجھے میرے رب سے محبت ہے تو اپنے رب اپنے مالک کی محبت کا ذکر ضرور کرو۔ کہ بجز ذکر جلوہ حُسن۔ حُسن ازل سے نسبت ہی نہیں ہو سکتی۔ جذبات۔ محبت رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے جنم لیتے ہیں۔ محبوب الہی وہی ہے جو اس کے محبوب سے محبت کرتا ہے۔ اے موحد کیا اپنے اللہ کے محبوب سے محبت کیے بغیر اَحد کی معرفت حاصل کرے گا۔ اس محبوب کی محبت ہی ایمان کی اصل ہے۔ اللہ تک جو بھی پہنچا اس کے محبوب کا پہنچایا ہوا ہی پہنچا۔ اس منزل تک رسائی۔۔ اسی سفر محبت کو طے کرنے میں ہے۔ اگر اس محبت کا طالب ہے تو تحدیثِ نعمت کر۔ کفران نعمت سے باز آ۔ "لقد من اللہ علی المومنین"۔ الآخر "ھل جزاء الاحسان الاالاحسان"۔ اگر ایمان کا دعویٰ ہو اور جس پر ایمان کا دعویٰ ہے اس کے احسان کا بدلہ تو نہیں دیا جا سکتا۔ اس احسان کا شکر تو ہو سکتا ہے۔ اللہ نے احسان کیا۔۔ اس احسان عظیم کی قدر کرو۔ مالک نے اپنے اظہار کا ذریعہ ہی اسی احسان کو جتلا دیا ہے اب اس کے تذکرے کرو۔ خلوت میں۔ جلوت میں۔ تنہائی میں۔ محفل میں۔ انجمن میں۔ محبوب کی بات کیے بغیر دعویٰ محبت کی کیا حقیقت!

احسن الخالقین۔ مصور حقیقی کی تخلیق کی تعظیم و توقیر۔ ادب و احترام کیا اللہ کا ادب و احترام نہیں۔۔ کیوں خبث باطن کی وجہ سے اپنے اعمال ضائع کر رہے ہو ایسا ضیاع جس کا تمہیں علم بھی نہ ہو۔ حُسن حقیقی نے اپنی صناعی کی قسم کھائی۔ فرمایا "لَعَمْرُكَ اِنھم لَفِي سكرَتھم يَعْمَهُونَ" تیری عمر کی قسم (اے محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) بے شک نشے میں بہک رہے ہیں جو اپنے مالک کی محبت کو نہ پہچان سکے وہ ہوش میں کیسے ہو سکتا ہے۔ ہوش و عقل مند بن۔۔ نشئی نہ بن افسوس ان پر جو نہ سمجھ سکے "فاعتبرو یا اولا الابصار" ان کی محبت انہی کے کرم سے ملتی ہے اور ان کا کرم ان کی بارگاہ میں ادب و انکساری کا نذرانہ پیش کرتا ہے یہی ادب اور انکساری

ان کی محبت کھینچ لاتی ہے۔

"یُسَبِّحُ للہ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ "۔جب ہر شے اس کی تسبیح میں مصروف ہے تو"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکْ " کے مصداق ہر شے اس کی محبت کی یاد سے کیا غافل ہوگی جو اللہ کی محبوب تخلیق ہے سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام جب بارگاہ ربوبیت کی عطا سے آزمائشوں پر پورا اُترے۔مانگنے کا حکم ملا۔ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی خَلِیْلِکْ ... ساغر تیرے سوال پر ہم رقص کر گئے۔ اللہ دینا ہے تو اپنا محبوب دے دے۔خلیل کا مطلب ہے خلا۔۔ ماسوٰی اللہ۔اور کیا خلیل نے اپنے منصب خُلّت کا پاس نہ کیا تھا۔"العیاذ باالله "۔کیوں نہیں۔۔یہی تو معرفت خلیل کی انتہا تھی اللہ کا محبوب ماسوی اللہ نہیں۔غیر اللہ نہیں۔اب غیر اللہ کی رَٹ چھوڑ کیوں نہیں دیتا۔دنیا میں کوئی بھی محب ایسا نہیں جو اپنے محبوب کا نام سن کر خوش نہ ہو۔اللہ کو خوش کرنا ہے تو اس کے محبوب کا نام جپ۔"الحمدلله ربّ العالَمین"... عالمین میں کائنات کا ذرہ ذرہ شامل ہے کائنات عالم اکبر ہے تو اے صورت محبوب الٰہی کے حامل کائنات اصغر ہے۔تو اپنے رب کی ربوبیت کی معیت سے انکار کرنہیں رہا پھر "وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃَ اللعَالَمِیْنَ "۔کا اقرار کیوں نہیں کرتا۔۔جہاں رب ہے وہاں اس کی رحمت ہے پھر کیا نشے میں ہو کہ حاضر و ناضر پر کفر کے فتوے لگاتے ہو۔۔اس کی رحمت کون ہے کہاں نہیں ہے۔"ورحمتی وسعت کل شیئی" اللہ کی رحمت کو محدود کیوں کرتے ہو اس نور جمال الٰہی سے بصیرتیں فیض یاب ہو کر معرفت الٰہی سے ہمکنار ہوئیں کیوں بصارتوں کے ہوتے ہوئے اندھے ہو رہے ہو۔اس نقاب بشریت کو آنکھوں کا حجاب کیوں بناتے ہو۔" لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِ الله "۔اللہ کی رحمت کا تذکرہ کر ہر وقت، ہر لمحہ، ہر سانس میں، ہر مقام پر، ہر حال میں۔اپنی کج بحثی چھوڑ۔ اللہ کی رحمت تو گناہگاروں کے ناز اُٹھاتی ہے۔ گناہوں کو معاف ہی نہیں کرتی بلکہ ان کو مٹا کر ان کے برابر نیکیاں بھی دیتی ہے۔رحمتہ اللعلمین ایسے۔کہ کافروں کا

بھی دھیان ۔ان کے اللہ کی طرف رُخ نہ پھیرنے پر ان کی جان پر بن آتی ہے۔ اپنوں کا اتنا غم کہ راتوں کو روتے روتے نڈھال ہو جاتے ہیں تو اپنا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس رحمت مجسم آیہ رافت وشفقت رؤف و رحیم کی محبت دل میں بٹھالے۔ یہ اللہ کی محبت ہے۔ اس کے نور جمال کی شعاع ہے اس کا روشن چراغ۔ اللہ کا پہلا اور آخری پیار۔ یہ نہ ہوتا تو کچھ نہ ہوتا۔۔ کیوں صدقے نہیں ہوتے اس کے پیارے پر۔ ''کاش ہر موئے من زبان گردد۔ در ثنائے حبیب تو''

جب بھی محبّ نے کسی سے اپنے محبوب کا نام سنا اُسے آفریں کہی انعام سے نوازا، فریاد سنی جو مانگاہ سو دیا۔

''وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ'' اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں (اے محبوب صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم)آپ ان میں موجود ہوں اور وہ انہیں عذاب دے۔ ہوش کر تو کیسے کہتا ہے کہ محبوب اللہ۔ مظہر صفات الہی ۔رحمتہ للعلمین قبر میں کچھ نہیں کر سکتے ۔کیا ربوبیت کا انکاری یا صرف اس کی موجودگی پر ایمان اور اُسکی رحمت کو قبر میں بے جان سمجھتا ہے۔ کیوں عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ نشے سے باز آ۔ ربوبیت ہر آن جاری وساری ہے۔۔ تو رحمت کیوں نہیں ۔ "کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ" اللہ نے اپنی ذات کے ساتھ رحمت کو لازم کرلیا ہے ہم تو اس کی رحمت کے سبب یہاں بھی۔ عذاب وعتاب سے بری اور اس کی رحمت کی بدولت آخرت میں سرخرو ہو۔ باز آؤ کج بحثی سے۔

جو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را دراں آں یا رسول اللہ

اللہ کے حبیب کی محبت کے طلبگار بنو۔ خریدار بنو۔ یہ جنس گراں۔ یہ گوہر نایاب ۔ یہ نعمت الٰہی جان دینے سے بھی ملے تو بھی گراں نہیں۔ اے راہ محبت کے مسافر اپنے رب کے احسان کا بدلہ تو کیسے دے سکتا ہے۔ اس کے حبیب کے

احسانوں کا بدلہ تو کیوں کر چکا سکتا ہے۔ تو خود ان کے در کا گدا ہے۔ بھلا گدا کیا دے سکتا ہے اپنے داتا کو۔ اس کے محبوب کو۔ وہ محبوب۔ جس کی محبت میں اس نے سب کچھ بنایا۔۔ وہ حبیب جس نے تجھے اپنے رب کا پتہ بتایا۔ بلکہ اس تک پہنچایا۔ تو پھر ہر سانس اس حبیب کے ذکر سے مزین کر۔ کہ یہی سب سے بڑا ذکر ہے ذکر الٰہی ہے۔ اسی سے محبت مائل بہ کرم ہوگی جب حسن مائل بہ محبت ہوتا ہے پھر یہ نہیں دیکھتا کون کالا ہے کون گورا ہے کون اعلیٰ ہے کون ادنیٰ ہے کون گنہگار کون پارسا۔ بس اس کی محبت کو حرزِ جاں اور وردِ زباں بنالے۔

اے خاک نشین اُٹھ اپنے رب کا شکر و احسان بجالا۔ جس نے تجھے اپنے لطف و کرم سے اپنے حبیب کی بارگاہ کرم میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا تحفہ عطا فرمایا ہے۔ اس در نایاب کو اپنی سانسوں میں بسالے۔ محبت عبادت سے مقدم ہے اور محبت عبادت کی روح ہے۔ تیری تخلیق کی اصل محبت ہے۔ محبت کر۔ محبت کھا۔ محبت پی۔ محبت پر مر۔ محبت پر جی۔

مارا چہ غم بود کہ چنیں سایہ برسراست
غمخوارِ حال زارم محمد عربی است

اے شاہ شاہِ بقایا گدا نما ‌ ‌ اے ماہ ماہِ وفا با گدا نما
ہستم گدائے کوئے تو خواہم تعائے تو ‌ ‌ شاہا جمال خود ز سخا با گدا نما
ہم حاضری و ناضری در جملہ کائنات ‌ ‌ انوار ذات عز و ملا با گدا نما
عثمان مدام از تو ترا خواہد از کرم ‌ ‌ باخود بکش ز لطف لقابا گدا نما

(سخی شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

درود پاک آبِ حیات ہے

"آبِ کوثر" سے اقتباس

☆ وہ آبِ حیات کہ ہزاروں آبِ حیات اس پر قربان ہو جائیں۔

☆ کیونکہ بالفرض کسی کو دنیا میں آبِ حیات مل جائے اور وہ اسے پی لے۔

☆ پھر اسے ہزار، پانچ یا دس ہزار سال تک بلکہ قیامت تک زندگی مل جائے۔

☆ تو دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، پریشانیوں کی زندگی، دھوکہ وفریب کی زندگی، آخر ختم ہو جائے گی۔

☆ لیکن درود پاک وہ آبِ حیات ہے کہ جس نے اسے پی لیا۔

☆ اسے جنت میں وہ زندگی عطا ہو گی جو ختم ہونے والی نہیں۔

☆ مثلاً ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ سال، یہ گنتیاں ختم ہو جائیں گی۔

☆ لیکن وہ ابدی زندگی ختم ہونے والی نہیں ہے۔

☆ اس زندگی میں گدلا پن نہیں، دھوکہ فریب نہیں، بے چینی نہیں، دکھ درد نہیں۔

☆ بلکہ چین ہی چین ہے، آرام ہی آرام ہے، سکون ہی سکون ہے۔

☆ تو دنیا کا آبِ حیات اس آبِ حیات کا ہم پلہ کیسے ہو سکتا ہے۔

اللّٰھم ارزقنا ھذا بجاہ حبیبك الکریم

رحمة اللعالمین صلی اللّٰه تعالی علیه واله وسلم

اقوال مبارکہ از آب کوثر

(حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب)

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کا فرمان:

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی فرمایا اے میرے پیارے کلیم! اگر دنیا میں میری حمد کرنے والے نہ ہوتے تو میں بارش کا ایک قطرہ بھی آسمان سے نازل نہ کرتا اور نہ ہی زمین سے ایک دانہ تک پیدا ہوتا اور بھی بہت سی چیزیں ذکر فرمائیں' یہاں تک فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے' موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی'' ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت کرو۔

(القول البدیع۔ سعادت الدارین۔ معارج النبوۃ)

مسالک الحنفاء میں ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو قیامت کے دن پیاس نہ لگے۔ عرض کی' ہاں یا اللہ! تو ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے پیارے کلیم میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کر۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کی یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے۔ فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی' آدم علیہ السلام نے عرض کی' یا اللہ یہ کون ہے۔ فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھو۔ عرض کی یا اللہ! اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا۔ فرمایا ہاں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح حضرت حوا کے ساتھ کردیا۔ لہٰذا حضرت حوا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے

غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کرنا اللہ کی راہ میں تلوار چلانے اور جانیں قربان کرنے سے افضل ہے۔

(القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

ام المومنین حبیبہ حبیب رب العالمین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالی عنہا کا قول مبارک:

مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہے لہذا مجلسوں کو درود پاک سے مزین کرو۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی:

آپ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنا ترک نہ کرو۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان ہے کہ درود پاک پڑھنا' درود پاک پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔

(سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فرمان:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمان جاری کیا کہ جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (سعادۃ الدارین۔القول البدیع)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد مبارک:

فرمایا نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا اللہ تعالٰی کی عبادت ہے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سیدنا امام زین العابدین جگر گوشہ شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی:

امام عالی مقام امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہل سنت وجماعت کی علامت اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالی

آپ نے فرمایا کہ جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے زمین پر اتارتا ہے ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ جمعرات کی عصر سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب تک زمین پر رہتے ہیں اور وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین، القول البدیع)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد مبارک:

فرمایا میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود پاک کثرت سے پڑھے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت ابن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کر لیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولٰنا

محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت علامہ حلیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایمان افروز ارشاد:

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنا یہ ایمان کا راستہ ہے اور یہ بھی مسلم کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بھی بالاتر ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ جیسے غلام اپنے آقا کی یا بیٹا اپنے باپ کی تعظیم کرتا ہے اس سے بھی بدرجہ زیادہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں۔ پھر اس کے بعد آپ نے آیات واحادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے طریقے ذکر فرمائے جو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وتوقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا یہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم وتوقیر کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک جاری ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی۔ حالانکہ فرشتے شریعت مطہرہ کے پابند نہیں ہیں۔ وہ تو درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان فرشتوں سے زیادہ ادنٰی، احق، امرئی، اخلق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب حاصل کریں۔

(سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی

غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ارشاد گرامی:

آپ نے فرمایا علیکم بلزوم المساجد و کثرۃالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم یعنی اے ایمان والوتم مسجدوں اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کولازم کرلو۔ (فتح ربانی)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت عارف صاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان مبارک:

فرمایا کہ درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ باقی اذکار (اورادو وظائف) میں شیطان دخل اندازی کرلیتا ہے اس لئے مرشد کے بغیر چارہ نہیں لیکن درود پاک میں مرشد خود سید دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہیں لہذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

علامہ حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول مبارک:

امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا: ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ ادائے حق کی خاطر، تعظیم وتوقیر کے لئے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ

ادائے شکر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسول مکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں' وہ ہمارے لئے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں' وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

علامہ اقلیشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ وہ کون سا وسیلہ شفاعت ہے اور کون سا عمل ہے جو زیادہ نفع دینے والا ہو' اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے جس ذات بابرکات پر اللہ تعالی اور اس کے فرشتے درود پاک بھیجتے ہیں' بس اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا نور اعظم ہے اور یہ وہ تجارت ہے جس میں خسارہ نہیں اور درود پاک پڑھنا اولیائے کرام کے لئے صبح وشام کی عادت بن چکی ہے۔

اے میرے عزیز تو درود پاک کو مضبوط پکڑ لے، اس کی برکت سے تیرا غیب پاک ہوگا اور تیرے اعمال پاکیزہ ہوں گے اور تو انتہائی امیدوں کو حاصل کر لے گا اور تو قیامت کے دشوار ترین دن کے ہولوں سے امن میں رہے گا۔

(سعادۃ الدارین۔ القول البدیع)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

حضرت علامہ عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک:

فرمایا اے میرے عزیز تو اس ذات پر درود پاک کی کثرت کر جو سید السادات (سارے سرداروں کے سردار) ہیں جو سعادتوں کی کان ہیں کیونکہ اس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنا خوشیوں کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور نفیس ترین رحمتوں کے حاصل کرنے اور ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے بچنے کا ذریعہ ہے اور تیرے لئے ہر درود پاک کے بدلے زمین و آسمان کے مالک کی طرف سے دس رحمتوں کا نزول اور دس گناہوں کا مٹانا اور دس درجوں کے بلند کرنے کا انعام ہے اور ساتھ ہی فرشتوں کی تیرے لئے رحمت و بخشش کی دعائیں شامل ہیں۔

(سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

عارف باللہ سیدنا امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد مبارک:

فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم صبح وشام حضور کی ذات بابرکات پر درود پاک کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو درود پاک پڑھنے کا اجر وثواب بتائیں اور ہم ان کو سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعظمت کے اظہار کے لئے درود پاک پڑھنے کی پوری رغبت دلائیں اور اگر مسلمان روزانہ صبح وشام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پاک پڑھنے کا ورد بنالیں تو یہ سارے عملوں سے افضل ہوگا اور درود پاک پڑھنے والے کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے' کیونکہ یہ بھی مناجات ہے نماز کی طرح۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں صاحب حل وعقد اور صاحب بست وکشاد (مختار) بنایا ہو۔ لہٰذا جو شخص اس آقا کی صدق ومحبت کے ساتھ خدمت کرے (درود پاک پڑھے) اس کے لئے بڑے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں۔ جیسے کہ بادشاہوں کے مقربوں کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے' پھر فرمایا کہ شیخ نورالدین شوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد زواوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا

محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سیدنا ابوالعباس تیجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا جب کہ نبی اکرم حبیب محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہر خیر کی چابی ہے۔ غیوب ومعارف کی چابی ہے۔ انوار واسرار حاصل کرنے کی چابی ہے تو جو شخص اس سے الگ ہو گیا وہ کٹ گیا اور دھتکارا گیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے قرب سے کچھ حصہ نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین)

نیز آپ نے کسی مرید کی طرف بطور نصیحت خط لکھا تو اس میں فرمایا اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سے وہ ذکر جس کا فائدہ بہت بڑا ہے اور جس کا پھل بڑا میٹھا ہے جس کا انجام شاندار ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا۔ حضور قلب کے ساتھ کیونکہ درود پاک دنیا وآخرت کی ہر خیر کا جالب (کھینچنے والا) ہے اور ہر شر کا دافع ہے اور جس نے یہ نسخہ استعمال کرلیا وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے دوستوں میں سے ہوگا۔ (سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت خواجہ عطاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا کہ جو شخص نفلی نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار حبیب خدا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی نیکیوں سے وزنی ہوگا۔ کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شان ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کر سکتا ہے۔

(سعادۃ الدارین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

امام محدث علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ اس محبوب کریم اور رسول عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے اولیٰ و اعلیٰ' افضل' اکمل' اشہیٰ' ازہر' انور ذکر پاک آپ کی ذات پاک پر درود پاک پڑھنا ہے۔ (سعادۃ الدارین۔ القول الجمیل)

آپ نے فرمایا" بھا وجدنا ما وجدنا" یعنی ہم نے جو کچھ بھی پایا (خواہ وہ

دنیاوی انعامات ہوں خواہ اخروی) سب کا سب درود پاک کی برکت سے پایا ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فرمان مبارک:

یعنی درود پاک کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اوراس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں رہتی۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سید المکرّم حضرت علی خواص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا جس کسی کو کوئی حجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و سلم پر درود پاک پڑھ کر اللہ تعالٰی سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالٰی حاجت پوری ہوگی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

پیکر عشق و محبت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الفضل الربانی کا قول:

آپ نے نقل فرمایا کہ درود پاک الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ قلت حیلتی ادرکنی روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور

مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے' یہ حل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابه و بارك وسلم

حضرت شیخ عبدالعزیز تقی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

آپ نے تسہیل المقاصد سے نقل فرمایا کہ ساری نفل عبادتوں سے درود پاک افضل ہے۔ (نزہتہ الناظرین)

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابه و بارك وسلم

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک:

آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربار الٰہی میں دعا کرتے ہیں یا اللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو کہ تیری درگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے عمل کوتاہیاں اور فساد نیت سے ملوث ہیں سوائے ایک عمل کے' وہ عمل کون سا ہے' وہ ہے تیرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں نہایت انکساری عاجزی اور محتاجی کے ساتھ درود وسلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم: وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود وسلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہوگا۔ اے میرے پروردگار سچا یقین ہے کہ یہ (درود وسلام والا) عمل تیرے دربار الٰہی میں قبول ہوگا اس عمل کے رد ہو جانے یا رائیگاں جانے کا ہرگز ہرگز کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ جو اس درود وسلام کے دروازے سے آئے اس کے رد ہونے کا خوف نہیں ہے۔ (اخبار الاخیار)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا

محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

فقیہ ابولیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قول مبارک:

فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقل مند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالٰی کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا

محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتی ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔

نیز فرمایا کہ ہم نے دیکھا ہے کہ بلیات جب اترتی ہیں تو گھروں کا رخ کرتی ہیں مگر جب درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آتی ہیں تو وہ فرشتے جو درود پاک کے خادم ہیں اس گھر میں بلاؤں کو نہیں آنے دیتے بلکہ ان کو پڑوس کے گھروں سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔ (ذکر خیر)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا

محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

شیخ الاولیاء خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد مبارک:

فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلایا جائے وہ یوں درود پاک پڑھے۔ اللھم صل علی محمد و آلہ واصحابہ وازوجہ و اولادہ

وذریته واهل بیة واصهاره وانصاره واشیاعه ومجیه وعلینامعهم اجمعین یاارحم الرحمین۔ (نزہتہ المجالس)

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا و مولنا
محمد و آله و اصحابه و بارك وسلم

سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا قول مبارک:

سوال: جنت صرف درود پاک سے کیوں وسیع ہوتی ہے؟

جواب: اس لئے کہ جنت نور مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے پیدا شدہ ہے۔ (الابریز)

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا و مولنا
محمد و آله و اصحابه و بارك وسلم

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کرمانوالے کا ارشاد گرامی:

آپ درود پاک کو اسم اعظم قرار دیتے تھے۔ (خزینہ کرم)

صلی اللہ علی حبیبه سیدنا و مولنا
محمد و آله و اصحابه و بارك وسلم

شیخ المشائخ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ارشاد گرامی:

دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں یا اللہ درود بھیج اس ذات پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں' یا اللہ درود بھیج اس ذات گرامی پر کہ جس ذات والا صفات پر درود پاک پڑھنے سے اولیاء کرام کے درجے حاصل ہوتے ہیں' یا اللہ!

درود بھیج اس حبیب پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے چھوٹوں پر بھی تیری رحمت نچھاور ہوتی ہے اور بڑوں پر بھی' یا اللہ درود بھیج اس پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جس پر درود پاک پڑھنے سے ہم اس جہان میں بھی ناز و نعمت میں رہیں اور اس جہان میں بھی۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولٰنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

خواجہ شیخ مظہر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ جو ان کے دوستوں کی عزت و توقیر کرے اس کی عزت افزائی کرتے ہیں۔ اس سے اظہار محبت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ سارے بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ اس وصف کمال کے زیادہ لائق ہے۔ لہذا جو شخص اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و عزت کرے ان سے محبت کرے ان پر درود پاک پڑھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے صلہ میں رحمت حاصل کرے گا' اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے درجے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا۔ (درۃ الناصحین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولٰنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

مفسر قرآن حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ توبہ کے وقت عاجزی کرے اور حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ہر نبی اور ہر ولی کے شفیع ہیں۔ اسی

لئے سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام نے بوقت توبہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا تھا۔ (تفسیر روح البیان)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت مولانا ملا معین الواعظ الکاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غنی اور غیر محتاج ہونے کے باوجود اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہا ہے لہٰذا مومنین کے لئے تو زیادہ درود پاک پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ محتاج بھی ہیں اور بے نیاز بھی نہیں۔

نیز ریاض الانفس سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو امت کے لئے شفیع بنایا ہے۔ حضور قیامت کے دن شفاعت فرمائیں گے اور آج اس دنیا میں امت اپنے آقا پر درود پاک پڑھ کر آخرت میں حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی مستحق ہو رہی ہے لہٰذا درود پاک قبولیت شفاعت کا بیعانہ ہے جو کہ رب العالمین جل جلالہ کی بارگاہ میں جمع رہے گا۔ (معارج النبوۃ)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ روح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کرلے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن

دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے در و دیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور در و دیوار چمک اٹھتے ہیں' یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روحِ انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہے اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثر ھم علی صلوۃ۔

(معارج النبوۃ)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی مجددی قدس سرہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ جاننا چاہیے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا ہے اس لئے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعے سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم

سید نا کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول مبارک:

فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ جس دن ستر ہزار فرشتے روضہ منورہ پر حاضری نہ دیتے ہوں روزانہ ستر ہزار فرشتے دربار رسالت میں حاضری دیتے ہیں اور روضہ انور کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے نورانی پروں کے ساتھ رضہ مطہرہ کو چھوتے ہیں اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور ستر ہزار اور آجاتے ہیں۔صبح ہوتی ہے تو وہ پرواز کر جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار حاضر ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے اور انہی فرشتوں کے ساتھ میدانِ حشر کی طرف روانہ ہوں گے۔ (القول البدیع)

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا و مولنا
محمد و آلہ و اصحابہ و بارك وسلم

سید نا امام شعرانی قدس سرہ کا ارشاد گرامی:

درود پاک کی کثرت کی کم از کم مقدار کے متعلق فرمایا بعض علماء کا قول ہے کہ کثرت کی کم از کم تعداد سات سو بار دن کو اور سات سو بار رات کو روزانہ اور بعض علماء نے فرمایا کثرت کی کم از کم مقدار تین سو پچاس بار دن کو اور تین سو پچاس بار رات کو روزانہ ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

نیز فرمایا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم درود پاک کی اتنی کثرت کریں کہ ہم حالت بیداری میں سید دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم کے حضور حاضر ہوں۔ جیسے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہوتے تھے اور ہم سرکار سے دینی امور کے بارے میں اور ان احادیث مبارکہ کے بارے میں سوال کریں جن کو حفاظ نے

ضعیف کہا ہے اور اگر ہمیں یہ حاضری نصیب نہ ہوتو ہم درود پاک کی کثرت کرنے والوں سے شمار نہ ہوں گے۔ (افضل الصلوٰۃ)

جیسے کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سید دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ ''میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے ۷۵ بار نواز اگیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔'' (میزان کبریٰ)

نیز امام شعرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالٰی تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسول کریم شفیع الاعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا لہذا جو شخص سید دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ و سلم کی درود پاک والی خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالٰی تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے اب اسے دربار الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں' ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلا واسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰۃ)

نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے خدام ہوں گے سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے۔ (افضل الصلوٰۃ)

حشر میں ڈھونڈا ہی کریں ان کو قیامت کے سپاہی
پر وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو

نیز فرمایا اے میرے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرور دو عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے۔ اس سے کہ اعمال صالحہ بہت ہوں لیکن سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوٰۃ)

شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہیے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر واستقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جان جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں۔

(نور بصیرت از میاں عبدالرشید، روزنامہ نوائے وقت)

ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ علامہ محمد اقبال نے بلاتوقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل کام نہیں، آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے؟ علامہ صاحب نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا ہے اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت ۲۱ اپریل ۱۹۸۸ء)

درود وسلام پیش کرنے والے کے لئے سعادت در سعادت یہ ہے کہ اسے سرکار مدینہ **صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم** بنفس نفیس جواب سلام سے مشرف فرماتے ہیں۔

یہی آرزو ہو جو سرخرو ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپکا وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

"فیضانِ سنت"

درود پاک کے آداب

(مقاصد السالکین ص ۵۲)

☆ لباس صاف ستھرا اور پاک ہو۔
☆ باوضو درود پاک پڑھا جائے۔
☆ قبلہ رو ہو کر درود پاک پڑھے۔
☆ درود پاک کے معانی سمجھ کر پڑھے۔
☆ مکان یا جس جگہ پر درود پاک پڑھا جائے وہ پاک ہو۔
☆ درود پاک پڑھنے والا خوشبو لگائے یا اگربتی وغیرہ سلگائے۔
☆ جسم پاک ہو، ظاہری نجاست اور بدبودار چیز سے جسم ملوث نہ ہو۔
☆ اخلاص یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور رسول اکرم شفیعِ اعظم ایجاد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت کی نیت سے پڑھے، باقی دین و دنیا کے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔
☆ درود پاک پڑھتے وقت دنیا کی باتیں نہ کرے، سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور شریعت مطہرہ کی پابندی رکھے، منہیات سے بچے، حرام اور مشتبہ کھانے سے پرہیز کرے۔
☆ درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرے کہ شاہِ کونین امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا درود شریف سن رہے ہیں اس لئے بعض بزرگانِ دین نے فرمایا کہ سرورِ عالم شفیعِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو (اللہ تعالیٰ کی عطا سے) حاضر و ناظر جان کر درود پاک پڑھے۔

تیری رسالت عالم عالم

آغا شورش کاشمیری

ہم پہ ہو تیری رحمت جم جم صلی اللہ علیک وسلم
تیرے ثناخواں عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم
ہم ہیں تیرے نام کے لیوا اے دھرتی کے پانی دیوا
یہ دھرتی ہے برہم برہم صلی اللہ علیک وسلم
تیری رسالت عالم عالم ، تیری نبوت خاتم خاتم
تیری جلالت پرچم پرچم صلی اللہ علیک وسلم
دیکھ تری امت کی نبضیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں
دھیرے دھیرے مدھم مدھم صلی اللہ علیک وسلم
دیکھ صدف سے موتی ٹپکے دیکھ حیا کے ساغر چھلکے
سب کی آنکھیں پرنم پرنم صلی اللہ علیک وسلم
اے آقا اے سب کے آقا ارض و سما ہیں زخمی زخمی
ان زخموں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

صلوٰۃ وسلام کی لغوی بحث

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

انسانی گفتگو اور کلام کو اگر جسم تصور کیا جائے تو الفاظ کو اس جسم کے لباس کی حیثیت حاصل ہو گی اور معانی کو روح کا درجہ حاصل ہو گا، جس طرح خوبصورت لباس میں جسم کی ظاہری زینت اور زیبائش وابستہ ہے اسی طرح خوبصورت اور عمدہ الفاظ سے گفتگو بھی مزین و آراستہ ہوتی ہے۔ روح کی قوت سے جسم کو تقویت ملتی ہے اسی طرح زوردار معنویت سے کلام میں بھی جان پڑتی ہے البتہ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ کسی زبان میں الفاظ کو وہی حیثیت حاصل ہوتی ہے جو کسی ملک یا آبادی میں مسلّم اور رائج الوقت سکہ کو حاصل ہوتی ہے، جس طرح سکے استعمال ہوتے، گھستے، کھوٹے ہوتے اور متروک ہوتے رہتے ہیں اسی طرح الفاظ بھی استعمال میں آتے اور اپنی معنویت کھونے کے بعد بدل جاتے ہیں یا متروک ہو جاتے ہیں، عربی زبان میں صلوٰۃ وسلام کے الفاظ بھی کچھ اسی قسم کے مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔

اس وقت ہم ان الفاظ کے ان معانی اور استعمال کے مراحل سے مفصل گفتگو تو نہیں کریں گے البتہ اختصار اور جامعیت سے کام لیتے ہوئے ان کے اہم پہلوؤں اور معانی پر ہی اکتفا کریں گے لغت عرب کی رو سے لفظ صلوٰۃ (جمع صلوات) کے معنی ہیں: (۱) رکوع اور سجدہ کرنا (۲) دعا اور استغفار (۳) رحمت و ہمدردی (۴) جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا (۵) خیر و برکت (۶) مشہور نحوی زجاج کا کہنا ہے کہ صلوٰۃ کے اصل معنی لزوم یا چپکنے کے ہیں صلی اور اصطلی (۷) ابن منظور کا کہنا

ہے کہ لغت عرب میں صلوٰۃ کے اصل معنی ہی تعظیم اور اسلام میں صلوٰۃ سے مقصود اللہ جل شانہ کی تعظیم مقصود ہوتی ہے، صلوۃ کے ایک معنی مصلّٰی یعنی جائے نماز یا جماعت گاہ کے بھی ہیں، قرآن کریم میں صلوات (سورت الحج آیت:40) سے یہی مراد ہے (۸) مشہور لغت داں الازہری کا قول ہے صلوٰۃ سے مراد اللہ کے عائد کردہ فریضہ کو لازم پکڑنا ہے اور نماز تو ان بڑے فرائض میں سے ہے جسے لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے (۹) ابن عربی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو تو رحمت ہے۔ صلوٰۃ کا تعلق مخلوق یعنی فرشتے، جن اور انسان سے ہو تو قیام، رکوع، سجدہ، دعا اور تسبیح مراد ہوتی ہے اسی طرح چرند پرند کی صلوٰۃ سے مراد بھی تسبیح ہے (۱۰) صلوٰۃ اللہ علی رسولہ یعنی اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول پر صلوٰۃ بھیجنے سے مراد ہے رحمتہ لہ وحسن ثناہ علیہ یعنی اس کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھولنا اور ان کی ذات کے لئے حسن ثناء بیان کرنا۔

صلوٰۃ بمعنی خیر وبرکت کی دعا اس کی تائید میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ

اذا و حی احد کم الی طعام فلیجب فان کان مفطرا فلیطعم وان کان صائما فلیصل ای فلید ع لا رباب الطعام بالبر کتہ والخیر

"یعنی جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے یہ دعوت قبول کرنا چاہیے، چنانچہ اگر روزہ دار نہ ہو تو کھانے میں شامل ہو اور اگر روزہ دار ہو تو کھانے کی دعوت دینے والوں کے لئے خیر وبرکت کی دعا کرے۔"

ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا جو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ دعا

صادر ہوئی کہ اللھم صل علی آل ابی اوفی، مشہور لغت داں الازہری نے کہا ہے کہ اس فرمان نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں صلی ارحم کے معنی میں ہے اور دعا کے معنی یہ ہوں گے کہ اے اللہ! تو ابی اوفی کی آل واولاد پر رحمت نازل فرما، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ہدایت میں بھی یصلون یترحمون کے معنی میں آیا ہے، ارشاد بانی ہے، ان اللہ و ملئکۃ یصلون علی النبی یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں، مشہور امام لغت ابوبکر ابن درید سے بھی یہی منقول ہے، چنانچہ ان کے نزدیک التحیات للہ والصلوت (یعنی تحفے اور رحمتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) میں بھی صلوات دراصل رحمتوں کے معنی میں ہے۔ ابن درید اور ابن منصور کے نزدیک تشہد کے ساتھ جو درود پڑھے جاتے ہیں ان کا مفہوم بھی رحمت و برکت ہے۔ تحیات کے ساتھ صلوات سے مراد وہ دعا ہے جس کے ذریعے اللہ کے لئے وہ تعظیم و تقدیس بیان کی جاتی ہے جس کا صرف وہی مستحق ہے۔ غریب الحدیث کے مشہور امام الخطابی نے بیان فرمایا ہے کہ صلوٰۃ اگر تعظیم و تکریم کے معنی میں ہو تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہے اور صلوٰۃ جس کے معنی دعا دینا یا برکت دینا ہے وہ غیر اللہ کے لئے مختص ہے، ارشاد ربانی ھوالذی یصلی علیکم و ملائکتہ میں یصلی کی نسبت اگر اللہ کی طرف ہو تو یرحم (وہ رحم کرتا ہے) مراد ہوگا اگر یہ فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو (یدعون) وہ دعا کرتے ہیں مراد ہوگا اور مطلب یہ ہوگا اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو تم مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحم فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی والصلوات الرسول میں بھی صلوات سے مراد دعائیں ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے فرماتے ہیں ارشاد ربانی اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ (انہی پر تیرے رب کی طرف سے ثنا اور رحمت ہے) میں صلوات بمعنی ثنا اور ستائش ہے۔ اہل لغت نے اللھم صلی

علی محمد (اے اللہ! تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت بھیج) میں صل کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اللھم صل انت علی محمد لانك اعلم بما یلیق بہ اے اللہ تعالیٰ! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تو ہی رحمت بھیج کیونکہ صرف تو ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سی صلوٰۃ ان کی شایان شان ہے، لیکن ابن منظور نے لکھا ہے کہ والصحیح ان ھذہ الصلوۃ بمعنی الدعا خاصۃ بہ یعنی صحیح یہ ہے کہ یہاں لفظ صلوٰۃ دعا کے معنی میں ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص ہے۔

اوپر کی لفظی بحث سے واضح ہوا کہ لفظ صلوٰۃ عربی زبان میں متعدد معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لفظ کے وہ معنی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاص ہیں ان میں لفظ صلوٰۃ اور اس کے مشتق الفاظ اگر اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وارد ہوتو اپنے رسول حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمانا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بہترین ثناء اور ستائش کرنا مراد ہے اور فرشتوں اور افراد امت کے لئے اگر یہی صلوٰۃ مطلوب ہے تو اس سے مراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نزول رحمت ہی دعا ہوگی مگر اس تخصیص کے ساتھ کہ اپنے رسول حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نزول رحمت شایان شان ہے اسے صرف وہی جانتا ہے، ہم اس کی حدود وقیود سے آگاہ نہیں ہیں۔

صلوٰۃ کی طرح سلام بھی عربی زبان میں کثیر المعنی لفظ ہے اور متعدد نسبتوں سے اس کے معنی بھی مختلف ہو جاتے ہیں کتب لغت میں السلام کے معنی ہیں (۱) برأت یعنی گناہ سے محفوظ رہنا، بے گناہ ہونا (۲) عافیت یعنی تحفظ وصیانت میں ہونا (۳) امن یعنی سلامتی (۴) تحیہ یعنی ھدیہ وسلام بجالانا (۵) صلح، جنگ بندی (۶) پختہ بات یعنی قول سدید (۷) خیر اور بھلائی (۸) نقص وعیب سے پاک ہونا (۹) بقاء، بچ جانا باقی رہنا (۱۰) دوام، ہمیشگی (۱۱) نجات، بچ نکلنا (۱۲) السلام اللہ تعالیٰ

کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی میں لفظ السلام ان مذکورہ معنی میں استعمال ہوا ہے، جس طرح صلوٰۃ اگر امت کی طرف سے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہو تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نزول رحمت کی دعا مراد ہوتی ہے اسی طرح امت کی طرف سے اگر سلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہو تو ہدیہ سلام اور امن وسلامتی کی دعا مراد ہوگی، یوں لگتا ہے کہ صلوٰۃ وسلام اگر ایک ساتھ واؤ عاطفہ کے ذریعے مذکور ہو تو اس سے سلامتی ورحمت کا نزول ہی مقصود ہوگا۔ مثال کے طور پر زمخشری نے سورہ احزاب کی آیت 56 کی تفسیر کے ضمن میں صلوا علیه وسلموا کا مقصود بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ قولوا لصلوة علی الرسول والسلام یعنی یہ کہو کہ رسول پر صلوٰۃ ہو اور سلام ومعناه بانن یترحم علیه الله و یسلم یعنی اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت ہو اور سلامتی ہو۔ سورۃ بقرہ کی آیت 156 اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة یعنی وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ اور رحمت ہوتی ہے کی تشریح کے ضمن میں زمخشری نے صلوٰۃ کے معنی شفقت ومہربانی (الحنواوالتعطف) بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ یہاں صلوٰۃ کو رافت کی جگہ رکھا گیا ہے اور پھر اسے رحمت کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم میں رافت اور رحمت، اسی طرح رؤف ورحیم بھی ایک ساتھ وارد ہوتے ہیں، اس تکرار واجتماع سے مفہوم یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان پر رافت کے بعد رافت ہوتی چلی جائے اور بہت بہت رحمت ہو (والمعنی علیهم رافته بعد رافته ورحمته ای رحمته) سورہ احزاب کی آیت 43 کے ضمن میں زمخشری نے سوال وجواب کا انداز اختیار کرتے ہوئے بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

(هوالذی یصلی علیکم) ان فتنه یترحم و بتراف فما تصنع بقوله

(وملائکہ) ومعنی صلاتهم، قلت هی قوله اللهم صلی علی المومنین، جعلو الکوالخم مستجابی الدعوة کانهم فاعلون الرحمته والرفته (اللہ وہ ذات ہے جوتم پر رحمت بھیجتا ہے) اگر آپ یصلی کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ وہ رحمت ورافت کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا کیا کرے گا کہ (اور اس کے فرشتے بھی) تو ان فرشتوں کی صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ میں جواب میں کہوں گا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ تو مومنوں پر رحم فرما، کیونکہ فرشتے مستجاب الدعا ہیں اس لحاظ سے انہیں بھی رحمت و رافت کرنے والا ہی قرار دے دیا گیا ہے۔

زمخشری نے صلوٰۃ وسلام کی لغوی بحث کے ضمن میں یہ مسئلہ بھی اٹھایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام واجب ہے یا مستحب ہے؟ زمخشری کی رائے میں یہ واجب ہے ائمہ وفقہا کے اختلاف رائے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بعض علما کے نزدیک آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا واجب ہے جب بھی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آئے۔ ایک ہی مجلس میں بار بار ذکر آئے تو تب بھی ہر بار صلوٰۃ وسلام واجب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک یہ شرط نماز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث نبوی ہے جو سورۃ احزاب کی آیت 56 میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مفہوم کی وضاحت کے ضمن میں مروی ہے کہ صحابہ کرام نے جب ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایهاالذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً کا مطلب پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ علم مخفی (العلم المکنون) کی بات ہے۔ اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں یہ تمہیں نہ بتاتا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں جب کبھی کسی مسلمان کے سامنے میرا تذکرہ ہوتا ہے اور وہ مجھ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے

ہیں۔ غفر اللہ لک (اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرمادی) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے کہتے ہیں آمین لیکن اگر کوئی مسلمان میرا ذکر سن کر صلوٰۃ وسلام نہ بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں لا غفر اللہ (اللہ نے تیری بخشش نہیں فرمائی) تو اس کے جواب میں اللہ رب العزت اور مقرب فرشتوں کی طرف سے آمین کہا جاتا ہے۔

علامہ آلوسی نے سورۃ احزاب کی آیت 56 کی تفسیر کے ضمن میں لغوی بحث کے علاوہ بے شمار پہلوؤں پر مفصل گفتگو کی ہے اور دلچسپ نکات پیدا کئے ہیں ان میں سے یہ نقطہ لغت اور غور کے لحاظ سے بہت اہم اور قابل توجہ ہے کہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی دراصل اس بے مثال و بے نظیر عظمت وعلوشان کی مظہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔ اس جملہ کا آغاز وافتتاح جملہ اسمیہ کی شکل میں ہے جو دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہے، مگر اس جملے کا اختتامی حصہ جملہ فعلیہ کی صورت میں وارد ہوا ہے جو وقتاً فوقتاً تجدید اور حدوث پر دلالت کرتا ہے۔ تو گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتوں کی طرف سے جو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجا جاتا ہے وہ بیک وقت دوام واستمرار اور تجدد وحدوث پر دلالت کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس تعظیم وتکریم اور عظمت وشرف عطا ہونے کی علت اور سبب کیا ہے؟ تو اس کا اظہار "النبی" کو معرف باللام لانے سے ہوتا ہے، جو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی شان اور منفرد مقام پر دلالت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے یصلون علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں فرمایا بلکہ عظمت واحترام کے مدنظر "النبی" فرمایا ہے، اسم پاک کی جگہ "النبی" لانے میں جو لطیف معنویت اور اپنائیت کا احساس سامنے آتا ہے اسے صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عظمت محمدی صلی اللہ تعالی

علیہ وآلہ وسلم کا ادراک بخشا ہے اور بلند ذوق سے نوازا ہے۔ دیگر انبیائے کرام کے اکثر و بیشتر اسمائے گرامی ہی ذکر فرمائے گئے مگر یہاں پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بطور ''النبی'' ذکر فرما کر اس عظمت شان اور بلند منزلت کا احساس دلایا گیا ہے جو رسالت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے، کیا یہ خاص نبی سب کو معلوم ہے اور معلوم ہونا چاہئے تو یہی وہ خاص نبی ہے جسے یہ شرف حاصل ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

یہاں پر ''اللہ'' کے بعد الملائکہ (فرشتے) کہنے کے بجائے ملائکہ (اس کے فرشتے) فرمایا گیا ہے یہ ترکیب بھی تعظیم وتکریم کو ظاہر کرتی ہے گویا اس سے اللہ کے وہ خاص فرشتے مراد ہیں جنہیں مقربین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ملائکہ کا اللہ کی طرف مضاف ہونا ان کے لئے باعث شرف وعظمت ہے اور ان صاحب شرف وعظمت ملائکہ سے صلوٰۃ جس ہستی کے لئے ہے اس کی عظمت و مقام بلند کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اضافت سے جہاں تخصیص ظاہر ہوتی ہے وہاں کثرت پر بلکہ تمام ملائکہ پر بھی دلالت کرتی ہے، اس سے بھی صلوٰۃ کی کثرت اور دوام واستمرار کا اظہار ہوتا ہے گویا جہاں جہاں جب جب ملائکہ اللہ پائے جائیں گے وہ یہ صلوٰۃ بر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فریضہ منصبی ادا کرتے جائیں گے۔

صاحب روح المعانی نے صلوٰۃ وسلام کا صیغہ اور ادائیگی بھی ضبط تحریر میں لانے کی سعی کی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام بھیجنے سے تو ہم لوگ آگاہ ہیں مگر آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیا صورت ہوگی اس کی تعلیم فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

"اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابرھیم انك حمید مجید"

صلوٰۃ وسلام بھیجنے کے اور بھی صیغے کتب حدیث وتفسیر میں نقل ہوئے ہیں اور محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے کوئی بھی صیغہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

درود شریف پڑھنے سے

ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔

قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

"فیضانِ سنت"

دہر میں وہ اللہ کا پرچم

یوسف ظفر

حاملِ قرآں ، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ عرب ، سرکارِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
ظاہر و باطن نور کا مامن ظاہر انساں ، باطن قرآں
دہر میں وہ اللہ کا پرچم ، صلی اللہ علیہ وسلم
بت خانے برباد ہوئے اور کفر سے دل آزاد ہوئے
اس سے خدا کا دین ہے محکم ، صلی اللہ علیہ وسلم
عصمت و عفت کا رکھوالا ، درسِ اخوت دینے والا
عظمت کے اسرار کا محرم ، صلی اللہ علیہ وسلم
بے کس و ناکس کا وہ حامی ، رحمت ایزد کا وہ پیامی
بارگہِ حق میں ہے مکرم ، صلی اللہ علیہ وسلم
لاکھوں سلام اے ہادی برحق امت پھر محتاج ہے تیری
جس کی زباں اب بھی ہے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ وسلام "بوقت اذان"

مولانا ابوداؤد محمد صادق دامت برکاتہم العالیہ

سوال: اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے خلاف زبانی مخالفت کے علاوہ بہت پمفلٹ بازی و اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ اسے بدعت و ناجائز، اذان میں اضافہ، دین میں مداخلت اور اذانِ بلالی کے مخالف قرار دیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق صحیح طور پر مطمئن کیا جائے۔

الجواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ

(الاحزاب ۵۶:۳۳)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"

قرآن پاک کی اس مشہور و معروف آیت مبارکہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وشان آپ پر صلوٰۃ وسلام کے متعلق بہت جامع بیان ہے اور مانعین صلوٰۃ وسلام اس کے خلاف جو بھی اعتراضات کرتے ہیں ان سب کا اس میں جواب ہے کیونکہ آیت کریمہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا مطلق حکم ہے کہ جب چاہو پڑھو اور جن الفاظ وصیغوں کے ساتھ چاہو اسے ادا کرو۔ اس پر کوئی پابندی نہیں جب تک کسی معقول دلیل سے کسی پہلو کو ناجائز ثابت نہ کیا جائے۔ خود مانعین کے امام ابن قیم تلمیذ ابن تیمیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی

تفسیر میں نقل کیا ہے۔

اثنو علیه فی صلاتکم و مساجد کم فی کل موطن

یعنی اے ایمان والو: اپنے نبی کی ثنا کرو (درود وسلام پڑھو) اپنی نمازوں میں مسجدوں میں اور ہر موقع وجگہ پر۔ (جلاء الافہام)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لفظ "تنبیہ" فرمایا

"آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تمام اوقات میں درود وسلام مستحب ومستحسن ہے۔" (مدارج النبوۃ)

فقہ اسلامی کی مشہور ومعتبر کتاب درمختار وردالمختار میں فرمایا

"و مستحبه فی کل اوقات المکان حیث لا مانع"

یعنی ان تمام ممکن و جائز اوقات میں درود شریف مستحب ہے جہاں کوئی ممانعت نہیں۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل فرمایا کہ "درود شریف ہر وقت وحالت میں مستحب ہے۔ (سعادۃ الکونین)

اگر کوئی قرآن کریم اور ان سب تصریحات کے برعکس کہیں صلوٰۃ وسلام سے روکتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ ایسی ہی تصریحات سے ممانعت ثابت کرے ورنہ پڑھنے والوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ درود شریف میں خیر وبرکت اور بہتری ہی بہتری ہے اور درود کی فضیلت وثواب پڑھنے والے کو حاصل ہے۔

صیغۂ خطاب

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کا حکم خداوندی اس بات کی بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بظاہر دنیا سے پردہ فرمانے کے باوجود بحیات حقیقی زندہ ہیں، آپ کو درود وسلام پہنچتا ہے جسے آپ سنتے اور وصول فرماتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ آپ پر درود وسلام کا حکم نہ فرماتا یا

آپ کے پردہ فرمانے کی صورت میں اس کی ممانعت کر دی جاتی مگر یہ حکم خداوندی مطلق اور دائمی ہے اس سے آپ کی حیات و سماعت ثابت ہے لہٰذا بصیغۂ خطاب بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرنا جائز و ثابت ہے اور تفسیر روح المعانی میں وسلموا تسلیما کی تفسیر ہی یہ فرمائی ہے کہ قولو السلام علیك ایها النبی و نحوه یعنی بصیغه خطاب و حاضر السلام علیك ایهاالنبی یا اس کی مثل السلام علیك یا رسول الله یا حبیب الله وغیرہ پڑھو پھر فرمایا۔ هذا ما علیه اکثر العلماء الاجله اکثر اجل علماء کی یہی تفسیر و مسلک ہے۔ خود رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمانِ خداوندی کے موافق اپنی امت کو عین نماز و تشہد میں سلام کی تعلیم ہی بصیغۂ خطاب و حاضری فرمائی ہے۔ جسے ہر نمازی مسلمان پڑھتا ہے۔ السلام علیك ایها النبی (سلام ہو آپ پر اے نبی پاک) اگر اس میں شرک و بدعت کا کوئی شائبہ ہوتا تو قرآن و حدیث میں اور عین حالت نماز میں ہر گز تعلیم نہ دی جاتی اور جب نماز جیسی خاص عبادت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو ندا کے ساتھ شرک و بدعت نہیں تو بیرونِ نماز کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کی ممانعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض لوگ نماز والے درود کی تو بہت فضیلت و تاکید بیان کرتے ہیں مگر نماز کے سلام بصیغۂ خطاب (السلام علیك ایها النبی) کا ذکر زبان پر نہیں لاتے۔ یہ ناانصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

لفظ صلوٰۃ

جس طرح تمام اوقات میں درود پڑھنا اور ندا و خطاب کرنا جائز و ثابت ہے اسی طرح نماز کے علاوہ کسی بھی لفظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی نہیں۔ علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح دلائل الخیرات میں فرمایا "جس طرح بھی درود پڑھے لفظ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد وہ درود ہے"۔

اور امام سخاوی نے فرمایا "جمہور کے نزدیک جس لفظ سے بھی صلوٰۃ (درود)

کا مفہوم و مراد ادا ہونا جائز ہے۔ (القول البدیع) الحمدللہ آیت مبارکہ کی روشنی میں تصریحات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے میں وقت اور الفاظ و جگہ کی کوئی پابندی نہیں۔ درود شریف جب پڑھا جائے جہاں پڑھا جائے اور جن الفاظ سے پڑھا جائے سب جائز ہے۔

رفعت و کثرت

قرآن پاک نے حضور علیہ السلام کے ذکر کی بلندی کا اعلان فرمایا ہے (ورفعنا لك ذكرك) اور حدیث میں کثرت درود کا ارشاد ہے (ان اولى الناس بى اكثر هم على صلوٰة) مشکوٰۃ شریف۔ لہٰذا درود شریف جس قدر اور جتنے مقام پر پڑھا جائے گا اتنی ہی کثرت اور بلندی ذکر ہو گی۔ اس لئے بحکم قرآن و حدیث اہل سنت و جماعت کے ہاں ہر ہر موقع پر درود و سلام کی کثرت ہوتی ہے اور یہی اہل سنت، اہل محبت کی علامت ہے جیسا کہ امام سخاوی نے القول البدیع میں نقل کیا ہے۔

صلوٰۃ بوقت اذان

پہلے کالم میں قرآن کریم، تفسیر و حدیث اور علماء کی تصریحات کی روشنی میں بلاممانعت، ہر جگہ، ہر وقت و ہر حالت بصیغۂ خطاب وغیرہ ہر طرح درود شریف پڑھنے کے ثبوت سے اگرچہ اذان سے پہلے اور اذان کے بعد بھی صلوٰۃ وسلام پڑھنا ثابت ہو گیا مگر اب ہم خاص اس مسئلہ میں آٹھ سو سال سے زائد اہل اسلام وائمہ کرام اور بزرگان دین کا "اجماع" پیش کرتے ہیں اس لئے کہ فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہے "بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا" (مشکوٰۃ شریف) اور جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ (کتاب اللمعات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

برکت تمہارے اکابر (بزرگوں) کے ساتھ ہے۔

(کشف الغمہ از امام شعرانی)

صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

تاریخ اسلام کے سرمایہ افتخار، عاشق مصطفٰی، فاتح بیت المقدس، مجاہد اسلام عادل و دیندار سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (متوفی ۵۸۹ھ) نے چھٹی صدی ہجری میں اپنے دور حکومت میں بوقت اذان الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم جاری کی اور اس کے باوجود کہ سلطان موصوف بذات خود جلیل القدر عالم و فاضل تھے، اتنے سو سال کے عرصہ میں متفقہ و مسلمہ ائمہ دین و بزرگان عظام نے سلطان موصوف پر صلوٰۃ و سلام کے خلاف فتویٰ جاری کرنے کے بجائے اس کی تائید و تصویب فرمائی اور اسے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ) نویں صدی، ہجری کے جلیل القدر امام و بزرگ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری جیسے شیخ کے قابل فخر شاگرد ہیں جو اپنی مشہور کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں فرماتے ہیں کہ "موذن حضرات فجر اور جمعہ کی اذان سے پہلے اور (تنگی وقت کے باعث مغرب کی نماز کے علاوہ) باقی اذانوں کے بعد جو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہیں اس کی ابتدا سلطان ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب (ایوبی) کے دور میں ان کے حکم سے ہوئی ان سے پہلے لوگ اپنے خلفاء پر السلام علی الامام الظاہر وغیرہ کہہ کر سلام کہتے تھے، جب کہ سلطان صلاح الدین نے اپنے عہد میں اس بدعت کو باطل کر کے اس کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کا حکم جاری کیا اسے اس کی جزائے خیر عطا ہو اور

اس کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے وافعلوا الخیر اور نیک کام کرو۔ اور معلوم وظاہر ہے کہ صلوٰۃ وسلام اجل خیر وعبادت ہے اور اس کی ترغیب پر احادیث وارد ہیں۔ پس حق بات یہ ہے کہ اذان سے پہلے یا بعد صلوٰۃ وسلام بدعت حسنہ (ایک اچھی نئی بات) ہے جس کے کرنے والے کو اس کی اچھی نیت کے باعث اجر وثواب ہوگا۔ (القول البدیع)

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) وہ جامع شریعت وطریقت عارف باللہ اور محقق مذاہب اربعہ بزرگ ہیں۔ جو امام جلال الدین سیوطی، شیخ ذکریا انصاری، شیخ محمد شاذی اور شیخ علی الخواص جیسے اکابر کے شاگرد ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی کی طرح سلطان ایوبی کا واقعہ لکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ سلطان عادل صلاح الدین نے روافض کے اپنے خلفاء پر سلام کی بدعت کو مٹا دیا اور اس کی بجائے موذنوں کو الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا حکم دیا اور شہروں اور دیہاتوں میں اس حکم کو نافذ فرمایا۔ اللہ انہیں جزائے خیر دے (کشف الغمہ باب الاذان)

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام احمد بن ہیتی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ) شارح مشکوٰۃ محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد اور جلیل القدر امام اور بزرگ ہیں۔ آپ نے بھی امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موافق مضمون نقل کرنے کے بعد فرمایا "و نعم مافعل فجزا اللہ خیرا" یعنی سلطان صلاح الدین ایوبی نے اذان کے ساتھ صلوٰۃ وسلام کا طریقہ جاری فرما کر بہت اچھا کیا۔ اللہ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ مزید فرمایا کہ صلوٰۃ بوقت اذان کی اصل سنت اور کیفیت بدعت

ہے۔ یعنی جس نئے نیک کام کی شریعت وسنت میں اصل موجود ہو وہ اپنی نئی صورت وموجودہ کیفیت میں اپنی اصل کے باعث بدعت حسنہ کار خیر اور باعث ثواب ہوگا جیسا کہ سلطان ایوبی کے متعلق بیان ہوا ہے۔ مزید فرمایا کہ "اذان سے پہلے جو سنت اعتقاد کر کے درود پڑھے اسے روکا اور منع کیا جائے" یعنی باعتقاد وسنت اذان سے پہلے درود ممنوع ہے اور اگر اس صورت کو سنت اعتقاد نہ کرے بلکہ مطلقاً بہ نیت خیر کار کے طور پر پڑھے جیسا کہ اہل سنت پڑھتے ہیں تو منع نہیں۔ (فتاویٰ کبریٰ)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے بھی اپنے زمانہ میں صلوٰۃ بوقت اذان کا ذکر کیا ہے اور اپنے استاد محترم امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے موافق اس کی اصل سنت اور کیفیت بدعت لکھی ہے (مرقاۃ) اسی طرح علامہ شامی نے ردالمحتار میں، علامہ عمر بن نجیم نے نہر الفائق میں، امام سیوطی نے حسن المحاضرہ میں علامہ حلبی نے سیرت حلبیہ میں علامہ نبہانی نے سعادۃ الکونین میں صلوٰۃ وسلام بوقت اذان کا ذکر فرمایا اور اسے بری بدعت کہنے کے بجائے بدعت حسنہ قرار دیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس تحقیق وتفصیل کی روشنی میں اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا جواز و استحباب ثابت ہو گیا جو عملاً اور ابتداً آٹھ سو سال سے زائد عرصہ سے مختلف مقامات پر جاری چلا آرہا ہے چونکہ اس طرح پڑھنا واجب وسنت نہیں اس لئے ہمیشہ ہر جگہ اس کا التزام نہیں کیا گیا لیکن چونکہ یہ درود شریف ہے اس لئے اس کیفیت سے پڑھنا ناجائز بھی نہیں بلکہ جائز ومستحب ہے لہٰذا اس کو بدعت وناجائز اور اذان میں اضافہ ومداخلت فی الدین وغیرہ قرار دینا بجائے خود ناجائز وغلط ہے۔ کیا مانعین میں سلطان ایوبی اور دیگر ائمہ وعلماء کا کسی لحاظ سے بھی کوئی ہم پایہ یا ہم پلہ موجود ہے ہرگز نہیں تو پھر "چھوٹا منہ بڑی بات" کہاں کی عقلمندی ہے اگر کوئی اس طرح نہ

پڑھے تو اس کی مرضی لیکن اس کی مخالفت تو سراسر زیادتی ومحرومی ہے۔

اذانِ بلالی

پھر اگر بوقت اذان صلوٰۃ وسلام اذان بلالی کے خلاف ہے تو کیا لاؤڈ سپیکر میں لازماً اذان کہنا اذان بلالی کے خلاف نہیں؟ سپیکر میں اذان کی "بدعت" کو کیوں نہیں بند کیا جاتا۔ کیا صرف درود شریف ہی سے بیر ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے قبل پڑھا کرتے تھے۔ اللھم انی احمدك واستعینك علی قریش الخ (کتاب ابو داؤد شریف) اگر اذان سے پہلے یہ کلمات بدعت واضافہ نہیں تو صلوٰۃ وسلام کے لئے یہ "فتویٰ" کیوں ہے؟ اور پھر مانعین اذان بلالی کی موافقت کے لئے اذان سے قبل یہ دعا اور بغیر سپیکر اذان کیوں نہیں پڑھتے؟

حدیث مشہور میں ہے کہ حالتِ مرض میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اذان حاضر ہو کر السلام علیك یا رسول اللہ الخ عرض کیا (سیرت حلبیہ) اور یہ بھی اذان کے ساتھ سلام پڑھنے کی اصل اور موافقت ہے۔

تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک (ص ۱۷)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سلام نیازمندانہ

سید مظفر حسین

سلام آپ پر تاجدارِ دو عالم
سلام آپ پر غمگسارِ دو عالم
سلام آپ پر اے وقارِ دو عالم
سلام آپ پر اقتدارِ دو عالم
سلام آپ پر لالہ زارِ دو عالم
سلام آپ پر نوبہارِ دو عالم
سلام آپ پر اے سکونِ دل و جاں
سلام آپ پر اے قرارِ دو عالم
سلام آپ پر اے اسیروں کے حامی
سلام آپ پر جاں نثارِ دو عالم
سلام آپ پر حاملِ کنزِ مخفی
سلام آپ پر رازدارِ دو عالم
سلام آپ پر مالکِ بزمِ امکاں
سلام آپ پر اعتبارِ دو عالم
سلام آپ پر شافعِ روزِ محشر
سلام آپ پر ہو مدارِ دو عالم
سلام آپ پر اے مظفر کے والی
سلام آپ پر ہو نثارِ دو عالم

درود شریف کی عبارت کا تحقیقی جائزہ

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی

بعض حضرات کے نزدیک درود شریف میں آلِ رسول کا ذکر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ اسے کسی ایک فرقہ کا نظریہ گردانتے ہیں اس ضمن میں انہوں نے دو دلیلیں دی ہیں۔

۱۔ آج تک مفسرین وفقہا نے درود شریف میں "آلہ" کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی صحیح احادیث کے مجموعوں میں اس کا ذکر ہے۔

۲۔ نحوی قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرور پر حرف جر کے اعادہ کے بغیر اسم ظاہر کا عطف جائز نہیں اور یہاں "آلہ" کا عطف "علیہ" کی ضمیر مجرور پر اعادہ حرف جر کے بغیر ہو رہا ہے۔

ان اعتراضات کا جائزہ لینے کے لئے ہمیں تین باتیں پیش نظر رکھنا ہوں گی۔

۱۔ کیا واقعی کسی حدیث میں درود شریف میں آل کا ذکر نہیں؟

۲۔ کیا غیر انبیاء کے لئے صلوٰۃ (درود) کا استعمال جائز ہے؟

۳۔ کیا مذکورہ بالا نحوی قاعدہ متفق علیہ ہے؟

جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بنظر اختصار ایک روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہے ورنہ اس مفہوم کی بے شمار احادیث صفحات کتب میں مرقوم ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میری کعب بن عجرہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا" کیا میں تمہیں ایسا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ

تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے" انہوں نے فرمایا کیوں نہیں مجھے وہ تحفہ دیجئے۔ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر یعنی اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں کیونکہ سلام کا پڑھنا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے" آپ نے فرمایا" یوں کہو اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انك حمید مجید، آخر تک (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶)۔ حدیث مذکورہ بالا میں سائل نے کیفیت درود سے متعلق سوال کرتے ہوئے "اہل بیت" کا لفظ استعمال کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جواباً یہ نہیں فرمایا کہ درود شریف میں آل کا ذکر نہیں ہونا چاہیے بلکہ وہ کلمات سکھائے جن میں درود و برکت کی دعا میں تبعاً آل کو بھی رکھا گیا۔

معترضین کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ سلف صالحین کے ہاں درود شریف میں آل کا ذکر نہ تھا بلکہ وہ اضافہ کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ معروف صوفی اور جید عالم دین حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی عنہ کا یہ کلام زبان زد خواص وعام ہے۔

بلغ العلی بکمالہ
کشف الدجٰی بجمالہ
حسنت جمیع وخصالہ
صلو علیہ و آلہ

یہاں درود شریف میں آل کا ذکر ہے اور اس پر آج تک کسی نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔

یہ کہنا بھی خلاف واقعہ ہے کہ آل رسول کا ذکر کسی خاص فرقہ کا مطلوب و مقصود ہے کیونکہ تمام مسلمان آل رسول کی عزت وتوقیر کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں البتہ خوارج کا نقطہ نظر الگ ہے۔

جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے کہ غیر نبی کے لئے لفظ صلوٰۃ جائز ہے یا نہیں تو اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ کا ایک لغوی معنی ہے اور ایک اصطلاحی۔ لغوی معنی یعنی طلب رحمت و استغفار ہر مسلمان کے لئے جائز ہے۔ قرآن پاک کی سورہ احزاب آیت ۴۳ میں ارشاد ہے "وہی ذات پاک ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتی ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا مانگتے ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جب آیت کریمہ (ترجمہ) "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور بکثرت سلام بھیجا کرو" نازل ہوئی تو مہاجرین وانصار صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ تو خاص آپ کے لئے ہے کیا ہمارے لئے کچھ نہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے مندرجہ بالا آیت نازل فرما کر اس امت کو فضیلت وشرف سے نوازا (تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۱۹۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لئے صلوٰۃ کا ذکر ہے جس میں آل واصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم بدرجہ اولیٰ شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جب کوئی قوم صدقہ کا مال لے کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوتی تو آپ فرماتے "اللھم صل علیھم" ایک مرتبہ میرے والد ماجد صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا "اللھم صل علی آل ابی اوفی" (تفسیر مظہری جلد ۴ ص ۲۹۲) صلوٰۃ اصطلاحی جسے درود شریف کہا جاتا ہے یہ انبیاء کرام کے ساتھ خاص ہے، جس طرح "عز وجل" کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجتے ہوئے آل واصحاب اور اصحابِ تقویٰ کا ذکر جائز ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے "لیکن اہل شرع یعنی محدثین وفقہا کی اصطلاح میں لفظ صلوٰۃ انبیاء کرام یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے البتہ تبعاً دوسروں کے

لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں غیر انبیاء کے لئے مستقل طور پر جائز نہیں البتہ تبعاً جائز ہے۔ ابن قیم کہتے ہیں، مختار بات یہ ہے کہ انبیاء کرام، فرشتوں، نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ کی آل واولاد اور پرہیزگار لوگوں پر درود شریف بھیجا جائے کہ وہ اس کا شعار بن جائے۔ (تفسیر مظہری جلد۴ ص ۲۹۳) واضح ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ہدیہ درود بھیجتے ہوئے بالتبع آل کا ذکر بھی جائز ہے۔

تیسری بات نحوی قاعدہ سے متعلق ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کتب نحو میں یہ قاعدہ مذکور ہے کہ ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف اعادہ حرف جر کے ساتھ ہونا چاہیے لیکن یہ قاعدہ متفق علیہ نہیں۔ بصری نحویوں کے نزدیک ضرورت کے تحت مثلاً اشعار میں حرف جر کا اعادہ ترک بھی کیا جا سکتا ہے جیسے شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے اشعار ابھی نقل کیے گئے ان میں "صلو علیہ و آلہ" کے الفاظ میں آلہ کا عطف ضمیر مجرور پر بغیر اعادہ حرف جر کے ہو رہا ہے۔ کوفی نحویوں کے نزدیک مطلقاً حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں نثر ہو یا نظم اور اس کی دلیل قرأت سبعہ متواترہ کے ائمہ میں سے ایک امام حمزہ کی قرأت ہے۔ سورۃ نساء کی آیت "تسائلون بہ والارحام" میں وہ "الارحام" کو مجروری یعنی میم پر زیر پڑھتے ہیں حالانکہ "الارحام" اسم ظاہرہ کا عطف "بہ" کی ضمیر مجرور پر ہو رہا ہے۔

"الارحام" کے اعراب پر نحویوں کی تفصیلی بحث تفسیر قرطبی میں مذکور ہے لیکن تمام بحث کے بعد بطور فیصلہ عبدالرحیم بن عبدالکریم قشیری کا جو قول نقل کیا گیا ہے قارئین کے علمی ذوق کی تسکین کی خاطر پیش کیا جا رہا ہے، وہ فرماتے ہیں۔

"والارحام" کے شروع میں واؤ (قسم کے لئے نہیں بلکہ) عطف کے لئے ہے اور ائمہ نحو کی بحث ائمہ دین کے نزدیک قابل قبول نہیں کیونکہ وہ قرأتیں جو

ائمہ قرأت سے منقول ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں اور اہل فن اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں لہٰذا جب یہ قرأت نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے تو اس کو رد کرنا درحقیقت حضور علیہ السلام کی بات کو رد کرنا اور ناپسند کرنا ہے اور کوئی بھی مسلمان اسکی جرأت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اس ضمن میں ائمہ لغت ونحو کی تقلید نہیں کی جائے گی کیونکہ عربی زبان نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی گئی ہے اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی فصاحت وبلاغت میں کوئی شبہ نہیں۔ (تفسیر قرطبی)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سات متواتر قرأتوں میں سے ایک معروف ومتواتر قرأت میں وہی انداز اختیار کیا گیا جو صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ احادیث میں مذکورہ درود شریف میں آل کا ذکر موجود ہے اور اسلاف کے نزدیک باتبع درود شریف میں آل واصحاب کا ذکر جائز ہے بنابریں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ بالکل صحیح ہیں۔

سلام عقیدت

اطہر نفیس

سلام اس پر جو ظلمتوں میں منارہ روشنی ہوا ہے
وہ ایسا سورج ہے جس کی کرنیں ازل ابد کے تمام گوشوں
میں نور بن کے سما چکی ہیں
ہر ایک ذرے کو ماہِ تاباں بنا چکی ہیں سلام اس پر

سلام اس پر جو حرفِ حق ہے
وہ حرفِ حق جو سماعتوں اور خدائے بزرگ و برتر
کے درمیاں ایک واسطہ ہے
جو خاک مردہ میں جان ڈالے وہ کیمیا ہے سلام اس پر

سلام اس پر جو خیر اعلیٰ ہے
اور سب کو بلندیوں پر بلا رہا ہے
بلا رہا ہے کہ
رفعتوں کا سفیر ہے وہ بشیر ہے وہ نذیر ہے وہ

سلام اس پر جو بے نواؤں کا آسرا ہے سلام اس پر درود اس پر

جو سارے عالم کی ابتدا ہے

جو سب زمانوں کی انتہا ہے سلام اس پر

سلام اس پر جو راہِ حق پر بلا رہا ہے کہ رہنما ہے

جو سب کو حق سے ملا رہا ہے کہ حق نما ہے

درود شریف پڑھنے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا۔ ''فیضانِ سنت''

دلائل الخیرات اور صاحبِ دلائل الخیرات

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تقدیس وتنزیہ جس طرح نبی اکرم سردار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے، مخلوق خدا میں سے کوئی شخصیت اس مقام کو نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم نبی معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان کا چرچا کرنے کا جو اہتمام کیا ہے وہ بھی آپ ہی کا خاصہ ہے۔ کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے۔ آپ کا اسم مبارک احمد اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ آپ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کرنے والے ہیں جبکہ آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ہی وہ ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ تعریف کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ورفعنا لك ذكرك (الم نشراح) اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

کلمہ طیبہ، اذان، خطبہ، تشہد غرض جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ذکر ہے۔

مولانا جمیل الرحمٰن قادری کہتے ہیں۔

اذانوں میں، خطبوں میں، شادی وغم میں
غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے پاس جبریل امین تشریف لائے اور کہنے

لگے میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا ذکر کس طرح بلند کیا؟ انا ذکرت ذکرت معی جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔

قرآن کریم میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ذکر جمیل کو فروغ دینے کا ایک اہتمام یہ فرمایا کہ اہلِ ایمان کو آپ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما (الاحزاب)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کی رفعت کے لئے درود شریف کے حکم کے علاوہ اور کوئی صورت نہ بھی ہوتی تو بھی کائنات میں ہر سو آپ کے ذکر کا چرچا ہوتا۔

بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے ایک دفعہ ہم پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اس کی دس خطائیں معاف فرماتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (نسائی شریف۔ مشکوۃ شریف)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہوں۔

میں آپ پر کتنا درود شریف بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، عرض کیا (فرائض و واجبات ادا کرنے کے بعد) چوتھائی وقت درود بھیجوں؟ فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ وقت صرف کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا نصف وقت؟ فرمایا جیسے چاہو، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے، عرض کیا دو تہائی وقت؟ فرمایا۔ جیسے تمہاری مرضی، اگر اس سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں تمام وقت آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا، تب تو تمہارے مقاصد پورے کئے جائیں گے اور گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف، مشکوۃ شریف)

حضرت فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں دعا زمین اور آسمان کے درمیان موقوف رہتی ہے، مقام قبولیت تک نہیں پہنچتی یہاں تک کہ تم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔ (ترمذی شریف۔ مشکوۃ شریف)

اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں اہل ایمان ومحبت پورے اخلاص اور کمال ذوق وشوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کے تحفے اور ہدیے پیش کرتے ہیں اور دنیا اور آخرت کی سعادتیں، برکتیں اور نعمتیں حاصل کرتے ہیں، درود وسلام پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے درود وسلام کی بدولت حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب و درجات بلند ہوں، کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے۔ وکان فضل اللہ علیک عظیما (النساء) آپ کے درجات تو ہر لحظہ روبہ ترقی ہیں وللاخرۃ خیرلک من الاولیٰ (والضحیٰ) بعد والی حالت آپ کے لئے پہلی حالت سے بہتر ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں برکتیں اور فیوض حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوتے ہیں، آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہم فقیروں اور بے نواؤں پر بھی وارد ہوں اور ہم بھی اللہ تعالیٰ کی

رضا اور خوشنودی کے مستحق ہوں۔

یاد رہے کہ درود و سلام پیش کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کچھ مخصوص کلمات ہی ادا کیے جائیں، ملت اسلامیہ کے علماء اور اولیاء مختلف کلمات اور صیغوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے حبیب مکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ ناز میں عقیدت و محبت کے گلدستے پیش کرتے رہے ہیں اور قیامت تک پیش کرتے رہیں گے۔

درود شریف کے فضائل و برکات پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اس طرح درود پاک کے مختلف کلمات اور صیغوں کے مجموعے بھی کثیر تعداد میں مرتب کیے گئے ہیں، ان میں سب سے زیادہ جسے مقبولیت حاصل ہوئی وہ دلائل الخیرات ہے۔ آئندہ سطور میں پہلے صاحب دلائل کا مختصر تذکرہ پیش کیا جائے گا پھر دلائل الخیرات کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

امام، علامہ، قطب زمانہ ابو عبداللہ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۸۰۷ھ میں بمقام سوس اقصیٰ (مراکش) میں پیدا ہوئے، آپ حسنی سادات میں سے تھے اور بربر قوم کے قبیلہ جزولہ کی شاخ سہلالہ سے تعلق رکھتے تھے، کچھ عرصہ وطن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد فاس چلے گئے اور مدرسۃ الصفارین میں داخل ہو گئے جہاں ان کا رہائشی حجرہ آج بھی محفوظ ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فاس ہی میں کتاب مبارک دلائل الخیرات لکھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جامع قرویین (فاس) کے کتب خانہ کی کتابوں سے استفادہ کر کے یہ کتاب ترتیب دی۔

پھر فاس سے ساحل تشریف لے گئے تو یکتائے زمانہ شیخ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ امغار الصغیر کے دست اقدس پر بیعت ہوئے چودہ سال تک خلوت گزینی اختیار کر کے عبادت، ریاضت اور منازل سلوک طے کرنے میں مصروف رہے، پھر آسفی میں خلق خدا کی رہنمائی اور مریدین کی تربیت کا کام شروع کیا۔ بے شمار لوگوں

نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی، آپ کا چرچا دور دراز تک پہنچا۔ حیرت انگیز خوارق بڑی بڑی کرامات ظاہر ہوئیں مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے تجاوز کرگئی۔

حضرت شیخ، احکام الٰہیہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر سختی سے کاربند تھے۔ کثرت سے اوراد و وظائف ادا کرتے تھے۔ عوام الناس کے بے پناہ ہجوم کو خطرہ محسوس کرتے ہوئے حاکم وقت نے انہیں آسفی سے نکال دیا۔ چنانچہ آپ آفرغال تشریف لے گئے اور رشد و ہدایت کا کام شروع کردیا۔

علامہ فاسی فرماتے ہیں:

آپ کی برکت سے انوار جگمگا اٹھے۔ اسرار آشکار ہونے لگے۔ فقراء ہر طرف پھیل گئے۔ بلادِ مغرب میں اللہ تعالٰی کے ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونجنے لگے۔ آپ کی شہرت ہر سو پھیل گئی اور ہر طرف آپ کے مریدین دکھائی دینے لگے۔ بندگانِ خدا اور شہروں کو نئی زندگی مل گئی۔ مغرب میں طریقت کے آثار مٹ چکے تھے اور انوار ماند پڑ چکے تھے۔ آپ نے طریقت کی تجدید فرمائی اور بہت سے مشائخ کو خلافت سے نوازا۔

حضرت شیخ دعوت دین اور رشد و ہدایت کے لئے اپنے خلفاء کو مختلف شہروں میں بھیجتے تھے جو اپنے مریدین اور معتقدین کے ہمراہ جگہ جگہ تشریف لے جاتے اور لوگوں کو اللہ تعالٰی کی عبادت واطاعت اور ذکر الٰہی کی دعوت دیتے۔

آپ کے کثیر التعداد خلفاء میں سے صرف دو حضرات کے نام ملتے ہیں۔

(۱) شیخ ابوعبداللہ محمد السہلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شیخ ابومحمد عبدالکریم المنداری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرت شیخ جزولی مذہباً مالکی تھے۔

آپ کی تصانیف میں درج ذیل کتب کے نام ملتے ہیں۔

(۱) دلائل الخیرات و شوارق الانوار ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔ یہ کتاب سینٹ

میں ۱۸۴۲ء میں چھپی، کئی بار قاہرہ اور قسطنطنیہ میں چھپ چکی ہے (پاک و ہند میں بے شمار چھپ چکی ہے)

(۲) حزب الفلاح بابرکت دعا۔ اس کا مخطوطہ برلن (عدد ۳۸۸۶) گوتھا (عدد ۸۲۰) اور لائڈن (عدد ۲۲۰۰۳) میں موجود ہے۔

(۳) حزب الجزولی جو آج کل حزب سبحان الدائم لایزول کہلاتی ہے اور شاذلیوں میں متداول ہے اور مقامی زبان میں ہے۔

آسفی کے حاکم نے یہ خیال کر کے کہ یہ وہی فاطمی ہیں جن کا انتظار کیا جا رہا ہے یعنی امام مہدی ہیں آپ کو زہر دے دیا۔ چنانچہ ۱۴ ربیع الاول ۸۷۰/۱۴۶۵ کو آفرغال میں صبح کی نماز کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے یا دوسری رکعت کے پہلے سجدے میں آپ کا وصال ہوا۔ اس دن نماز ظہر کے وقت آپ کی تعمیر کردہ مسجد کے وسط میں آپ کو دفن کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ آپ کی اولاد نہیں تھی۔

آپ کے وصال کے ۷۷ سال بعد سلطان ابوالعباس احمد المعروف بہ الاعرج مراکش میں داخل ہوا تو اس نے آپ کے جسدِ مبارک کو لے جا کر مراکش کے قبرستان ریاض العروس میں دفن کیا اور اس پر گنبد تعمیر کیا یہ مقبرہ آج بھی موجود ہے۔

جب آپ کا جسدِ خاکی نکالا گیا تو طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ وصال سے پہلے آپ نے حجامت بنوائی تھی اس کا اثر بدستور موجود تھا۔

ایک شخص نے آپ کے چہرے پر انگلی رکھی تو اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جب انگلی اٹھائی تو پھر خون اپنی جگہ لوٹ آیا جیسے کہ زندوں میں ہوتا ہے۔ مراکش میں آپ کے مزار پر عظیم ہیبت و جلالت پائی جاتی ہے۔ لوگ بڑی تعداد میں حاضر ہوتے ہیں اور دلائل الخیرات پڑھتے ہیں۔ نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بکثرت درود وسلام پیش کرنے کی برکت سے آپ کی قبر انور سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

دلائل الخیرات

اس کتاب کا پورا نام ہے دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار: خلیفہ لکھتے ہیں: یہ کتاب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ مشرق ومغرب اور خاص طور پر روم کے شہروں میں باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی مطالع المسرات کے حوالے سے شیخ جذولی کا تذکرہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں!

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ جذولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکابر اولیا اللہ میں سے تھے۔ اسی لئے سیدنا محمد حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومرتبہ کی طرح ہر علاقے اور ہر زمانے میں امت محمد یہ ان کی اس کتاب دلائل الخیرات کی طرف متوجہ اور متفق ہے۔

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے موضوع پر کئی کتابیں لکھیں ہیں تاہم بہت ہی ضروری ایک کام رہ گیا اور وہ ہے دلائل الخیرات کی خدمت۔ کیونکہ یہ کتاب درود شریف کے موضوع پر بہت ہی مشہور اور کثیر الاشاعت ہے۔ اس کی ترتیب بہت عمدہ اور اس کا نفع بہت عظیم ہے۔

حضرت مصنف کے زمانے سے لے کر آج تک بڑے بڑے علماء نے اس کی شرحیں اور حواشی لکھے ہیں۔ خصوصاً امام فاسی نے کئی جلدوں میں اس کی شرح لکھی پھر ایک جلد میں اس کی تلخیص کی جو چھپ چکی ہے۔

سبب تالیف

عارف باللہ شیخ احمد صاوی مصری نے صلوٰۃ الشیخ الدردیر کی شرح میں بیان کیا اور علامہ نبہانی کے شیخ علامہ حسن عدوی نے دلائل الخیرات کے حاشیہ میں اسے نقل کیا کہ امام جزولی نے فاس میں دلائل الخیرات لکھی اور تالیف کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن نماز کا وقت تھا امام جزولی وضو کرنے کے لئے اٹھے اور کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے کوئی چیز میسر نہ تھی۔ شیخ پریشان تھے کہ کیا کریں۔ اتنے میں ایک بلند مکان سے بچی نے دیکھا تو کہنے لگی آپ کون ہیں؟ شیخ نے اپنا نام بتایا تو کہنے لگی آپ وہی شخصیت ہیں جن کی نیکی کی بڑی تعریف کی جاتی ہے اس کے باوجود آپ پریشان ہیں کہ کنوئیں سے پانی کس چیز کے ذریعے نکالیں۔ اس لڑکی نے کنوئیں میں تھوک دیا۔ کنوئیں کا پانی ابل کر باہر آ گیا اور زمین پر بہنے لگا۔ شیخ نے وضو کرنے کے بعد اسے کہا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا۔ اس نے کہا:

بکثرۃ الصلاۃ علی من کان اذا مشی فی البرالا قضر تعلقت الوحوش باذیاله

"اس ذاتِ اقدس پر کثرت سے درود بھیجنے کی بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانوران کے دامن سے لپٹ جاتے۔"

یہ سن کر شیخ نے قسم کھائی کہ میں دربار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرنے کے لئے درود و سلام کی کتاب ضرور لکھوں گا۔

مشائخ عظام نہ صرف دلائل الخیرات کو بطور ورد پڑھتے رہے ہیں بلکہ اپنے مشائخ سے باقاعدہ اجازت بھی حاصل کرتے رہے ہیں۔ علامہ نبہانی کے شیخ علامہ حسن عدوی مصری اپنے حاشیہ بلوگ المسرات علی دلائل الخیرات میں فرماتے

ہیں کہ اس کتاب کی فضیلت وشرافت کے لئے یہ امر کافی ہے کہ اس کی مقبولیت اور افادیت حیرت انگیز ہے اور بعض عارفین نے اسے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ چنانچہ سیدی محمد مغربی تلمسانی اور سیدی محمد اندلسی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دلائل الخیرات حاصل کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دلائل الخیرات کی سند حضرت شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے حاصل کی۔

حرمین شریفین میں علمی اور عملی کمالات کے جامع حضرات ہوئے ہیں جو نہ صرف دلائل الخیرات کے باقاعدہ عامل ہوتے تھے بلکہ اہل محبت ومعرفت ان کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے نسخوں کی تصحیح کرتے تھے اور ان سے اجازت بھی لیتے تھے۔ ایسے حضرات شیخ دلائل الخیرات کے محترم لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔

مولانا علامہ عبدالحئی لکھنوی ۱۲۸۱ھ میں دلائل کی تصحیح کے لئے مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل علی بن یوسف ملک الباشلی الحریری المدنی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے ۱۳۳۲ھ میں مسجد نبوی کے امام شیخ الدلائل سید محمد سعید مالکی کو تین نشستوں میں باریک بینی سے دلائل الخیرات پڑھ کر سنائی اور تحریری اجازت حاصل کی۔

شیخ الدلائل مولانا عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی ۱۲۸۳ھ میں حرمین شریفین پہنچے اور پچاس سال تک طالبان علم وعرفان کو سیراب کرتے رہے۔

۱۳۲۳ھ میں مولانا عبدالباری فرنگی محل حرمین شریفین حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید امین ابن رضوان سے اجازت وخلافت حاصل کی۔

۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا خان بریلوی مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید محمد سعید ابن علامہ سید محمد مغربی نے آپ سے حدیث مسلسل سنی اور ان

تمام علوم وفنون اور سلاسل کی اجازت وخلافت حاصل کی جن کی امام احمد رضا بریلوی کو اپنے مشائخ سے اجازت حاصل تھی۔ یاد رہے کہ یہی وہ شیخ الدلائل ہیں جن سے علامہ نبہانی نے ۱۳۳۲ھ میں دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی تھی جیسے کہ چند سطور پہلے ذکر ہوا۔

نسخوں کا اختلاف

امام جزولی دلائل الخیرات کی تالیف کے بعد مسلسل نظر وفکر کرتے رہے۔ جونہی انہیں کوئی لفظ بہتر نظر آیا انہوں نے پہلے لفظ کی جگہ وہ لکھ دیا۔ چونکہ لوگ کثرت سے نقلیں حاصل کیا کرتے تھے کسی نے تبدیلی سے پہلے نقل حاصل کی اور کسی نے بعد میں۔ اس طرح دلائل کے نسخے مختلف ہو گئے تاہم معاملہ آسان ہے ایک نسخہ بہتر ہے تو دوسرا بہترین۔ تاہم سب سے زیادہ قابل اعتماد نسخہ مصنف کے جلیل القدر خلیفہ ابوعبداللہ محمد الصغیر السہیلی کا ہے جو حضرت مصنف کے وصال سے آٹھ سال پہلے ۶ ربیع الاول ۸۶۲ھ بمطابق ۱۴۵۸ء بروز جمعۃ المبارک مکمل ہوا اور اس پر حضرت مصنف کے دستخط بھی ہیں۔ علامہ فاسی اسی نسخے کا حوالہ دیتے ہوئے العتیقہ (قدیمہ) السلہیہ اور کبھی المعتمدہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

شروح

دلائل الخیرات کی کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں لیکن بقول حاجی خلیفہ معتبر ترین شرح علامہ فاسی کی ہے۔ چند شروح اور حواشی کے نام درج ہیں۔

(۱) طالع المسرات: فاس، مراکش کے رہنے والے امام علامہ محمد المہدی الفاسی متوفی ۱۰۵۲ھ نے پہلے کئی جلدوں میں عربی شرح لکھی پھر ایک جلد میں اس کا اختصار کیا۔ راقم نے اس کا اردو ترجمہ شروع کیا تھا نصف تک پہنچا تھا کہ اشعۃ اللمعات کے ترجمہ کا کام ذمے لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کاموں کو مکمل کرنے کی

توفیق عطا فرمائے (آمین)

(۲) بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات: علامہ نبہانی کے شیخ علامہ حسن عدوی مصری کا حاشیہ بزبان عربی۔

(۳) شرح شیخ زروق مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بزبان عربی۔

(۴) مزرع الحسنات بزبان فارسی۔

(۵) الدلالات الواضحات: علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی سابق رئیس محکمہ الحقوق بیروت نے دلائل پر مختصر حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور نسخوں کا اختلاف بیان کیا ہے۔ ابتدا میں پندرہ فوائد پر مشتمل بہت ہی مفید مقدمہ لکھا ہے آخر میں ایمان افروز اکانوے خوابیں بیان کی ہیں اور سب سے آخر میں امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ مبارکہ العقائد بھی نقل کر دیا ہے۔

پاک و ہند میں اس کے کئی تراجم بزبان اردو چھپے ہوئے ہیں۔ راقم نے بھی دلائل الخیرات کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے امید ہے کہ اس مقدمہ کے ساتھ شائع ہو جائے گا۔ فقیر کو مرشد کریم مفتی اعظم پاکستان علامہ البرکات سید احمد قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور جانشین مفتی اعظم ہند مولانا اختر خاں ازہری مدظلہ العالی نے دلائل الخیرات کی اجازت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ مجھے باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ترتیب کتاب اور پڑھنے کا طریقہ

امام جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بسم اللہ شریف اور خطبہ کے بعد مقصد تالیف ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک اور اس کے فضائل کا بیان کرنا مقصود ہے۔ ہم انہیں سندوں کا ذکر کیے بغیر بیان کریں گے تاکہ پڑھنے والے کے لئے یاد کرنا آسان ہو اللہ تعالیٰ کا قرب

چاہنے والے کے لئے یہ اہم ترین مقاصد میں سے ہیں۔

اس کے بعد ایک فصل میں درود پاک کے فضائل بیان کیے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کچھ فضائل اس مقالے کی ابتداء میں بیان کیے گئے ہیں۔

اس فصل کے آخر میں امام جزولی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ جو حضرات آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہیں اور جو آپ کے بعد آئیں گے وہ آپ کی بارگاہ میں درود شریف پیش کریں گے تو آپ کے ہاں ان کا کیا حال ہوگا؟ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسمع صلاۃ اھل محبتی و اعرفھم و تعرض علی صلاۃ غیر ھم عرضاً"

"ہم اپنی محبت والوں کا درود شریف سنتے ہیں اور انہیں پہچانتے ہیں اور دوسروں کا درود شریف ہم پر پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ اللہ! کیا خوش قسمتی ہے ان محبین کی جن کا درود پاک سرور دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم بنفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں۔ اگر وہ اس مقصد کے لئے اپنا سب کچھ لٹا بھی دیں تو ہیچ ہے۔ حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

جاں می دہم درصلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اے قاصد آخر باز گو
در مجلسِ آں نازنیں حرفے کہ از ما می رسد

"میں اس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں جان دیتا ہوں اے قاصد، ہمیں اتنا تو بتا دے کہ اس بارگاہ ناز میں ہماری کون سی بات پہنچتی ہے"

اس کے بعد امام جزولی نے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے دو سو ایک اسمائے مبارکہ بیان کیے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ہر اسم مبارک سے پہلے سیدنا کا اضافہ کیا جائے اور ہر اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے۔ اس مسئلے پر علامہ نبہانی نے الدلالات واضحات میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔ (الدلالات الواضحات)

علامہ شیخ ابو عمران زناتی نے تلاش اور جستجو کے بعد دو سو ایک اسمائے مبارکہ جمع کیے وہی اسمائے مبارکہ اسی ترتیب کے ساتھ حضرت مصنف نے نقل کر دیے ہیں۔ یہ مبارک نام پوری کتاب میں متفرق مقامات پر مذکور ہیں۔ ابتدا میں یکجا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وجلالت کا پتہ چلے۔ آپ کی محبت وتعظیم کو جلا ملے اور بارگاہ رسالت میں بکثرت درود شریف پیش کرنے کا شوق پیدا ہو۔ امام سخاوی نے القول البدیع میں چار سو سے زیادہ، امام سیوطی نے تقریباً پانچ سو، امام زرقانی نے شرح مواہب میں آٹھ سو سے زیادہ اور علامہ نبہانی نے ایک قصیدے میں آٹھ سو تیس اسمائے شریفہ بیان کیے ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اسمائے مبارکہ کے بعد بیت اللہ شریف اور روضہ مبارک کی تصویر ہے تاکہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کا تصور نظروں میں جمایا جاسکے۔

اس کے بعد کتاب آٹھ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے ہر حصے کو حزب کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ہر روز پوری دلائل الخیرات پڑھی جائے، نہیں تو دو دن یا چار دن میں پڑھی جائے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ہفتے میں مکمل کی جائے۔ پیر کے دن فصل کیفیتہ الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کی جائے۔ آئندہ پیر کو آٹھواں حزب پڑھ کر اسی دن پھر پہلا حزب پڑھا جائے۔ درود شریف کے فضائل اور اسمائے مبارکہ ہر روز پڑھے جائیں تو بہتر ورنہ کبھی کبھی پڑھ لیں تاکہ ذوق وشوق میں ترقی ہو۔

آداب

بندہ مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرائض وواجبات، تلاوت قرآن کریم، ذکرِ الٰہی اور اتباع سنت کے بعد سب سے زیادہ اہم وظیفہ درود پاک ہے جس کے دنیاوی اور اخروی بے شمار فوائد ہیں۔ دلائل الخیرات کی برکتیں حاصل کرنے کے

لئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو، بندوں کے حقوق ادا کرے، مسواک کے ساتھ وضو کرے، پاک صاف کپڑے پہنے، خوشبو لگائے، قبلہ رخ بیٹھ کر پورے اخلاص کے ساتھ دلائل شریف پڑھے۔

دلائل الخیرات کے بعض قدیم نسخوں میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود شریف پیش کرنے والے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق، آپ کی محبت، آپ کے دیدار کا شوق اور آپ کے عظیم مرتبہ کی تعظیم ہونا چاہیے اور عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ آپ ان تمام امور کے مستحق ہیں۔

درود شریف کا فائدہ صرف پڑھنے والے کو ملتا ہے یا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھی فائدہ ہوتا ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں۔ علامہ عبدالرحمان بن محمد الفاسی نے اس سلسلے میں بڑی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں:

"ادب یہ ہے کہ انسان یہ ارادہ کرے کہ صرف مجھے ہی فائدہ ملے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا تعلق ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے (اس طرح علماء کے اقوال میں اختلاف نہیں رہے گا)

شیخ محقق، برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں اگر تمہیں خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو درود پاک پڑھتے وقت آپ کی بے مثل صورت مقدسہ کا تصور کرو اور اگر یہ سعادت حاصل نہیں ہے تو یہ تصور کرو کہ گویا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات ظاہرہ میں تشریف فرما ہیں اور میں تمام تر تعظیم واجلال، ہیبت اور حیاء کے ساتھ آپ کی زیارت کرتے ہوئے درود شریف پیش کر رہا ہوں۔

یاد رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے ہیں اور تمہارا کلام سن رہے ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالٰی کی صفات کے ساتھ موصوف ہیں۔ اللہ تعالٰی کی ایک صفت یہ ہے کہ انا جلیس من ذکرنی (جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے قریب ہوتا ہوں) نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس صفت سے کامل حصہ ہے۔ اور اگر یہ کیفیت بھی پیدا نہیں ہوتی اور تم نے روضہ مبارک کی زیارت کی ہوئی ہے تو اس کا تصور کر کے یہ خیال کرو کہ میں حضور سید دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس کے سامنے کھڑا ہوں اور اگر روضہ شریف کی زیارت بھی نہیں کی تو اس تصور کے ساتھ ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہو کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سن رہے ہیں اور پورے حضور قلب کے ساتھ درود شریف پڑھو کیونکہ حضور قلب کے بغیر عمل کی وہ حیثیت ہے جو بے روح جسم کی ہے۔

اللہ تعالٰی ہمیں اپنی اور اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت، اطاعت اور یاد کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری دین و دنیا کی حاجتیں برلائے۔ (آمین)

☆ درود پاک سبب قبولیت دعا ہے۔

☆ درود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے اور تمام حاجات کی تکمیل کے لئے کافی ہے۔

☆ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

''فیضانِ سنت''

سلام بحضورِ امام المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

﴿حافظ محمد صادق﴾

سلام اس پر کہ جس نے زندگی کا رخ بدل ڈالا
سلام اس پر کہ جو انسانیت میں سب سے ہے بالا
سلام اس پر کہ ہے نورِ خدا کا مظہر اول
سلام اس پر کہ جو کردار میں ہے اطہر و اکمل
سلام اس پر کہ جو قندیل ہے نور ہدایت کی
سلام اس پر کہ جس نے سب رسولوں کی امامت کی
سلام اس پر کہ جو سب بے سہاروں کا سہارا ہے
سلام اس پر کہ جو بختِ ابنِ آدم کا ستارا ہے
سلام اس پر کہ طاعت جس کی ہے اللہ کی طاعت
سلام اس پر کہ جو ہے سب جہانوں کے لئے رحمت
سلام اس پر کہ کہتے ہیں جسے خورشیدِ فارانی
سلام اس پر بجی ہے جس کی خاطر بزمِ امکانی
سلام اس پر شب اسریٰ گیا جو عرش اعظم پر
سلام اس پر کرم کرتا ہے جو ہر ابن آدم پر
سلام اس پر جو انسانوں کے لئے قرآن لایا ہے
سلام اس پر کہ جس کی رحمت کا ہم پہ سایا ہے

سلام اس پر جو پیکر ہے محبت اور رافت کا
سلام اس پر جو محور ہے امانت کا صداقت کا
سلام اس پر بتوں کو جس نے کعبے سے نکالا ہے
سلام اس پر کہ جو نورِ خدا وندی کا ہالہ ہے
سلام اس پر کہ جس نے کذب دنیا سے مٹایا ہے
سلام اس پر کہ جس نے راستہ حق کا دکھایا ہے
سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے وجہ قرارِ دل
سلام اس پر کہ جس کے دم سے ہے سب رونق محفل
سلام اس پر کہ عظمت جس کی دشمن نے بھی مانی ہے
سلام اس پر کہ شیوہ جس کا سب سے مہربانی ہے
سلام اس پر مہذب جس نے انساں کو بنایا ہے
سلام اس پر کہ جو خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ ہے

درود شریف پڑھنے سے
تنگدستی دور ہوتی ہے
''فیضانِ سنت''

درود پاک سے اعانت

ڈاکٹر رضا فاروقی

حبیب کبریا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں نذرانہ درود سلام پیش کرنا افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل۔ درود شریف بیشک نور ہے، جس سے ہم اپنی تاریک راہوں کو منور کر سکتے ہیں۔ اس عظیم عمل سے جو اخروی نعمتیں میسر آتی ہیں، ان کا شمار نہیں، لیکن درود پاک کی مدد سے ہم اپنی اجتماعی اور انفرادی دنیاوی زندگی میں بھی انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔ مسلمان پوری دنیا میں جو ذلت و پستی کی زندگی گذارنے پر مجبور ہیں اس کا ایک حل نبی رحمت دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت میں ہے۔ پاکستان وطن عزیز جن کٹھن اور گھمبیر حالات سے گذر رہا ہے ان کے پیش نظر عوام الناس کے لئے ضروری ہے کہ وہ گھر گھر محافل درود پاک منعقد کریں اور اس کے طفیل اپنے ملک کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا پیارا ملک دنیا کے نقشہ پر ایک مضبوط اور طاقتور مملکت کے طور پر ظاہر نہ ہو۔ "سوئے منزل" کے حوالہ سے چند حکایات دلنشین رقم ہیں۔ جن سے ہمارے مؤقف کی تائید ہوگی۔ وہ نوجوان تھا۔ اور یوں چل رہا تھا کہ ہر قدم پر پڑھتا۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

میں نے اس سے پوچھا:

" کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے"۔

اس نے کہا" تم کون ہو"؟

میں نے کہا "سفیان ثوری"!

کہا "عراق والے سفیان"

میں نے کہا "ہاں"

کہنے لگا۔ "تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے"

میں نے کہا "ہاں ہے"

اس نے پوچھا۔ "کس طرح معرفت حاصل ہے"

میں نے کہا "رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے"۔

اس نے کہا "کچھ نہیں پہچانا"۔

میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے"۔

اس نے کہا۔ "کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں۔ اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں، مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے پہچان لیا۔ کوئی دوسری ہستی ہے۔ جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے"۔

میں نے کہا۔ "یہ تیرا درود کیا چیز ہے"؟

اس نے کہا۔ حج کے دوران میری والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کا منہ کالا ہو گیا اور پیٹ پھول گیا۔ جس سے اندازہ ہوا کہ کوئی سخت گناہ سرزد ہوا ہے، پھر اچانک بادل آئے اور اس میں سے ایک شخص ظاہر ہوا۔ جس نے میری والدہ کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہو گیا اور پھر پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے دریافت کیا "آپ کون ہیں"؟

فرمایا "میں آپ کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہوں۔"

عرض کی، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔

فرمایا "جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے۔ تو پڑھا کر اللھم صل

علی محمد و علی آل محمد۔

ایک دیوانہ سا شخص مجلس میں داخل ہوا۔ تو ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کھڑے ہو گئے۔ ان سے معانقہ کیا۔ ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا۔ "اے میرے سردار! آپ کی خدمت میں وزیراعظم آئے، آپ بیٹھے رہے، اور شبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جن کو علماء بغداد پاگل کہتے ہیں، آئے تو آپ نے ان کی بے حد تعظیم کی، یہ کیا ماجرہ ہے؟"

فرمانے لگے۔ "میں نے وہی کیا۔ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا"

عرض کی۔ "ذرا تفصیلاً فرمادیجئے۔

فرمایا۔ "خواب میں زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے سرفراز ہوا۔ اسی دوران شبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی حاضر ہوئے۔ آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میرے استفسار پر رحمت دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ ہر فرض نماز کے بعد لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے "صلی اللہ علیك یا محمد"

ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی درود شریف بتایا حضرت احمد بن ثابت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات نماز تہجد کے بعد درود شریف پڑھ رہا تھا کہ مجھے اونگھ آ گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جن کے گلے میں طوق، گندھک کا لباس جو ٹخنوں تک تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے پوچھا۔ "یہ کون شخص ہے؟"

جواب ملا "یہ ابوجہل ملعون ہے"

تو میں نے اس سے کہا۔ "اے خدا کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔" پھر میں نے دعا کی۔

"یا اللہ" یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن!! یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف فرما۔ پھر میں نے دیکھا۔ ایک ایسی جگہ پر ہوں۔ جسے پہچانتا نہیں ہوں۔ اچانک ایک دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا، آیا۔ میں نے اسے سلام کے بعد پوچھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں"

فرمایا "میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں جا رہا ہوں"۔ میں بھی ساتھ ہو لیا اور چند ثانیوں بعد ہم مسجد نبوی میں تھے۔

عرض کی: "یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے۔ لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟"

فرمایا: "ذرا صبر کرو۔ ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں"۔

پھر شاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام پیش کیا تو حضور نے فرمایا۔ "اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام کرو"۔

پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی۔ دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی: "آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں"

تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا" پھر میں نے عرض کی "مجھے کچھ نصیحت فرمایئے! جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے"۔

فرمایا: "مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو"

عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب میں درود پاک پڑھتا ہوں۔ تو کیا آپ اسے سنتے ہیں؟"

فرمایا: "ہاں میں سنتا ہوں"۔

پھر میں نے عرض کی۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے ضامن بن جایئے!"

فرمایا: "تو میری ضمانت میں ہے"

عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں!"

فرمایا: میں ان کا بھی ضامن ہوا"

آخر میں پھر ارشاد فرمایا کہ تیرے لئے لازم ہے کہ تو درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے تو پھر تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جس کا تو نے سوال کیا ہے"۔

دوران حج ایک شخص کثرت سے درود پاک پڑھ رہا تھا۔ حرم شریف میں، دوران طواف، منیٰ میں، عرفات میں۔ قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک، قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ ایک فرد نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں، مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے۔ یہ کیوں؟"

اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا۔ جب ہم کوفہ پہنچے، تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا۔ انتقال کے بعد میرے والد کا چہرہ بگڑ گیا اور گدھے سی شکل بن گئی۔ میں

سخت پریشان ہوا اور اسی غم واندوہ کی کیفیت میں مجھے اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل اور پاکیزہ صورت میں تشریف لائے اور میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھا کر پھر ڈھانپ دیا۔ اور پھر مجھ سے فرمایا:

"تو پریشان کیوں ہے؟"

عرض کی، "میں غمگین و پریشان کیوں نہ ہوں، حالانکہ میرے ماں باپ کا یہ حال ہے؟" فرمایا! تجھے بشارت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل وکرم کر دیا۔"

کپڑا ہٹا کر چہرہ دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک تھا اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے عرض کیا! آپ کون ہیں، آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث رحمت ہوا۔

فرمایا: میں شفیع مجرماں ہوں۔ میرا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہے۔ عرض کی! "اے نبی اللہ! خدا کے لئے یہ تو فرمائیے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا۔ فرمایا! تیرا باپ سود خور تھا اور قانون قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہو جائے گا یا آخرت میں، لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (بعض کتابوں میں تین سو بار) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی اور میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے"۔

جبرائیل امین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی! "یا رسول اللہ! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے"۔

عرض کی: "یا رسول اللہ! مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آہ وفغاں اور رونے دھونے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے آوازوں کا رخ کیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ جس کو میں نے پہلے آسمان پر دیکھا تھا۔ جو کہ اس وقت

بڑے اعزاز و اکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو رب کائنات اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔" میں نے سرگرداں پریشان فرشتہ سے پوچھا" تمہارا کیا حال ہے اور تجھے کیا ہو گیا ہے؟" اس نے بتایا۔ "معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا۔ میرے قریب سے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم گذرے اور میں نے ان کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی اور پروردگار عالم نے اسی پاداش میں مجھے ذلیل و رسوا کر کے بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا ہے۔"

پھر اس نے کہا: "اے جبرائیل بارگاہ ایزدی میں میری سفارش کر دو۔ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے"۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا۔ "اے جبرائیل! اس فرشتہ کو بتا دو۔ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھے۔"

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنا شروع ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور وہ پھر اپنی مسند اکرام پر جا بیٹھا۔

انقلابات زمانہ نے عجب رنگ دکھایا وہ تاجر جس کا کاروبار مشرق و مغرب میں پھیلا ہوتا تھا۔ وہ کوڑی کوڑی کو محتاج ہو گیا اور قرض کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ قرض خواہ آتے اور اسے ذلیل و رسوا کرتے۔ ایسا ہی قرض خواہ آیا اور اس نے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی۔

قرض خواہ نے کہا" ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا، مگر تجھ میں وفا نہیں پائی" مقروض نے کہا" خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کرو، میرے ذمہ اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں۔ آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔"

قرض خواہ نے کہا" تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا" اور عدالت میں قاضی کے پاس لے گیا۔ قاضی نے پوچھا" تو نے اس سے قرض لیا؟"

جواب دیا" ہاں لیا تھا لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کرسکوں۔" قاضی نے کہا" ضامن دو۔ ورنہ جیل جاؤ"۔۔۔۔۔ مگر کوئی شخص ضمانت دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ مقروض نے قرض خواہ سے عرض کی۔ کہ" خدا کے واسطے مجھے آج رات بچوں میں گذارنے کی مہلت دے۔ پھر بے شک جیل بھیج دینا"۔

قرض خواہ نے رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔

مقروض نے کہا: اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔"

قرض خواہ مان گیا اور مقروض غمزدہ اور پریشان گھر واپس آیا تو بیوی نے سبب پوچھا۔ تو اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔

بیوی نے کہا" غم نہ کھا۔ فکر کی چنداں ضرورت نہیں، جس کے ضامن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ وہ کیوں مغموم و پریشان ہوگا۔ یہ سن کر اس کے غم کافور ہو گئے اور کچھ ڈھارس بندھ گئی۔ رات کو درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی کیفیت میں سو گیا۔ خواب میں رحمت دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی۔" میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے؟" فکر مت کر۔ صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور کہنا کہ تجھے تیرے رسول

نے سلام بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ میری طرف سے پانچ سو دینار قرضہ ادا کر دو کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور نشانی کے طور پر بتا دینا کہ آپ محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتے ہیں۔ لیکن گذشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا کہ نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔"

وزیر موصوف باہر جانے کے لئے تیار تھے کہ یہ صاحب پہنچ گئے۔

پوچھا" تم کون ہو؟ اور کیسے آئے ہو؟"

کہا: آیا نہیں بھیجا گیا ہوں"

" کیا مطلب"

کہا" مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے"۔

پوچھا" کس لئے؟"

تو اس شخص نے سارا ماجرا سنا ڈالا اور نشانی بھی بتا دی۔ جب یہ سب کچھ سنا تو وزیر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس صاحب کو مکان کے اندر لے گئے اور تعظیم کے ساتھ بٹھایا اور ایک دفعہ پھر اپنے آقا کا پیغام سنا اور پھر اس کی پیشانی کو چوما اور تھوڑی دیر کے بعد رقم پیش کرتے ہوئے کہا۔

" یہ پانچ سو دینار آپ کے گھر والوں کے لئے، یہ مزید پانچ سو دینار آپ کے بچوں کے لئے اور یہ پانچ سو دینار خوشخبری لانے کے اور یہ پانچ سو دینار قرض ادا کرنے کے لئے۔

مقروض خوشی خوشی گھر لوٹا اور کل رقم سے پانچ سو دینار گن کر قرض خواہ کے پاس آیا اور کہا کہ " چلو قاضی کی عدالت میں، تا کہ تمہارا قرض ادا کیا جائے۔ " قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے۔ رات آقا میری خواب میں بھی

آئے اور فرمایا کہ "مقروض کا قرضہ ادا کر دو اور اتنا اپنے پاس سے دو" قرض خواہ نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو دینا بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں"

سفر جہاد کے دوران ایک جگہ پڑاؤ کیا تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھالو"۔ اسی اثناء میں ایک شہد کی مکھی نے زور زور سے بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ نے عرض کی۔ "یارسول اللہ یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟"

فرمایا! یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں۔ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے، حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے کیوں کہ ہم تو اسے لا نہیں سکتیں۔"

پھر فرمایا۔ پیارے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔"

چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے اور غار میں پہنچ گئے اور شہد مصفا حاصل کیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرمایا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانے لگی صحابہ نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مکھی پھر شور مچا رہی ہے؟"

فرمایا: "میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ جواب دے رہی ہے۔"

عرض کی: "آپ نے کیا سوال کیا ہے۔"

فرمایا: "پوچھا ہے تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہیں۔"

میں نے پوچھا "پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی، تو

تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہمارا ایک امیر اور سردار ہے جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات مقدسہ پر درود پاک پڑھتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں۔ اسی درود پاک کی وجہ سے یہ کڑوا رس میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے شہد شفا بن جاتا ہے۔"

خیر البشر پر لاکھوں سلام

ادیب رائے پوری

خیر البشر ﷺ پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

روز ازل جو چمکا تھا نور
محشر میں ہو گا ان کا ظہور

اول سے آخر ان کا ہی نام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

عرشِ بریں تک چرچا تیرا
شمس و قمر ہے صدقہ ترا

اے ماہِ کامل اے حسن تمام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

سب کو میسر ہو یہ مقام
پہنچیں مدینے بن کر غلام

پڑھتے درود اور پڑھتے سلام
خیرالبشر پر لاکھوں سلام

تیری ثنا ہے میرا نصیب
قربان تجھ پر جانِ ادیب

تجھ پر تصدق عالم تمام
خیر البشر پر لاکھوں سلام

خیر البشر پر لاکھوں سلام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

واقعات

دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک سے

کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی، جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، ہوتا وہی ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "جس بندے پر کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے کیونکہ درودِ پاک مصیبتوں اور پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے"۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کیساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

"اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو

جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لیے مجھے تین ہزار دینار دے دے"۔

فرمایا: جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ مجھے آقائے دو جہاں رحمتِ دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا، جب آنکھ کھلی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر اُمت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کی "یا رسول اللہ! (فداک ابی و امی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو" یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا کہ اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درودِ پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نمازِ فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا، جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا "مرحبا! برسول اللہ حقا" اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آگئے۔ ان

میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا ''یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کیلئے'' اور پھر تین ہزار دیئے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار دیئے اور فرمایا ''یہ تیرے کاروبار کیلئے'' اور ساتھ ہی الوداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آ جانا میں آپ کے کام دل وجان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور فریقین کو بلا وا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے۔ قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا! حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ''ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا قرضہ میں ادا کرتا ہوں، جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں'' یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لیے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا'' آپ کا شکریہ! لیجیے اپنی رقم سنبھال لیجیے تو قاضی صاحب نے فرمایا ''اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں۔ یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں''۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے۔ (جذب القلوب ص: ۲۶۳)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی
مشکل کشا ہے تیرا نام تجھ پر درود اور سلام

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

حضرت ابوعبداللہ رصاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجت مند عیال دار صابر و عابد رہتا تھا۔ ایک دن وہ رات کونماز کیلئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درودِ پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے اپنے فضل وجود اور احسان سے، لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درودِ پاک پڑھتے ہوئے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مردِ صالح پر بھی نیند طاری کر دی۔ جب آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اٹھی اور وہ شاہِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا اور آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہوگی تو اے پیارے امتی! تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہوگا اور اسے میرا سلام کہنا، نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔“

یہ فرما کر رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے اور وہ مردِ صالح بیدار ہوا تو مسرت وشادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس خواب میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس نے الحق حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان حضور صلی اللہ تعالی علیہ

کی شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر سو گیا تو قسمت کا ستارہ چمکا پھر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔

جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے اس نے اسے اجنبی دیکھ کر پوچھا "کیا آپ کو کوئی کام ہے؟" اس مردِ صالح نے فرمایا "وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔"

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں، جب تخلیہ ہو گیا تو مردِ صالح نے کہا "تجھے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے" یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا "کون تمہارا نبی ہے؟" فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " یہ سن مجوسی نے سوال کیا "کیا آپ کو پتا ہے میں مجوسی ہوں اور آپ کے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر مردِ صالح نے فرمایا "میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے" یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے"۔

پھر مجوسی نے پوچھا "اور کیا کہا ہے؟" اس نیک مرد نے کہا نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے"۔ اس مجوسی نے پوچھا کہ تجھے معلوم ہے کہ وہ کون سی دعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آمیں تجھے بتاؤں وہ کون سی دعا ہے۔

جب اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا" آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا:

اشھد لا اله الا الله و اشھد ان محمد رسول الله

صلی الله تعالٰی علیه و آله وسلم

اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں کو کارندوں کو بلایا اور فرمایا" سن لو! میں گمراہی میں تھا اللہ تعالٰی نے مجھے ہدایت دی ہے، میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالٰی سبحانہ پر اور اس کے نبی محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر۔

لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال ابھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں"۔ تو اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے، پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا" بیٹا میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ لہٰذا اگر تو اسلام قبول کر لے تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ"۔

یہ سن کے بیٹے نے کہا" ابا جان! آپ نے جو راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ لیجیے سن لیجیے۔

اشھد ان لا اله الا الله و اشھد ان محمد رسول الله

صلی الله تعالٰی علیه و آله وسلم

پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا کہ مجھے قسم ہے خدا کی میرا

شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفر ت رہی ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم

یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا پھر اس نے مردِ صالح سے کہا "کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو دعا بتاؤں جس کی مقبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے مجھ کو راضی کیا ہے؟" مردِ صالح نے فرمایا ہاں ضرور بتائیں۔

اس نے کہا "جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری، کیا دیہاتی سب کھا گئے، جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا۔ میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تا کہ آرام کروں۔ میرے پڑوس میں ایک سید زادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں "امی جان! آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالٰی اسے ہماری طرف سے اچھی جزا نہ دے۔"

جب میں نے اس شاہ زادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے! میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شاہ زادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شاہ زادیاں ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔

میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں جو میں نے حاضر کی تھیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شاہ زادیوں نے کہا ''امی جان! ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سن کر ان شاہ زادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا کہ ''بیٹی! یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے تو شاہ زادیوں نے کہا'' ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھائیں جب کہ بھیجنے والا مجوسی ہی رہے۔ پہلے اس کے لئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں''۔

ان شاہ زادیوں نے دعا کرنا شروع کر دی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھی تھی اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام میں دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جو ان کو دیا تھا آپ کا ہے آپ لے جائیں''۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۴۵)

صلی اللہ علی حبیبہ
سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
و بارک وسلم

حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا:

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے، قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہونے کو تھا میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جاتا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی، پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔

زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی:

یا محمد، یا محمد، انا مستغیث بك

یارسول اللہ! یا حبیب اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریاد رسی کیجیے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ''ادھر آؤ!'' میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہو گیا پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔

اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور ان بزرگ نے فرمایا ''یہ تیری سواری ہے'' اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور واپس ہونے پر فرمانے لگے ''جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے'' اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو

حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں یہی تو امت کے والی اور امت کے غمخوار ہیں اور جب سرکار روا پس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت! میں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟

(نزہتہ الناظرین، ص:۳۳)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

وبارک وسلم

کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابو حفص حداد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا، بھوک سخت لگی ہوئی تھی یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درودِ پاک پڑھا اور عرض کی ''یارسول اللہ! اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے بھوک نے نڈھال کر دیا ہے''۔ وہیں پر اللہ تعالٰی نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے دائیں جانب اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰیٰ عنہ بائیں جانب ہیں اور حیدرِ کرار سامنے ہیں۔

مجھے مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بلایا اور فرمایا ''اٹھ سرکار تشریف لائے ہیں''۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی، میں نے آدھی کھالی اور آنکھ کھل گئی میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ المصطفیٰ و
رسولہ المجتبیٰ وعلی آلہ و اصحابہ وسلم

(سعادۃ الدارین،ص:۱۳۴،نزہتہ الناظرین،ص:۳۳)

صلی اللہ علی حبیبہ
سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
و بارک وسلم

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شورِ دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا۔ اچانک طوفان آ گیا اقلابیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جو اس کی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔

پریشانی حد سے بڑھ گئی جہاز والے زندگی سے ناامید ہو گئے۔ میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ میں زیارت جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سرفراز ہوا امت کے والی فرما رہے ہیں۔ ''اے میرے امتی! پریشان نہ ہو، جہاز پر سوار لوگوں کہ کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درود نجاتی پڑھیں'' یہ فرمایا اور میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے جہاز والوں سے کہا'' گھبراؤ نہیں! کوئی فکر کی بات نہیں اٹھو اور درود پاک پڑھو! ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی، طوفان ختم ہو گیا اور ہم درود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو اور اس درودِ پاک کو ہزار مرتبہ محبت وشوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع،ص:۲۱۹،نزہتہ الناظرین،ص:۳۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا ''لِلّٰہ! مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں''۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لیے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درودِ پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کرلو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحتہ القلوب ملفوظات شیخ الاسلام فریدالدین گنج شکر قدس سرہ، ص:۶۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا ''فکر نہ کرو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج سے آرام ہو جائے گا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درودِ پاک کی ہے۔ (راحتہ القلوب ص:۶۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے مندرجہ بالا درودِ پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمایا ''بیٹھ جاؤ'' وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ''ہم مسافر ہیں، خانہ کعبہ کی زیارت کیلئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمائیے''۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ''حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی'' جب دیکھا وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور گٹھلیاں درودِ پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب، ص ۶۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

محمد بن فاتک نے بیان کیا ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔ ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی ''آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے''۔ شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے

والی، بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا اسلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درودِ پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ شب جمعہ تم نے سات سو بار درودِ پاک پڑھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا۔ آپ وہاں گئے اور باقی درودِ پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔ حضرت شیخ ابوبکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے، پہنچ کر وزیر سے فرمایا "وزیر صاحب! یہ آپ کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قاصد ہے"۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔

وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا "اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا"۔ پھر وزیر صاحب نے عرض کیا "حضرت! یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اس کے لئے کہ آپ بچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کئے، مگر شیخ ابوبکر نے فرمایا "ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار"۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۲۳، رونق المجالس، ص: ۱۱)

صلی اللہ علی حبیبہ
سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
و بارك وسلم

حضرت ابو محمد حزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے گھر کے دروازے پر باز اشہب (شاہی باز) آیا تھا، لیکن ہائے میری قسمت میں اسے شکار

نہ کر سکا اور چالیس سال گزرنے کو ہیں بہتیرے جال پھینکتا ہوں مگر ایسا باز پھر ہاتھ نہ آیا۔ کسی نے پوچھا ''وہ کون باز اشہب تھا تو فرمایا'' ایک دن جبکہ میں رباط (سرائے) میں تھا، نمازِ عصر کے بعد ایک درویش سرائے میں داخل ہوا وہ نوجوان تھا زرد رنگ، بال بکھرے ہوئے، برہنہ سر، پاؤں ننگے۔

آکر تازہ وضو کیا اور دو رکعت پڑھ کر سر گریبان میں ڈال کر بیٹھ گیا اور درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا، مغرب تک یونہی درودِ پاک میں مشغول رہا۔ نماز مغرب کے بعد پھر اسی طرح مشغول ہو گیا۔ اچانک شاہی پیغام آیا کہ آج سرائے والوں کی بادشاہ کے ہاں دعوت ہے۔ میں اس درویش کے پاس بھی گیا اور پوچھا ''تو بھی ہمارے ساتھ بادشاہ کے ہاں ضیافت پر چلے گا''۔ اس نے کہا مجھے بادشاہوں کے ہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن آپ میرے لئے گرم گرم حلوہ لیتے آئیں۔ میں نے اس کی بات کو پھینک دیا کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جاتا (ہم اس کے باپ کے نوکر نہیں ہیں) اور میں نے یہ سوچا کہ یہ بیچارا ابھی نیا نیا اس راہ پر چلا ہے اسے کیا معلوم؟

الحاصل ہم اسے چھوڑ کر چلے گئے اور شاہی مہمان بن گئے، وہاں ہم نے کھانا کھایا نعت خوانی ہوتی رہی، رات کے آخری حصہ میں ہم فارغ ہو کر واپس لوٹ آئے۔ جب میں سرائے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ درویش اس طرح بیٹھا ہوا درودِ پاک میں مشغول ہے۔ میں بھی مصلیٰ بچھا کر بیٹھ گیا، لیکن مجھے نیند نے دبا لیا۔ آنکھ لگ گئی تو دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ اجتماع ہے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ حبیب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ ارد گرد انبیاء کرام ہیں علیٰ نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام، میں آگے بڑھا اور حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے رخ انور

دوسری طرف کر لیا۔ کئی بار ایسا ہوا تو میں ڈر گیا اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی کہ حضور توجہ نہیں فرما رہے ہیں"۔ فرمایا "میری امت کے ایک درویش نے تجھ سے ایک خواہش ظاہر کی تھی (حلوہ طلب کیا) مگر تو نے اس کی پروا نہیں کی" یہ سن کر میں گھبرا کر بیدار ہوا اور ارادہ کیا کہ میں اس درویش کو جسے میں نے معمولی جان کر نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ یہ تو سچا موتی ہے یہ تو یگانہ روزگار ہے، یہی وہ ہے جس پر حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت ہے، میں اسے ضرور کھانا لا کر دوں گا، لیکن میں جب اس جگہ پہنچا جہاں وہ بیٹھ کر درودِ پاک پڑھ رہا تھا، وہ جگہ خالی تھی وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

ہائے قسمت کہ شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ اچانک میں نے سرائے کے گیٹ کے بند ہونے کی آہٹ سنی، خیال کیا شاید وہی نہ ہو، میں نے جلدی سے باہر نکل کر جھانکا تو وہی جا رہا ہے، میں آوازیں دیتا رہا لیکن کون سنے، آخر میں نے آواز دی "اے اللہ کے بندے! آمیں تجھے کھانا لا کر دوں"۔

یہ سن کر اس نے فرمایا "ہاں! میری ایک روٹی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی رسول (علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ) سفارش کریں تو پھر مجھے روٹی لا کر دے مجھے تیری روٹی کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے اسی (حیرانی) کی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۳۴)

اللہ تعالیٰ لاکھوں کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ایسے لوگوں پر جن کے دل میں عشقِ رسول بستا ہے۔ جنہوں نے "درودِ پاک" کے ذریعہ نبیوں کے نبی، رسولوں کے رسول حبیب خدا کا قرب حاصل کر لیا اور اس میدان میں بازی جیت کر لے گئے

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

۱۹۶۵ کی پاک و بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر جب بھارت نے شرمن ٹینکوں، ٹینک شکن توپوں، بکتر بند گاڑیوں اور خودکار ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کردیا۔ تو ایس اے زبیری کا بیان ہے۔ مجھے حکم ملا کہ اللہ تعالیٰ کے سہارے دشمن پر حملہ کردو۔ چنانچہ میں اور میرے ساتھی چار ٹینکوں کے ساتھ درودِ پاک پڑھتے ہوئے دشمن پر چڑھ دوڑے۔ بس ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے دشمن کے شرمن ٹینک آگ میں لپٹ چکے تھے اور جس غرور کے ساتھ دشمن نے ہم پر حملہ کیا تھا وہ خاک میں مل چکا تھا۔ (روزنامہ اخبار کوہستان ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۵ء)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

انور قدوائی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد امیر الدین قدوائی کے علامہ راغب احسن کے ساتھ برادرانہ تعلقات تھے پاکستان کے معرض وجود میں آنے پر علامہ صاحب کلکتہ والے مکان کی چوتھی منزل پر مقیم تھے۔ بھارتی حکومت نے علامہ صاحب کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کردیئے۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس چند دیگر افسران علاقہ کے ساتھ آپ کی گرفتاری کے لیے آیا اور اس مکان کو گھیرے میں لے لیا۔ علامہ صاحب کو بھی خبر لگی آپ نے اپنے ضروری کاغذات بغل میں لئے اور کمرہ سے باہر آگئے، درودِ پاک پڑھنا شروع کردیا۔ آپ سیڑھیاں اتر رہے تھے اور عملہ پولیس سیڑھیاں چڑھ رہا تھا، مگر کوئی بھی آپ کو نہ دیکھ سکا، حالانکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس آپ کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ علامہ صاحب ہوائی اڈا پر

پہنچے اپنے نام پر ڈھاکہ کیلئے ٹکٹ خریدا اور بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔

یہ سارا واقعہ علامہ صاحب نے ایک خط میں اپنے دوست امیر الدین قدوائی کو تحریر کیا اور درودِ شریف کی برکت بیان کی کہ یہی اسم اعظم ہے۔

(خزینہ کرم، ص:۲۹۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

ایک شخص دربارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا ان دونوں نے گواہی دے دی۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ تعالٰی کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا'' اے اونٹ! میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟''۔

اونٹ فصیح زبان سے بولا کہ آپ اللہ تعالٰی کے رسول ہیں۔ حقاً حقاً یا رسول اللہ! اس میرے مالک کے ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور دشمنی کے بنا پر میرے مالک کے ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کے مالک سے پوچھا وہ کون

سا عمل ہے۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچا لیا ہے؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ میں اٹھتا بیٹھتا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کر دے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کر دیا ہے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۳۷)

اور ''نزہتہ المجالس'' میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا ''اے میرے پیارے صحابی جب تو پلِ صراط پر گزرنے لگے گا تو تیرا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (نزہتہ المجالس ۲،۱۰۶)

یہ ساری برکتیں درودِ پاک کی ہیں۔

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔ اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ مقدسہ ہے اور میں نے ایک ہزار بار درودِ پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کیا ''یا اللہ! میں اس روضہ پاک والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما''۔ ہاتف سے ندا آئی ''میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں بہت قریب ہے۔ جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا''۔ جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہتہ المجالس، ص:۲،۱۰۷)

صلی اللہ علی حبیبہ

سید نا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

ایک شخص کو انحصار بول (پیشاب کی بندش) کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا "ارے بندہ خدا! تو تریاقِ مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ لے پڑھ!

اللھم صل وسلم وبارك علی روح سید نا محمد فی الارواح و صلی وسلم علی قلب سید نا محمد فلی القلوب وصل وسلم علی جسد سید نا محمد فی الاجساد و صلی وسلم علی قبر سیدنامحمد فی القبور

جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ (نزہتہ المجالس ص:۲، ۱۱۰)

صلی اللہ علی حبیبہ

سید نا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ میں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے، مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔"

میں نے پوچھا ''حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟'' فرمایا ''کثرت درودِ پاک کی وجہ سے ہے''۔ (سعادۃ الدین، ص: ۱۳۴)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں، میں براہ ادب جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہولیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا''۔ آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی یہ برکت درودِ پاک کی ہے''۔ (سعادۃ الدارین ص: ۱۳۴)

اس واقعہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا۔

کشتی نوح میں نارِ نمرود میں بطن ماہی میں، یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صل علیٰ ہر جگہ، ہر مصیبت میں کام آگیا

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحاب

و بارک وسلم

حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، ایسا بیمار رہا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ

قصیدہ جس میں میں نے دو جہاں کے سردار رفیع الشان شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درودِ پاک کے ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا "آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ حرم شریف میں باب عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک! رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چل رہے تھے اور خلقِ خدا محو نظارہ ہے۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ مدرسہ منصوریہ سے گزر کر بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔

جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا۔ "وعلیك السلام یا شعبان!" یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا

"یا سیدی! یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ
علیك و علی الك واصحابك"۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بابِ صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا "اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں

آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۴۰)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار بہت وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے لیکن اتفاق سے گردش کے دن آ گئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحب دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا، ''خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے، حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے''۔ صاحبِ دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔

قاضی صاحب نے پوچھا تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے؟ مقروض نے کہا ہاں لیا تھا، لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا ''ضامن دو، ورنہ جیل جاؤ!'' ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کیلئے تیار نہ ہوا۔

صاحب دین نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحب دین سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے، کل میں خود حاضر ہو جاؤں گا اور پھر مجھے بے شک جیل بھیج دینا، پھر میری قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی

سبیل بنا دے۔

یہ سن کر صاحبِ دین نے ایک رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ صاحبِ دین نے منظور کر لیا اور وہ مقروض گھر آ گیا، لیکن غمزدہ حد درجہ کا پریشان۔ دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا کہہ سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لئے آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو ضامن دے کر آیا ہوں۔

بیوی جو کہ نہایت بیدار بخت عورت تھی اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا، فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔ جس کے ضامن رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوئے ڈھارس بندھ گئی، رات کو درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور درودِ پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو امت کے والی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا کہ تمہیں اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ میری طرف سے پانچ صد دینار قرضہ ادا کر دو، کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے اور میں اللہ تعالٰی کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر ہر رات ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتے ہیں، لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔ یہ فرما کر امت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا تو بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا

نہیں سماتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی، پہنچ کر فرمایا "السلام علیکم!" وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا "کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟" فرمایا "آیا نہیں بھیجا گیا ہوں" وزیر نے استفسار کیا "کس نے بھیجا ہے؟" فرمایا "مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے۔ پوچھا! کس لیے بھیجا ہے فرمایا اس لئے بھیجا ہے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانچ صد دینار ہے ادا کر دیں۔ وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سنا دیا۔

وزیر سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا، ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔ وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کو دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمتِ دو عالم، امت کے والی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر کے آیا ہے نیز وزیر صاحب نے کہا "مرحبا برسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

پھر وزیر صاحب نے اسے پانچ صد دینار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لئے، پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اس لئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانچ سو دینار پیش کیے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔ وہ مقروض رقم لیکر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں پانچ صد دینار گن کر لے لئے اور صاحبِ دین کے گھر آیا اور اسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور اپنا قرضہ وصول کر لو!

جب قاضی کی عدالت میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اس مقروض کو مودبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم عالمِ رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کر دے اور اتنا اپنے پاس سے دیدے۔ یہ سن کر

صاحبِ دین نے کہا کہ میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں، کیونکہ مجھے بھی سرکارِ عالم حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ہی حکم دیا ہے وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اس کے پاس چار ہزار دینار تھے۔ برکت درود پاک کی۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۷)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے، فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے، فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا، یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کراسکوں نہ کوئی کپڑا، نہ کوئی چیز کھانے کو۔

جب عید کی رات آئی، وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ دروازے پر کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم اس وقت کیوں آئے ہیں؟ آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین امت کے والی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔

تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا! جا کر ان کی خدمت کر اس

کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ، اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تاکہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں، لہٰذا یہ کچھ سامانِ عید قبول کیجئے! اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تاکہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے لہٰذا صبح ہونے سے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۸)

یہ برکتیں ساری کی ساری درودِ پاک کی ہیں۔

عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین روف رحیم

اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اپنی امت پر ایسی شفقت ہے کہ اتنی والدین کو اپنی اولاد پر شفقت نہیں ہو سکتی۔

صلی الله علی حبیبه

سید نا محمد و آله و اصحابه

و بارك وسلم

ایک نیک صالح بزرگ محمد بن سعید بن مطرب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درودِ پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درودِ پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی، اتفاق سے میری بیوی اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں درودِ پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دو جہاں رسولِ مکرم شفیع معظم صلی الله تعالی علیه وآله وسلم بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا، نور ہی نور ہو گیا۔ پھر سرکار محبوب کبریا صاحب لولاک صلی الله تعالی علیه وآله وسلم میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درودِ پاک

پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں۔

مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا، رحمتِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہوگئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے، بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ص: ۱۳۵، سعادۃ الدارین ص: ۱۲۳، جذب القلوب ص: ۲۲۵)

ایک شخص خواب میں رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درودِ پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا ہے۔

(نزہۃ المجالس: ۲، ۱۱۳)

صلی اللہ علی حبیبہ
سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ
و بارک وسلم

ایک بزرگ فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درودِ پاک پڑھتا ہے۔ حرم شریف میں دیکھا، طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات میں دیکھا، قدم اٹھاتا تو درودِ پاک، قدم رکھتا تو درودِ پاک۔

آخر میں نے سوال کیا اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درودِ پاک ہی پڑھتا ہے، دعا کی جگہ بھی درودِ

پاک ہی پڑھتا ہے۔

یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے خراسان سے چلا، جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو گیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی حتی کہ میرا باپ فوت ہو گیا تو میں نے ان کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑے کو اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہو گیا ہے میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔

میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہو کر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا اور پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟

میں نے عرض کی میں کیوں پریشان و غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔ فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل و کرم کر دیا اور کپڑا اٹھا کر مجھے دکھایا۔ میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے۔

جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث برکت و رحمت ہوا آپ نے میری بے کسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔

یہ سن کر فرمایا میں ہی شفیع مجرماں ہوں، میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہو گیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خدا کیلئے یہ

تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہو گیا تھا؟

فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا اور قانون قدرت ہے کہ سود خور کا چہرہ دنیا میں تبدیل ہو گا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہو گیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سو بار (اور بعض کتابوں میں تین سو بار اور بعض کتابوں میں ہے کہ وہ کثرت سے) مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی۔

وانا غیاث لمن یکثر الصلوٰۃ علی

"یعنی میں ہر اس شخص کا فریاد رس ہوں جو مجھ پر درودِ پاک کی کثرت کرے"۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۲۵، نزہتہ الناظرین ص ۳۲، رونق المجالس ص:۱۰۔ تنبیہ الغافلین ص:۱۶۱)

وعظ بے نظیر میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ چاروں طرف سے لوگ جوق در جوق آ رہے ہیں۔ میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا انہوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ پر فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے، پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

حضرت شیخ عبدالواحد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: "میں حج کیلئے روانہ ہوا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو لیا، میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہو تو درودِ پاک بیٹھا ہو تو درودِ پاک جائے تو درودِ پاک آئے تو درودِ پاک پڑھتا رہے۔ میں نے

اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوا جب ہم حاضری دیکر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا، میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آ کر کہا اے اللہ کے بندے اٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے، میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔ میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی، میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں، ایک سر کے پاس تھا، ایک پاؤں کے پاس، ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین وجمیل چہرہ، سبز پیراہن زیب تن ہے، تشریف لائے۔

آتے ہی فرمایا ''پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مردِ بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے'' میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا، پھر میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا اور بتایا کہ میرا باپ کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۲۶)

صلی اللہ علی حبیبه

سیدنا محمد و آله و اصحابه

و بارك وسلم

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج ایک

عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟

جبریل علیہ السلام نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا، مجھے وہاں آہ فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں، جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز واکرام سے رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا، ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تو اللہ تعالٰی اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا، لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا؟

اس نے بتایا "معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا، میرے قریب سے اللہ تعالٰی کے حبیب نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم گزرے تو میں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالٰی کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالٰی نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا، پھر اس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالٰی اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر سے بحال کر دے"۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں نے اللہ تعالٰی کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھے"۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم! میں نے اس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی

سنا یا تو وہ سنتے ہی حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر درودِ پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوۃ ص:۳۱۷ جلد اول)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

شبِ معراج سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرمایا کہ اے جبریل! اس فرشتے کو کیا ہوا؟ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس فرشتہ کو اللہ تعالی نے ایک شہر تباہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اسے رحم آ گیا یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالی نے اسے یہ سزا دی ہے۔

یہ سن کر حبیبِ خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبریل! کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے۔ وانی لغفار لمن تاب یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔

یہ سن کر سید دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دربارِ الٰہی میں عرض کی یا اللہ! اس پر رحمت فرما! اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالی نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درودِ پاک پڑھے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درودِ پاک پڑھا اللہ تعالی نے اس کو پر اور بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ

اللہ تعالیٰ نے درودِ پاک کی برکت سے "کروبین" پر رحم فرمایا ہے۔

(رونق المجالس ص:۱۱)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

ایک دن حضرت توکل شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہمارا ہمیشہ معمول تھا کہ عشاء کے وقت درودِ پاک کی دو تسبیح پڑھ کر سوتے تھے۔ اتفاقاً ایک دن ناغہ ہو گیا۔ ہم نے وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ فرشتے بہت ہی خوش الحانی سے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پڑھ رہے ہیں تعریف کر رہے ہیں اور اسی اثناء میں فرشتوں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اے وضو کرنے والو! دو تسبیح درودِ پاک کی پڑھ لیا کرو، ناغہ نہ کیا کرو۔ (ذکر خیر ص:۱۹۶)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارك وسلم

حضرت ابوالحسن بغدادی نے ابن حامد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد عالم رویا میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا، پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا مجھے ایسا عمل بتائیں جس کی وجہ سے میں جنتی ہو جاؤں۔

ابن حامد نے فرمایا ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ہزار بار قل ھو اللہ احد پڑھ۔ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی طاقت نہیں ابن حامد نے فرمایا کہ اگر یہ نہیں کرسکتا تو ہر رات رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درودِ پاک پڑھا کر۔ (القول البدیع ص:۱۱۷)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا میں نے جو درودِ پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کیے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے، پھر میں نے پوچھا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا اے بھائی! تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے تو اس نے بتایا کہ اس وجہ سے کہ تو نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۱۳)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا حکومت کے دو سپاہی تھے جن کو میں جانتا ہوں وہ دونوں فوت ہو گئے۔ بعد ازاں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا تم دونوں فوت نہیں ہو چکے؟ دونوں نے کہا ہاں! ہم فوت ہو چکے ہیں، پھر میں نے پوچھا خدا کے لئے مجھے بتاؤ کہ تمہارا کیا حال ہے؟ دونوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر رحم فرمایا ہے۔

میں نے کہا تم جب فوت ہوئے تھے تو تم حکومت کے سپاہی تھے۔ انہوں نے کہا ہاں! ایسے ہی ہے لیکن ہم طاعون سے مرے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم فرمایا اور ہمیں بخش دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے

پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تم پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ صدیقوں میں سے ہیں۔

پھر میں نے کہا تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ وہ سچ ہے؟ دونوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم! آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک خیر کثیر ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو دونوں نے بتایا کہ آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے اس وجہ سے یہ اجر ہے، پھر میں نے ایک دوست کے متعلق سوال کیا جو فوت ہو چکا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خیریت سے ہے، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ ہمیں نفع دے اور رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درودِ پاک پڑھنے کی محبت عطا فرمائے۔

(سعادۃ الدارین ص:۱۱۳)

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا جو میں نے درودِ پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے تو ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا، وضو کیا، نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آ گئی کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان نوعمر کے پاس پہنچ گیا، چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ اس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا۔ اے

اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟

اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کے لئے جارہے ہیں، مگر یہ اس نے پست آواز میں کہا، پھر میں نے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے نام اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔

پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا کہ ہمارے گھر چلو تاکہ والدہ آپ کی زیارت کرے، میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا تو اس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا امی جان! یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے اس کو سلام کیا اور پھر پوچھا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس پر اس ساتھی کی والدہ نے کہا ہم اس وقت سے آپ کو جانتے ہیں جب آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی، پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا مقابلہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو، تو اس کی والدہ نے کہا کہ ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا "سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ، وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اس کی ولایت ظاہر ہے"۔

پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لیے ہم چلے تھے تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت ان کے ساتھ ہے اور وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیبِ خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درودِ پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے ہیں۔

ما طلعت شمس ولا قمر اضوء من و جهك يا سيد البشر

''یعنی اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند جو آپ کے چہرۂ انور سے زیادہ روشن ہو''۔

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔

یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے پھر میں نے کہا اے میرے آقا! میں اللہ تعالٰی اور محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہچانا، ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں! بلکہ وہ آپ ہی ہیں۔

پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا کہ تب سے جب سے آپ نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے اور اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لئے بشارت ہے کہ اللہ تعالٰی کے دربار میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے اور آپ ڈریں نہیں پھر میں نے کہا اے آقا! مجھے خدا تعالٰی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لئے بتائیں کہ آپ کا نام اور

نسب کیا ہے؟

فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہر واق کا رہنے والا ہوں میں یہاں جنوں کی ملاقات کیلئے آیا ہوں اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درودِ پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا کہ اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا کہ جب میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی، میں غار ملح میں (جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد ابراہیم حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکھٹے ہوئے۔

جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے، میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درودِ پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔

انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا اے بھائی! میرے لئے دعا کر اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے، میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔

یہ سن کر فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے

ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں۔

میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ! میں کھولتا ہوں آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔

میں نے جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرۂ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا بلکہ چہرۂ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو پکڑ کر سینۂ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ ”یا اللہ! مجھے پھر اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرا“۔

جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا۔ جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا، مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا ”اے فلاں! مجھ سے دور ہو جا اور جب آپ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ پر شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینۂ انور سے لگا لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے راضی کر دیا اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعائے خیر

کردیں۔

اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا دروِدِ پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اس کے جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص:۱۰۳)

صلی اللہ علی حبیبه

سید نا محمد و آله و اصحابه

و بارک وسلم

نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے دورِدِ پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا آمیرے ساتھ چل رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرالیں۔

چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا دیکھا تو سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں، جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی، پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کرسکا، پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا، دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کررہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا

ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟

اس نے کہا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درودِ پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کرسکوں اور اپنی مراد حاصل کرسکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی:

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے مرحبا فرمایا: تو میں اپنے چہرے کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا، پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالٰی مجھے نفع دے۔ فرمایا درودِ پاک کی کثرت کرو، پھر میں نے عرض کی حضور! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالٰی کے ولی بن جائیں۔ تو فرمایا میں تیرا ضامن بنوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالٰی کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالٰی سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے، لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مجھے منظور

ہے، پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر درودِ پاک کی کثرت لازم پکڑ واور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے۔

پھر میرے دل میں اس بات کا حشمت ورعب پیدا ہوا کہ جب میں کون ومکان، زمین وآسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہر نبی ورسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہی سے اقتباس کیا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بحر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھتے آرہے تھے۔

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دی لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دھتکار دیا اور فرمایا اے مردود! اے آگ کے چہرے والے، تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے

اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کرکے) رہنے دو۔

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ! میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں! تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں تو میری نسلِ پاک سے ہے، تو میں نے اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا، پھر میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے تو فرمایا کہ تجھ پر لازم ہے کہ درودِ پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا کہ وہ کون سا کھیل تماشا ہے کہ میں اسے ترک کردوں، میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے۔ پھر میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالٰی رحم فرمائے۔

صلی اللہ علی حبیبہ

سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ

و بارک وسلم

☆ درود شریف پڑھنے سے دل و جان، اسباب و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے والا خوش حال ہو جاتا ہے۔

"فیضانِ سنت"

صلی اللہ علیہ وسلم

﴿بیدم شاہ وارثی﴾

آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لے کے مرادِ دِل آئیں گے، مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو، آنکھیں کھولو، ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے، دیکھ یہی محرابِ حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی، بیدم دل کی دنیا لہکی
کھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فضیلت درود وسلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

سنت الٰہیہ اور حکم الٰہیہ میں فرق:

جتنی عبادات ہیں وہ سب حکم الٰہی کے تحت انجام پاتی ہیں۔ عبادات و طاعات کے پیچھے حکم الٰہی کارفرما ہوتا ہے جو بندوں کو کسی عمل کا مکلف بنا دیتا ہے اور خدا کے بندوں پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس حکم خداوندی کی رو سے اپنی اطاعت کا مظاہرہ کریں اور مطلوبہ عمل کو عدم سے وجود میں لائیں۔

ہر دور، ہر زمانے میں حکم خداوندی ہی کو یہ آقائی اور بالاتر حیثیت حاصل رہی ہے لیکن یہ بھی ایک قطعی حقیقت ہے کہ یہ خداوندی احکام، مختلف ادوار وازمنہ اور الگ الگ امتوں کے حوالے سے بدلتے بھی رہے ہیں اور تغیر و تبدل کا یہ عمل بعض اوقات تضاد کی حدوں کو بھی چھوتا رہا ہے۔ یعنی ایک عمل اگر کسی امت میں ایک حکم کی رو سے جائز و حلال ہوتا تھا تو وہی عمل کسی اور امت اور زمانے میں ایک دوسرے حکم کی رو سے ناجائز و حرام ہوتا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حکم خداوندی ایک ایسی چیز ہے جس میں تبدّل ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام مختلف زمانوں اور مختلف قوموں کے لئے الگ الگ بھی ہو سکتے ہیں۔

حکم الٰہی کے برعکس سنت الٰہیہ ایک ایسی چیز ہے جو ہر دور میں یکساں اور ایک ہی ہیئت میں قائم و دائم رہتی ہے اور زمانوں یا امتوں کے بدلنے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ گویا سنت الٰہیہ، ایک اٹل حقیقت اور دائمی قانون ہے جو

گردش دوراں سے آزاد اور ہر قسم کے اثرات و تغیرات سے محفوظ ایک ہی ہیت پر قائم رہنے والا ہے جو کسی پہلو سے تغیر پذیر اور زوال آشنا نہیں۔ اسے قرآنِ پاک نے یوں بیان فرمایا ہے۔

فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا (فاطر، ۳۵: ۴۳)

''اور تو ہرگز اللہ تعالیٰ کی سنت میں تبدیلی نہیں پائے گا۔''

حکم اور سنت کے تقابلی مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ماحول، ضرورت اور زمانے کے بدلنے سے حکم میں تو تبدیلی آجاتی ہے مگر سنت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اور اسے ہمیشہ ایک ابدی، دائمی اور آفاقی قانون کا درجہ حاصل رہتا ہے جو ہر دور میں ایک ہی شکل میں قائم اور برقرار رہتا ہے۔

حکم الٰہیہ اور سنت الٰہیہ کا فرق معلوم کر لینے کے بعد اب آپ اس آیت صلوٰۃ پر غور کریں تو پتہ چلتا چلے گا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا صرف اللہ تعالیٰ کا حکم ہی نہیں بلکہ اس کی سنت بھی ہے۔ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی، اس لئے فرمایا گیا ''اے مومنو! تم بھی اس سنت پر عمل کرو اور ذوق و شوق کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و درود بھیجو اور دل کی گہرائیوں سے اس حکم کی تعمیل میں مصروف رہو، کیونکہ کسی تبدیلی اور نسخ و ترمیم کے بغیر یہ حکم تمام زمانوں کے لئے ہے اور آئندہ بھی اسی طرح قائم و دائم اور برقرار رہے گا۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے عمل کا سنت الٰہیہ ہونا جہاں شانِ مصطفوی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بے مثلیت کی نمائندگی کرتا ہے وہاں اس عمل خاص کی فضیلت بھی حسین پیرائے میں اجاگر کرتا ہے کہ یہ وہ مقدس عمل ہے جو ہمیشہ کے لئے زوال و انحطاط اور تغیر و تبدل کے اثرات سے محفوظ ہے۔ کیونکہ یہ سنتِ الٰہیہ ہے اور سنتِ الٰہیہ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اس

لئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے میں تسلسل موجود ہے۔ جس طرح قدرت کی طرف سے پہلے یہ عمل جاری رہا ہے آئندہ بھی جاری رہے گا۔ لہٰذا ہر زمان و مکان کے مومنوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی تردد کے بغیر سنت الٰہیہ کی پیروی کریں اور نسخ و ترمیم کے خدشات سے بالاتر ہو کر اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے رہیں۔

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا فرق:

آیت درود کا اسلوب خاص بڑا ہی معنی خیز اور حکمت افروز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلوا علیہ و سلموا تسلیما (الاحزاب، ۳۳:۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ پڑھو اور سلام بھیجو جیسا سلام بھیجنے کا حق ہے۔

علم النحو کی روشنی میں اس آیت کریمہ کا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے، جملہ فعلیہ نہیں۔ اگر دونوں جملوں کی نحوی تعریفات کی روشنی میں ان کا تقابلی جائزہ لیا جائے اور دونوں کے خصائص و امتیازات کا پتہ چل جائے تو اس آیت کریمہ کی معنوی خوبی اور اسلوب کی حکمت بڑی حد تک واضح ہو جاتی ہے، اس لئے ہم پہلے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کا فرق واضح کرتے ہیں۔

جملہ فعلیہ:

جملہ فعلیہ مقرون بالزمان یعنی کسی نہ کسی زمانے کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ جب اس کا اطلاق کیا جائے تو ساتھ ہی کوئی نہ کوئی زمانہ بھی مفہوم ہوتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ جملہ فعلیہ ہو اور کوئی زمانہ اس سے مفہوم نہ ہوتا ہو۔ زمانے تین ہیں جو گزر گیا وہ ماضی ہے، جو موجود ہے وہ حال ہے اور جو ابھی آئے گا وہ مستقبل ہے۔ فعل

کی دلالت ان تینوں زمانوں میں سے کسی نہ کسی زمانے پر ضرور ہوتی ہے۔ مثلاً عربی زبان میں فعل مضارع، حال اور مستقبل دو زمانوں پر دلالت کرتا ہے۔ زمانہ ماضی اس کے معنوی دائرے سے خارج ہوتا ہے اور اگر فعل ماضی ہو تو وہ صرف زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہے۔ زمانہ حال اور مستقبل اس کے معنوی دائرے سے باہر ہوتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہوا کہ فعل خواہ کسی شکل میں ہو کوئی نہ کوئی زمانہ ضرور اس کے حیطہ اختیار سے باہر ہوتا ہے اور اس کی دلالت اس زمانہ خاص پر نہیں ہوتی۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ زمانہ ایک عارضی شے ہے، ابدی اور مستقل نہیں کہ ہر فعل اس کے مفہوم و معنی کے دائرے میں آ جائے۔ فرض کریں اگر فعل ماضی تھا تو وہ گزر گیا اب موجود نہیں، اور اگر وہ حال و مستقبل ہے تو اب ہے اور مستقبل میں ہو گا لیکن ماضی میں نہ تھا۔ گویا فعل یا گزر جاتا ہے یا بعد میں آتا ہے اسے دوام و ثبوت اور قرار حاصل نہیں ہوتا۔

جملہ اسمیہ:

جملہ فعلیہ کے برعکس جملہ اسمیہ کسی زمانے کے ساتھ مختص و مقرون نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام زمانوں پر حاوی ہوتا ہے اور زمانہ ماضی اور حال و مستقبل کے ساتھ اس کا تعلق یکساں طور پر قائم ہوتا ہے۔ فعل کی طرح اس میں حدوث و عروض بھی نہیں ہوتا بلکہ اس میں دوام و ثبوت کی شان کارفرما ہوتی ہے۔ اس لئے جب عارضی شان والا فعل بھی اس میں استعمال ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ کا جزو بنتا ہے تو اس کے اندر بھی شان دوام پیدا ہو جاتی ہے اور اسم کے ساتھ مل کر تینوں زمانوں کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ کوئی سا زمانہ اس سے مراد لیا جا سکے۔ اس کے عارضی اور ناپائیدار ہونے کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور پائیدار کے ساتھ مل کر وہ خود بھی پائیدار و ابدی اور ہر زمانے کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ گویا جملہ اسمیہ ایک موثر عامل ہے جو فعل کے نقصان اور عارضی پن کو

اپنے جوہر کے اثر سے فنا کر دیتا ہے۔ جملہ اسمیہ کا یہی وہ خاصہ ہے جس کے لئے قدرت نے درود و سلام کا حکم دیتے وقت اسے اختیار فرمایا ہے اور بندوں کو مخاطب کر کے کہا ہے:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھاالذین امنو صلوا علیہ و سلموا تسلیما

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں تو اے ایماندارو! تم بھی ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجو۔"

جملہ اسمیہ کے ذریعے اس حقیقت کبریٰ کو بیان کر کے یہ بات واضح کرنا مقصود ہے کہ لوگو! قدرت خداوندی سے کئی افعال صادر ہوتے ہیں مثلاً کوئی فعل زمانہ ماضی میں سرزد ہوا، اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ کوئی اب صادر ہو رہا ہے پہلے اس کی ضرورت نہ تھی اور کوئی فعل کل صادر ہوگا آج تک اس کی ضرورت نہیں پڑی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا وہ فعل جو نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام سے متعلق ہے وہ جب سے زمانہ بنا ہے، اللہ تعالیٰ اس وقت سے اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیج رہا ہے اور جب تک زمانہ رہے گا تب تک صلوٰۃ بھیجتا رہے گا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر صلوٰۃ بھیجنا نہ فقط زمانہ ماضی کے ساتھ خاص تھا، نہ فقط زمانہ حال کے ساتھ خاص ہے اور نہ فقط مستقبل کے ساتھ خاص ہوگا بلکہ یہ وہ فعل ہے جو وقت کی پہلی اکائی سے شروع ہے اور آخری اکائی کے بعد تک جاری رہے گا۔ یہ ہمیشہ قائم رہا ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس میں کبھی بھی انقطاع نہیں آتا اور نہ آئے گا۔

ملائکتہ کا مفاد:

اس آیت کریمہ میں کلمہ ملائکتہ ذکر فرمایا گیا ہے جو خود جمع ہے اور "ہ" ضمیر کی طرف مضاف ہے جو اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے جس سے معنی میں عمومیت و

استغراق پیدا ہو گیا ہے۔ معنی یہ ہے کہ فرشتوں کی کوئی مختصر سی یا خاص جماعت درود و سلام میں مصروف نہیں ہے بلکہ تمام فرشتے اجتماعی صورت میں اس کام پر لگے ہوئے ہیں اور درود و سلام پڑھنے میں مصروف ہیں۔ یہ نہیں کہ درود کے لئے کچھ فرشتے مختص ہوں اور باقی دیگر کاموں میں لگے ہوں۔

اب اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیج ہی رہا ہے اور ہمیشہ بھیجتا رہے گا لیکن اس نے مقامِ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے آگاہی بخشنے کے لئے تمام فرشتوں کو بھی اسی کام پر مامور کر رکھا ہے اور وہ صبح و شام درود و سلام میں مشغول و منہمک رہتے ہیں۔

اہل علم اس حقیقت سے باخبر ہیں کہ فرشتوں کے مختلف گروہ ہیں اور ان کی عبادات بھی بانٹی ہوئی ہیں کچھ فرشتے ایسے ہیں جو فقط "اللہ اکبر" کا ورد کرتے رہتے ہیں، کسی کی زبان پر "سبحان اللہ" کی تسبیح جاری ہے، کچھ ایسے ہیں جو صرف تحمید و تہلیل ہی سے سروکار رکھتے ہیں۔ اسی طرح کچھ قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہیں اور کچھ رکوع کی حالت میں رہتے ہیں اور کچھ اپنا سر ہمیشہ زمین پر رکھے سجدے ہی کی حالت میں رہتے ہیں۔ غرض ان کی عبادات اور حالتیں مختلف ہیں۔ جو ایک خاص عبادت میں مصروف ہے اور کسی مخصوص ہیئت پر ہے اسے اجازت نہیں کہ کوئی دوسری عبادت کرے یا اپنی ہیئت اور حالت بدل لے لیکن عبادت و مخصوص، ہیئات کے بالکل برعکس درود و سلام کے معاملہ میں یہ پابندی بالکل نہیں ہے۔ جو تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنے والے ہیں، وہ بھی درود و سلام پڑھتے ہیں۔ گویا دیگر عبادات کے لئے تو ان میں تخصیص اور گروہ بندی ہے لیکن درود و سلام کے باب میں کوئی تخصیص نہیں بلکہ عمومیت ہے اور قدرت نے ہر قسم کی عبادت کرنے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ درود و سلام ضرور پڑھیں۔

یہ سارا نکتہ ملائکتہ کے کلمہ ہی سے مستفاد ہوتا ہے جو جمع کا صیغہ ہے اور اپنی جگہ بڑا ہی معنی خیز، دلکشا اور حقیقت افروز ہے۔

سنت الٰہیہ اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا باہم موازنہ:

سنت خداوندی اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی درجہ بندی اور ان کا موازنہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ واضح مثالوں سے ان کا مفہوم اور ایک مفصل خاکہ ذہن نشین کر لیا جائے تاکہ بات سمجھنے میں دقت نہ ہو اور اٹھایا جانے والا نکتہ اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ دل میں اتر جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جتنی عبادت کرتے ہیں یا جو فرائض و اعمال بجالاتے ہیں مثلاً نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، حج کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یا صدقات و خیرات سے کسی کی دعائیں لیتے اور کسی کے دل کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں، ان میں سے کوئی عمل اور کام بھی سنت الٰہیہ نہیں بلکہ صرف اس کا حکم ہے اور اس کے حکم ہی کے ذریعے بندوں پر لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ روزہ رکھتا ہے، نہ حج کرتا ہے، نہ نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی زکوٰۃ دیتا ہے، وہ ان اعمال کی بجا آوری سے پاک اور منزہ ہے، خالق اور معبود ہونے کی نسبت سے اس کی شان ایسے کام کرنے سے کہیں بلند ہے اس لئے ان میں سے کوئی کام اور عمل اس کی سنت نہیں۔ بلکہ یہ سب اعمال حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہیں۔ آقا علیہ السلام نے خدا کے حکم سے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر اعمال صالحہ جیسے سب فرائض انجام دیئے، اس لئے یہ سب کام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ٹھہرے۔ آج اگر کوئی شخص بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر نماز ادا کرتا ہے یا فریضہ حج ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جاتا ہے یا رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے یا اپنے مال سے زکوٰۃ دیتا ہے یا کوئی اور صالح عمل کرتا ہے تو وہ ان امور و معاملات اور اعمال و عبادات میں صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل

کرتا ہے سنت الٰہیہ پر نہیں۔

جب یہ بات واضح ہوگئی تو اب ایک قدم اور آگے بڑھ کر جان لینا چاہیے کہ سنت الٰہیہ سے اللہ تعالیٰ کا فعل مراد ہے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فعل مراد ہے اور یہ بھی جان لینا چاہیے کہ:

☆ اللہ تعالیٰ کی شان سب سے بلند ہے اس لئے اس کا فعل اور سنت بھی درجہ اور مقام ومرتبہ میں سب سے بلند اور افضل ہے۔ کوئی سنت، کوئی طریقہ اور کوئی فعل اس کی برابری اور ہمسری نہیں کرسکتا۔

☆ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ومرتبہ، اللہ کا بندہ، اس کی مخلوق اور اس کا رسول ہونے کے ناطے، مقام الوہیت کے بعد ہے کیونکہ کوئی بندہ خالق کے برابر نہیں ہوسکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی عالی پایہ اور مکرم و والا شان ہو۔ اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فعل بھی سنت الٰہیہ اور فعل خداوندی کے برابر نہیں بلکہ درجہ میں اس سے کم ہے۔

اس موازنہ اور تشریح کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا سنت الٰہیہ ہے اس لئے درجہ محبوبیت میں سب سے افضل، قرب وحضور کا باعث اور حریم قدس میں پہنچنے کا موثر ذریعہ ہے۔ دیگر اعمال احکام خداوندی کے ذریعے فرض ہونے کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتے ہیں اور ان کے مقام ومرتبے سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن سنت الٰہیہ ہونے کی نسبت سے صلوٰۃ وسلام کو جو اہمیت وفضیلت حاصل ہے اس کی شان ہی کچھ اور ہے اور یہ نرالی شان کسی اور عمل کو حاصل نہیں۔ صلوٰۃ وسلام ہی وہ واحد عمل ہے جو سنت الٰہیہ ہونے کے ناطے تمام اعمال میں ممتاز ونمایاں ہے اور سب سے منفرد وبے مثل حیثیت رکھتا ہے۔

سنت الٰہیہ کا امتیاز:

موضوع سخن یہ نکتہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام سنت خالق ہے جبکہ دیگر اعمال و فرائض سنت مخلوق ہیں اس لئے من وجہ اسے تفوق وافضلیت حاصل ہے۔

اب ایک اور جہت سے خالق ومخلوق کی سنت کا فرق واضح کرتے ہیں تاکہ ایک اور زاویئے سے بھی سنت الٰہیہ کے امتیازات سامنے آ جائیں اور اس حوالے سے صلوٰۃ وسلام کی اہمیت مزید آشکار ہو جائے اور پتہ چل جائے کہ صلوٰۃ وسلام کی کون کون سی جہتیں دیگر عبادات سے ممتاز، نمایاں اور انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔

۱۔ سب جانتے ہیں کہ اللہ پاک کی ذات وحدہ، لاشریک ہے کوئی اس کا ساتھی، ہمسر اور مدِ مقابل نہیں، اس کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی غیر متناہی ہیں۔ ان کی کوئی حد، نقطہ انتہا اور اختتام نہیں، وہ ہر قسم کی حد بندی اور تقلید سے منزہ اور پاک ہیں، اس کی سنت کی بھی یہی شان ہے (بعد میں اس بات کی مزید وضاحت کی جائے گی)۔

۲۔ خالق کی ذات وصفات کے برعکس مخلوق کی ذات وصفات محدود ہیں۔ خداتعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے اور اپنے فضل سے اپنے بندوں کو نوازا ہے اس لئے ان میں حد بندی ہے۔

اسی طرح مخلوق کی سنت میں بھی یہی وصف کارفرما ہے۔ مثالوں سے اس حقیقت کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے مثلاً ارکان اسلام حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ایسی عبادات ہیں جو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ادا فرمائیں اور نمونہ دکھا کر امت کو ان کی ادائیگی کا سلیقہ بخشا اور طریقہ سمجھایا۔ اس لئے یہ سب عبادات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت

ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی لے لیں اس میں شان تقیید موجود ہے جو واضح کرتی ہے کہ یہ سنت نبوی ہے، سنت خالق نہیں، چنانچہ ان میں سے ہر سنت مقید بالزماں بھی ہے اور مقید بالہیت بھی۔

ا۔ نماز مقید بالزماں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں وقت کی پابندی ہے۔ اسے وقت سے آگے پیچھے کر کے ادا نہیں کیا جا سکتا۔ وقت کے ساتھ ہی فرض ہوتی ہے اور وقت نکل جائے تو قضا کرنا پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص عشاء کے وقت فجر کی نماز ادا کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا کیونکہ ابھی وقت نہیں ہوا اور اگر عشاء کی نماز دوسرے دن ادا کرنا چاہے تو ادا نہیں کر سکتا کیونکہ وقت نکل چکا ہے، اس صورت میں قضا کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی غروب آفتاب سے پہلے نمازِ مغرب پڑھنا چاہے تو ممکن نہیں کیونکہ ابھی وقت نہیں ہوا اور غروب آفتاب کے بعد نماز عصر ادا کرنا چاہے تو ممکن نہیں کیونکہ وقت نکل چکا ہے، اب قضا کرے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز مقید بالوقت ہے آزاد و بے قید نہیں۔

اسی طرح نماز مقید بالہیت بھی ہے یعنی یہ ضروری ہے کہ اسے اسی شکل و صورت میں ادا کیا جائے جس شکل و صورت اور انداز میں اسے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ادا فرمایا۔ جو شخص قیام وقعود، رکوع وسجود، انداز و ترتیب اور حرکات وسکنات کو ملحوظ رکھے اور ان کی پابندی کرے، اسی ہیت وصورت میں اسے ادا کرے گا تو اس کی نماز ادا ہوگی وگرنہ نہیں۔ کسی ایک رکن کا ترک یا ترتیب ارکان کی تبدیلی، اس کی نماز باطل کر دے گی اور وہ قبول نہیں ہوگی۔

ب۔ روزہ بھی مقید بالوقت ہے اس کے لئے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب کا وقت مقرر ہے اس درمیانی عرصہ میں روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ کھانے، پینے اور ممنوعات شریعہ سے بچا رہے۔ اگر اس نے ان اوقات کی پابندی نہ کی اور طلوع فجر کے بعد کچھ کھا کر روزہ رکھنے کی کوشش کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

یونہی غروب آفتاب ہو گیا اور اس نے دانستہ کچھ نہ کھایا اور یہ کہا کہ کوئی بات نہیں تو اس کا روزہ مکروہ ہو جائے گا۔ اس طرح روزہ مقید بالہیت بھی ہے یعنی روزے کے لئے جو ہیت و حالت مقرر ہے اس کی پابندی ضروری ہے۔ اگر روزہ رکھ کر کھانے پینے سے تو رکا رہا لیکن خود کو باقی ممنوعات سے بچنے کا پابند نہ بنایا اور دانستہ کوئی نازیبا حرکت کر دی تو روزہ نہیں ہو گا۔

ج۔ حج میں بھی وقت و ہیت کی پابندی موجود ہے۔ ایام حج سے آگے پیچھے یہ فریضہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح عرفات کے سوا کسی اور میدان میں یہ انجام نہیں پا سکتا۔

یہ تمام مثالیں اس حقیقت کی غماز و شاہد ہیں کہ جو اعمال حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہیں ان میں وقت و ہیت کی پابندی ضروری ہے کیونکہ یہ مخلوق کی سنت ہیں لیکن صلوٰۃ وسلام چونکہ سنت خالق ہے اور وہ ہیت و حد بندی اور وقت و تقیید سے پاک ہے اس لئے اس خالق نے اپنی سنت میں بھی تمام حدود و قیود اور پابندیوں کو اٹھا لیا اور فرمایا اے میرے بندو! جو میری عبادت اور میرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی سنت تھی اس کو تو میں نے حدوں کے اندر رکھا ہے اور جو میری سنت اور میرا فعل ہے اس کو حدوں سے ماوراء کر دیا ہے۔ لہٰذا میرے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے معاملے میں تم آزاد ہو۔ بیٹھ کر پڑھو یا کھڑے ہو کر تمہارے لئے کوئی پابندی نہیں۔ اسی طرح زبان و ہیت و وقت کی بھی کوئی قید نہیں، پنجابی، اردو، انگریزی، ہندی، عربی، فارسی، غرضیکہ جس زبان میں چاہو درود پڑھ سکتے ہو، نماز کی طرح عربی زبان ضروری نہیں۔ یونہی نظم و نثر، کسی عبادت سے پہلے یا بعد میں، بلند آواز سے یا دھیمے لہجے میں، الگ الگ یا اجتماعی صورت میں، امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دعا یا امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی لے میں، غرض جس لہجے اور انداز میں بھی پڑھو تمہیں اجازت ہے۔ کسی نوع،

وقت یا آگے پیچھے کی پابندی نہیں کیونکہ یہ میری سنت ہے اور میری سنت ہر پابندی سے آزاد ہے اور پاک ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ صلوٰۃ وسلام سنت الٰہیہ ہونے کے حوالے سے مطلق اور غیر مقید ہے اس لئے وقت و ہیت یا قیام وقعود کی کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سنت الٰہیہ کو اپنی رائے سے مقید بالزماں یا مقید بالہیت کرے اور بیٹھ کر پڑھنا تو جائز سمجھے لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا ناجائز تصور کرے، اگر کوئی یہ قدغن لگا رہا ہے تو وہ سنت الٰہیہ کو مقید اور پابند کر رہا ہے اور خود کو ایک شریعت کا بانی قرار دے رہا ہے جس کا بہر حال اسے کوئی حق نہیں۔ اس لئے کسی فرد یا امت کی کسی ہیت حاکمہ کو کسی بھی حیثیت سے یہ حق نہیں پہنچتا کہ درود و سلام کو کسی خاص ہیت، مخصوص شکل وصورت یا کسی خاص وقت کے ساتھ مقید کرنے کی کوشش کرے ایسی جرات، شریعت اور اس کے ربانی قوانین کو اپنے ہاتھ میں لینے اور غیر مقید کو مقید کرنے کے مترادف ہوگی، جو ناقابل برداشت اور ناقابل معافی جرم، ظلم عظیم اور سنگین گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کو للکارنے اور چیلنج کرنے کے مترادف ہے جس کا ایک بندے کے پاس کوئی جواز نہیں۔

سنت الٰہیہ کا دوسرا امتیاز:

ایک انسان اپنی اطاعت وفرمانبرداری کا مظاہرہ کرنے کے لئے جو نیک اعمال کرتا ہے یا عبادات کی شکل میں احکام خداوندی بجالاتا ہے اور جوش و جذبے کے ساتھ اپنے کاموں میں سرگرم عمل رہتا ہے وہ اعمال و افعال خواہ کتنی نیک نیتی، خلوص و اتقاء اور للہیت کے جذبے سے سرشار ہو کر کئے گئے ہوں، پھر بھی انسان اس کے بارے میں وثوق و یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو گئے ہیں اور اسے لازمی طور پر ان کا اجر ملے گا۔ کیونکہ وہ ایک کمزور و ناتواں مخلوق ہے، آداب بندگی ملحوظ رکھنے میں اس سے سہو بھی ہو جاتا ہے اور اسے

پتہ بھی نہیں چلتا کہ کہاں کوتاہی یا کمی ہو گئی ہے اس لئے وہ یقین سے دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے اعمال بارگاہ خداوندی میں مقبول ہو گئے ہیں۔ قبولیت کی بات صرف رجاء اور امید کی حد تک رہتی ہے۔ اس لئے انسان کے تمام اعمال خواہ وہ صدقات و خیرات کی شکل میں ہوں یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسی عبادات کی صورت میں، ظنی القبول (INDEFINITE) ہوتے ہیں اور ان کے لئے صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ امید ہے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں باریابی پائیں گے اور مقبول ہو جائیں گے۔

صلوٰۃ وسلام ایک ایسا محبوب و مقبول عمل ہے جو کسی صورت میں اور کسی مرحلے پر بھی مردود اور ظنی القبول نہیں بلکہ قطعی القبول ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضرور مقبول ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر پڑھنے والا فاسق و فاجر گنہگار اور معصیت میں لت پت ہو پھر بھی اس کا یہ عمل رد (REJECT) نہیں کیا جاتا اور جب وہ درود وسلام پڑھتا ہے تو قبول کر لیا جاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک نامناسب اور نالائق شخص سے بھی صلوٰۃ وسلام قبول کرنے میں کیا حکمت ہے؟ جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے بہت سے معانی ہیں ان میں چند یہ ہیں۔ رحمتیں بھیجنا، قرب عطا کرنا، ذکر بلند کرنا اور برکت دینا۔

اب اگر ان معانی پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے ان میں سے کوئی ایک نعمت بھی ایسی نہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے سے حاصل نہ ہو اللہ کی رحمتیں ہر آن ان پر نازل ہوتی رہتی ہیں یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور اس کے ختم ہونے کا بھی کوئی امکان نہیں۔ رہی قرب خاص کی بات، تو اس کا اندازہ اس قرب سے لگایا جا سکتا ہے جو اس نے محبوب کو معراج کی شب عطا کیا۔ فکان قاب قوسین اوادنی "دو کمانوں سے بھی کم فاصلہ رہ گیا"۔ ایک شب کے قرب کا یہ عالم ہے تو جو قرب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مسلسل عطا کیا جا رہا ہے اس کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ ذکر کی بلندی اور رفعت کا بھی یہی عالم ہے۔ خدا نے حضور صلی

کو رفعت ذکر کی وہ شان عطا کی جس کا کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے فرمایا ورفعنا لك ذكرك محبوب! ہم نے آپ کا ذکر آپ کے لئے بلند کیا۔ اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم

غرضیکہ صلوٰۃ کے جتنے معانی ہیں وہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم کو پہلے ہی حاصل ہیں۔ اس لئے ایک بندہ جب بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوتا ہے کہ بار الٰہ! اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیج تو اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ "اے بندے! میں تو پہلے ہی سے صلوٰۃ بھیج رہا ہوں، برکت دے رہا ہوں، ذکر بلند کر رہا ہوں اور قرب خاص عطا کر رہا ہوں۔ تیرے کہنے کی ضرورت نہیں اس پر پہلے ہی سے عمل ہو رہا ہے چونکہ تو نے اپنے لئے کچھ نہیں مانگا، مال اولاد کے لئے، بیماری وغیرہ سے شفا کے لئے دعا نہیں کی، اپنی کسی اور غرض کو بیچ میں نہیں ڈالا بلکہ صرف محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم کے لئے صلوٰۃ وسلام کی بات کی ہے اور ان پر درود بھیجنے کی درخواست کی ہے اس لئے تیری دعا قبول ہے"۔

چونکہ دعا سے پہلے ہی اس پر عمل ہو رہا ہوتا ہے اس لئے درود پڑھنے والا خواہ گناہگار ہی ہو اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درود پاک قطعی القبول ہے اور اس کے مردود و نامنظور ہونے کا امکان ہی نہیں۔

ظنی القبول عبادت کو قطعی القبول بنانے کا طریقہ:

عبادات کے بارے میں بتایا جا چکا ہے کہ وہ ظنی القبول ہیں مگر چونکہ انسان باقاعدہ اہتمام، تیاری اور اپنی حیثیت کے مطابق جدوجہد کے بعد عبادت کرتا ہے جس کے لئے اسے تگ و دو بھی کرنا پڑتی ہے، وقت نکال کر اور آرام ترک کر کے ادھر آنا پڑتا ہے اور خاصی مشقت اٹھانا پڑتی ہے، اس لئے طبعی طور پر اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی ہر عبادت قبول ہو اور اس کی یہ مشقت رائیگاں نہ جائے۔ مگر اللہ کی بارگاہ بے نیاز کی بارگاہ ہے۔

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر، ۳۵:۱۰)

''اس (کی بارگاہِ عظیم) تک وہی اعمال وافعال رسائی حاصل کرتے ہیں جن کی طہارت و پاکیزگی ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر ہوتی ہے اور خلوص وللّٰہیت کا عنصران پر غالب ہوتا ہے۔''

اس لئے انسان طبعی اقتضاء سے مجبور ہوکر ایسے حیلے بہانے تلاش کرتا ہے جن کی بدولت اس کے اعمال قبولیت کے درجے پر پہنچنے کے قابل ہو جائیں اور خامیوں کے باوجود کسی نہ کسی طرح قبول کر لئے جائیں، رحمت خداوندی نے اس طبعی طلب کے سلسلے میں اسے بے یارومددگار اور بے آسرا نہیں چھوڑا بلکہ اپنے لطف وکرم سے خود اسے ایک ایسا ذریعہ عطا کیا ہے، جس کی بدولت سے وہ بآسانی اپنے ظنی القبول اعمال کو قطعی القبول بنا سکتا ہے اور وہ طریقہ انسان کو بتا دیا گیا ہے کہ وہ ہر عمل اور عبادت کے شروع اور آخر میں درود وسلام پڑھ لے۔ چونکہ درود شریف قطعی القبول عمل ہے اس لئے جب وہ بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا تو ضرور قبول کیا جائے گا اور رحمت رب کریم سے یہ بعید ہے کہ اس کے حضور میں اعمال کی جو طشتری پیش ہوئی ہے اس میں اس سے درود وسلام کو تو قبول کرلے اور ان کے درمیان جو اعمال ہیں انہیں رد کر دے۔ اس لئے اعمال کو قطعی القبول بنانے کا بڑا ہی موثر، یقینی اور حسین طریقہ ہے کہ ہر عمل کے آغاز واختتام پر درود پڑھ لیا جائے۔

درود وسلام کی اسی اہمیت کے پیش نظر حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عزیز ترین صحابی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ کو مشورہ دیا کہ وہ کثرت کے ساتھ درود پڑھا کریں واقعہ کی تفصیل یہ ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! عبادات سے فراغت کے بعد جو وقت بچتا ہے اس میں سے ایک تہائی میں درود وسلام میں صرف کرتا ہوں۔ کیا درود پاک کے لئے اتنا وقت

کافی ہے؟"

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ٹھیک ہے لیکن اگر کچھ اور بڑھا دو تو بہتر ہے" عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ! آئندہ میں آدھا وقت درود پاک پر صرف کیا کروں گا" فرمایا "ٹھیک ہے لیکن اگر کچھ اور بڑھا دو تو بہتر ہے" عرض کیا "پھر میں دو تہائی وقت اس میں صرف کیا کروں گا" فرمایا" اس میں بھی اضافہ کر دو تو بہتر ہے" جب انہوں نے یہ فرمان رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سنا تو بولے "میں سارا وقت ہی صلوٰۃ وسلام میں خرچ کیا کروں گا"

فرمایا" تب اللہ بھی تیرے تمام کام سنوار دے گا اور تجھے کسی چیز کی حاجت نہیں رہے گی" صلوٰۃ وسلام کی یہ فضیلت واہمیت اور دیگر اعمال پر فوقیت رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمل درجہ محبت میں ہے اور باقی تمام اعمال درجہ اطاعت میں ہیں اور محبت بہر طور اطاعت پر فائق و برتر ہے۔

اطاعت ومحبت کا تقابل:

درود وسلام محبت کی علامت ہے جبکہ دیگر عبادات اطاعت کی نمائندگی کرتی ہیں۔ظاہر ہے اللہ کی بارگاہ میں مقبولیت کے لائق اطاعت بہت مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شب وروز اور ہمہ وقت اطاعت میں منہمک رہنے والے پاکباز لوگ بھی عجز وقصور کا اعتراف کرتے ہیں اور عبادت کی بلندیوں کو چھو لینے کے بعد بھی انکسار وعجز سے یہی کہتے ہیں کہ ماعبدناك حق عبادتك " تیری عبادت کرنے کا جو حق تھا وہ ہم سے ادا نہیں ہو سکا۔"

جب مقربین واکابرین کا یہ حال ہے تو عام لوگوں کی کیا حالت ہو گی؟ ہم ناتواں لوگ ہر وقت گناہوں میں مبتلا رہنے والے کیا عبادت کریں گے؟ ہم کیا اور ہماری عبادت وبندگی کیا؟ خطاؤں کا مجسمہ اور برائیوں کا پیکر ہیں۔جو بھی عمل کرتے ہیں اس میں کوئی نہ کوئی خامی اور کوتاہی ضرور رہ جاتی ہے۔بارگاہ خداوندی اور شان

کبریائی کے لائق آداب وضوابط رکھنا بڑا مشکل ہے۔ اس لئے ہماری اطاعتیں ناتمام اور عبادتیں ناقص ہیں۔

محبت ایک ایسی اکسیر ہے جو اطاعت کے ناکارہ لوہے کو بھی کندن بنا دیتی ہے۔ اطاعت کا درخت سوکھ گیا ہو، اس کی ٹہنیاں اور پتے خشک ہو چکے ہوں اور پھل سڑ گیا ہو لیکن اس کی محبت کی جڑ سلامت ہو تو امکان باقی رہتا ہے کہ کسی وقت وہ پھر ہرا ہو جائے گا۔ نئی ٹہنیاں اور شاخیں پھوٹ نکلیں گی اور ان پر کونپلیں لگ جائیں گی اور وہ از سرنو برگ و بار سے لد جائے گا۔ لیکن اس کے برعکس اگر محبت کی جڑ کٹ چکی ہو اور درخت کا اس سے کوئی تعلق نہ رہا ہو تو پھر اس کا نئے سرے سے سرسبز و شاداب ہونا ناممکن ہوتا ہے، وہ سوکھتا ہی جاتا ہے تا آنکہ ایک روز خشک اور کھوکھلا ہو کر زمین پر گر جاتا ہے اور چولہے کا ایندھن بن جاتا ہے۔

اس لئے محبت ہی سب کچھ ہے، اطاعت میں کمی رہ جائے تو وہ اس کی تلافی کر سکتی ہے لیکن اگر محبت ناقص رہ جائے تو اطاعت کسی طور بھی اس کی کمی پوری نہیں کر سکتی۔ بلکہ محبت سے خالی اطاعت، منافقت، ریاکاری اور دکھاوا تصور کی جاتی ہے اور اس شخص کے منہ پر ماردی جاتی ہے جو خواہ مخواہ اطاعت کا تکلف کر رہا ہوتا ہے۔

ایک شخص بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ متی الساعتہ "قیامت کب آئے گی"۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا ما اعددت لھا؟ "تو نے اس کے لئے کیا تیار کیا ہے؟" عرض کیا ما اعددت لھا من کثرۃ صلوٰۃ ولا صیام ولکنی احب اللہ و رسولہ" میں نے نماز، روزے کی شکل میں اس کے لئے کچھ زیادہ عبادات تیار نہیں کیں اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں" آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا المرمع من احب" قیامت کے دن آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ وہ محبت کرتا ہے۔

اس واقعہ میں صاف موجود ہے کہ اس صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اعمال کی کمی اور کوتاہی کا اعتراف کیا اور کہا کہ اطاعت وعبادات کا توشہ میرے پاس بہت کم ہے اور اپنے طور پر سمجھا کہ کلی نجات و بخشش کا دارومدار صرف اعمال واطاعت پر ہے اسی لئے اطاعت کو بہت اہمیت بلکہ محبت پر فوقیت دی اور پہلے اطاعت کی کمی کا ذکر کر کے پھر کہا کہ اس کمی کے باوجود میں محبت کی نعمت عظمٰی سے بہرہ ور ہوں اور میرے دل کی گہرائیوں میں خدا اور رسول بسے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے اس کی غلط فہمی دور فرمادی اور یہ بات واضح کر دی کہ محبت ایسی چیز ہے جو اطاعت کی کمی پوری کر دیتی ہے۔ اس لئے تمہیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں، اس محبت کی وجہ سے ہر قسم کی خامیوں کی تلافی ہو جائے گی اور اس محبوب تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے جس کے لئے بے قرار ہو اور سمجھتے ہو کہ اطاعت ہی اس ذات کا وصال عطا کر سکتی ہے۔

حدیث پاک میں موجود یہ جواب اور اس کی تفصیلات اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہیں کہ محبت ہر روگ کا علاج ہے اور ہر خامی کا مداوا ہے، یہ نہ صرف اطاعت کی خامی کا ازالہ کرتی ہے بلکہ اس کی قبولیت اور پذیرائی کو بھی حتمی بنا دیتی ہے۔

یہاں تک بیان ہونے والی تمام تفصیلات اس مفہوم اور بعض علمی اشارات کی روشنی میں تھیں جو اس آیت کریمہ سے متضاد ہوتے ہیں۔ اب ہم اس آیت میں موجود لفظ صلوٰۃ وسلام اور لفظ "نبی" کا لغوی حوالے سے بھی ایک تحقیقی جائزہ لیتے ہیں اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں تا کہ جو دوست علمی تحقیق وتدقیق پسند کرتے ہیں اور تجزیاتی ذوق رکھتے ہیں ان کی ذہنی و فکری تسکین کا بھی سامان ہو اور درود وسلام کے موضوع پر یہ مطالعہ بھی ہر اعتبار سے مکمل ہو جائے۔

آیہ صلوٰۃ کا تجزیاتی مطالعہ:

ان الله و ملئکته یصلون علی النبی یا ایها الذین امنوا صلوا علیه و سلموا تسلیما (الاحزاب ۳۳:۵۶)

"بے شک اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم صلی الله تعالی علیه وآله وسلم کی مبارک ذات پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے ان کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں لہذا اے مومنو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کا نذرانہ اپنی غلامانہ حیثیت کے ساتھ اور کثرت کے ساتھ پیش کرو۔"

اس آیت میں ذوق تجسس کی تسکین کے لئے دو کلمات غور طلب ہیں۔

۱۔ یصلون ۲۔ وسلموا تسلیما

ا۔ یصلون:

جہاں تک پہلے لفظ یصلون کا تعلق ہے، یہ صلوٰۃ سے نکلا ہے۔ عربی لغت کی رو سے اس کا مادہ اشتقاق "ص ل و" یا "ص ل ی" ہے اس مادہ اشتقاق کی ایک خاص خوبی یا حیرت انگیز علمی کمال یہ ہے کہ یہ مادہ اسی ترتیب کے ساتھ بلکہ بدلی ہوئی ترتیب کے ساتھ بھی کسی جگہ پایا جائے تو اس میں اجتماع و انضمام اور میل ملاپ کا معنیٰ ضرور موجود ہوتا ہے۔ چند مثالوں سے ہم اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

الف۔ صلی۔ اس لفظ میں اصل مادہ کے لفظ موجود ہیں اس کا معنیٰ ہے آگ تاپنا، ہاتھ سینکنا۔ کیونکہ اس صورت میں انسان اپنا ہاتھ آگ کے قریب لے جاتا ہے اور حرارت اپنے اندر جذب کرنا چاہتا ہے اس کا معنیٰ ساتھی ہونا بھی ہے مثلاً قرآن پاک میں ہے: سیصلی نارا ذات لهب (اللهب ۱۱۱:۳) وہ ابولہب عنقریب شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا یعنی اس کا ساتھی بن جائے گا۔ دوسری جگہ ہے:

تصلی نارا حامیه (الغاشیه ۸۸:۴) دوزخی لوگ گرم آگ میں جھونک

دیئے جائیں گے۔ یعنی آگ کے ساتھی بن جائیں گے۔ اس طرح گھوڑ دوڑ میں دوسرے نمبر پر آنے والے کو مصلی کہتے ہیں کیونکہ وہ پہلے نمبر پر آنے والے کا ساتھی ہوتا ہے یعنی بالکل اس کے پیچھے اور دوسروں کے مقابلے میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان یا کسی بھی جاندار کے درمیانی حصے یعنی پشت کو صلا کہتے ہیں کیونکہ یہ زیریں اور بالائی حصے کو ملاتا ہے صلایہ پتھر کی سل کو کہتے ہیں جس پر پیسنے کے لئے چیزیں جمع کی جاتی ہیں۔ صلوات عبادت گاہوں کو کہتے ہیں جس میں عبادت کی خاطر لوگ جمع ہوتے ہیں۔

بدلی ہوئی ترتیب کی مثالیں یہ ہیں:

صال۔ اس کا معنی ہے حملہ کرنا۔ بلی یا شیر یا کوئی بھی جانور شکار کے لئے جسم کو سکیڑ لیتا ہے اور قوت مجتمع کر کے حملہ آور ہوتا ہے۔ مصولۃ جھاڑو کو کہتے ہیں اور کھلیان کے اردگرد بکھرے ہوئے اناج کو جمع کرنے اور ڈھیر کے قریب لانے کو تصویل کہتے ہیں غرض ہر صورت میں جمع وانضمام کے معنی اس میں موجود ہیں۔ اسی طرح لواص بھی اسی مادے کی بدلی ہوئی صورت ہے لواص فالودہ کو کہتے ہیں کیونکہ اس میں شربت، کھویا، برف، نشاستہ کے لچھے اور گلاب یا روح کیوڑہ کو جمع کیا جاتا ہے۔ شہد کو بھی لواص ہی کہتے ہیں کیونکہ اسے بھی چھتے میں جمع کیا جاتا ہے۔ وصل اس مادے کی آخری ممکنہ صورت ہے جس کا معنی ہے کسی کے پاس پہنچ کر اس سے ملنا۔ وصیلہ اس اونٹنی یا بکری کو کہتے ہیں جو ہر بار جڑواں بچے دے۔

الغرض یہ مادہ جس شکل میں بھی موجود ہو اس میں میل ملاپ کا معنی ضرور پایا جاتا ہے چنانچہ صلوٰۃ کو اگر نماز کے معنی میں لیں تو یہ معنی وہاں بھی اپنی بہترین اور حسین ترین صورت میں کارفرما نظر آتا ہے کیونکہ نمازی مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ جسمانی اجتماع کے علاوہ وہاں باطنی اجتماع بھی ہوتا ہے۔ نماز گزاروں کی یہ کوشش

ہوتی ہے کہ ظاہری اعضاء پر خشوع طاری کر کے اپنے خیالات کو بھٹکنے نہ دیں اور جمعیت خاطر حاصل کریں۔ ایک وجہ اور بھی ہے وہ یہ کہ نماز بہت سی برکات کی جامع ہے۔ راس العبادات اور ام الطاعات ہے۔ اسی لئے عبادات کی اس جامع صورت کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اگر صلوٰۃ کو دعا کے معنی میں لیں تو جمع کے معنی سے یہ صورت بھی خالی نہیں۔ دعا کرنے والا دین اور دنیا کی ظاہری اور باطنی ہر قسم کی نعمتیں سمیٹنا چاہتا ہے، آرزوں کی جو فہرست پڑھتا ہے اس میں خواہشات کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے۔

اس مفصل اور طویل لغوی تحقیق کی روشنی میں آیہ کریمہ میں موجود لفظ یصلون کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو قرب و وصال عطا کرتا رہتا ہے، اس نے دوریاں ختم کر دی ہوتی ہیں۔ ہجر اور جدائی کے روایتی تصورات مٹا دیئے ہوتے ہیں۔ محبوب کے ساتھ اس کا انوکھا اور خصوصی سلوک یہ ہے کہ کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں قرب کی مزید منزلیں طے نہ ہوتی ہوں۔ شب معراج اس نے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی کے مطابق وہ قرب عطا کیا جس کی دنیائے عشق و محبت میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ وصل اور قرب کا یہ حسین تسلسل ختم نہیں ہوا بلکہ اب بھی جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا اس لئے قرب کی یہ منزلیں اسی طرح طے ہوتی رہیں گی۔

قرب اور وصل کی ایک اور ایمان افروز اور معنی خیز جھلک یہ ہے کہ اس نے قرآن پاک میں بڑے حسین پیرائے میں یہ بتا دیا کہ اس منزل عشق میں دو رضاؤں کا تصور بھی ختم ہو چکا ہے۔ جو اللہ کی رضا ہے وہی نبی کی رضا ہے۔ اس لئے جو انہیں راضی کرتا ہے تو یہ رضا انہی تک محدود نہیں رہتی بلکہ اللہ بھی اسی وقت راضی ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس رضا کو ایک ہی ضمیر کے ساتھ بیان فرمایا:

واللّٰہ ورسولہ احق ان یرضوہ (التوبہ ۹:۶۲) اور اللہ اور اس کا رسول

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ حق دار ہے کہ وہ اس کو راضی کریں۔

ب۔ آگ کی حرارت اور تپش سے بانسوں کو سیدھا کرتے ہیں اس طرح ان کی کجی اور ٹیڑھا پن ختم ہو جاتا ہے اور بے ڈھنگا پن سیدھ میں بدل جاتا ہے اس عمل کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں چونکہ نمازی بھی نماز سے ظاہر و باطن کی تعدیل و اصلاح اور درستی چاہتا ہے اس لئے اس عمل یعنی نماز کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں۔

ج۔ لفظ صلوٰۃ کا ایک معنی کمر، سرین اور کولہوں کو حرکت دینا بھی ہے چونکہ سجدہ اور رکوع کرتے وقت نمازی کے ان اعضاء میں حرکت پیدا ہوتی ہے اس لئے اسے صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اگر حرکت، سکون و وقار اور تعدیل کے ساتھ ہو تو خشوع کی علامت ہے، دعا کرنے والا بھی چونکہ خشوع سے کام لیتا ہے اس لئے اس عمل کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں۔

صلوٰۃ کے دیگر معانی:

لفظ صلوٰۃ اپنے لغوی معنی سے نکل کر بہت پھیل گیا ہے اور بہت سے اصطلاحی معانی میں مستعمل ہے جو باقاعدہ مروج و متداول ہیں۔ ان میں سے چھ معانی بہت ہی مشہور ہیں۔

۱۔ دعا

۲۔ استغفار

۳۔ رحمت

۴۔ برکت

۵۔ قرأت

۶۔ اشاعت ذکر جمیل

صلوٰۃ بمعنی دعا:

غزوہ تبوک میں کچھ مسلمان شریک نہ ہو سکے بعد میں انہیں اپنی غلطی اور

کوتاہی کا شدت سے احساس ہوا۔ انہوں نے خود کو مسجد نبوی کے ستونوں کے ساتھ باندھ لیا کہ ہم اسی طرح بندھے رہیں گے تا آنکہ آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہمیں بذات خود کھولیں، تب سمجھیں گے کہ خدا نے ہمیں معاف فرما دیا۔ کافی عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھولا، وہ سجدہ شکر بجالائے اور اپنے گھروں کا سارا اثاثہ حاضر کر دیا کہ اس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اگر اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو میں ان کا مال قبول کروں گا" اس موقعہ پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر و یتخذ ماینفق قربت عنداللہ و صلوات الرسول (التوبہ ۹:۹۹)

اور کچھ دیہاتی وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے قرب الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں صلوات کا لفظ دعاؤں کے معنی میں آیا ہے اگلی آیت ہے۔

خذمن اموالھم صدقة تطھر ھم و تز کیھم بھا وصل علیھم ان صلوتك سكن لھم (التوبہ، ۹: ۱۰۳)

تزکیہ وتطہیر کی خاطر آپ (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) ان کے مال میں سے صدقہ قبول فرمائیں اور ان کے لئے دعائے خیر فرمائیں بے شک آپ (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی دعا ان کے لئے سکون قلب کا باعث ہے۔

اس آیت میں بھی صلوٰۃ کا لفظ دو جگہ دعا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اذا دعی احد کم فلیجب فان کان صائما فلیصل۔

جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرے اور اگر وہ

روزے دار ہو تو دعوت دینے والے کے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس میں بھی لفظ صلوٰۃ دعا کے معنی دے رہا ہے۔

۲۔ صلوٰۃ بمعنی استغفار:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

انی بعثت الی اهل البقیع لا صلی علیهم:

"مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تا کہ ان کے لئے استغفار کروں۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

علی کل منسة من الانسان صلاة

"انسان کے جسم کے ہر جوڑ بند پر استغفار لازم ہے۔"

ایک شخص نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ تو ہمیں بہت مشکل حکم دیا گیا ہے"۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے یہ سمجھانے کے لئے کہ یہ حکم مشکل نہیں فرمایا امرك بالمعروف صلوة و نهيك عن المنكر صلوة و كل خطوة الى الصلوة صلوة: تیرا نیکی کا حکم دینا بھی استغفار ہے برائی سے روکنا بھی استغفار ہے نماز کی طرف قدم بڑھانا بھی استغفار ہے۔

ایک دوسرے مقام پر ہے:

كل عمل المومنين صلوة حتى اماطة الاذى عن الطريق صلوة:

مومن کا ہر عمل ہی استغفار ہے یہاں تک کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی استغفار ہے۔

۳۔ صلوٰۃ بمعنی رحمت:

اس معنی کی رو سے یصلون کا مطلب ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مسلسل رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے غیر مختتم رحمتوں کے نزول

کا سلسلہ اتنا قدیم ہے کہ اس نے انہیں پیکر رحمت بنا دیا ہے اور اسی غالب حیثیت میں مبعوث فرمایا ہے:

فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك (آل عمران، ۳:۱۵۹) اللہ کی رحمت ہی کا اثر ہے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ان کے لئے بے حد نرم مزاج ہیں، اگر آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کرخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ لوگ تتر بتر ہو جاتے۔

وما ارسلنك الا رحمة للعالمين (الانبياء ۲۱:۱۰۷)

اور ہم نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۴۔ صلوٰۃ بمعنی برکت:

ایک صحابی کا نام ابو اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا انہوں نے اپنا صدقہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر برکت کے لئے یوں دعا کی: اللهم صل على ال ابی اوفی: اے اللہ! ابی اوفی کی آل کو برکت عطا فرما۔

۵۔ صلوٰۃ بمعنی قرات:

صلوٰۃ کا لفظ قرات کے معنی میں بھی آیا مثلاً مکہ مکرمہ میں نماز کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قرات قرآن سن کر کفار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیا کرتے تھے اور دوران تلاوت خلل ڈالا کرتے تھے اس لئے حکم نازل ہوا:

ولاتجهر بصلاتك و لا تخافت بها (الاسراء، ۱۷:۱۱۰)

اور اتنی بلند آواز سے قرات نہ کیا کریں (کہ کافر لوگ سن کر گالیاں دینے

لگیں) اور اتنی آہستہ بھی نہ کیا کریں (کہ اپنے مقتدی بھی نہ سن سکیں)

گویا مفہوم یہ نکلا کہ جہاں بیگانے ہوں اور کفر ونفاق کی گندگی میں لتھڑے ہوئے ہوں وہاں بلند آواز کے ساتھ صلوٰۃ سے احتراز کرنا چاہیے تا کہ وہ ناشائستہ الفاظ منہ سے نہ نکالنے لگ جائیں اور جہاں اپنے ہی ہمنوا اور ہم ذوق موجود ہوں وہاں آہستہ کی بجائے بلند آواز سے صلوٰۃ پڑھنی چاہیے تا کہ انہیں کیف وسرور حاصل ہو اور وہ روح کی تازگی محسوس کریں۔

اس تشریح سے اشارۃً یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ صلوٰۃ سے انہی دلوں میں کبیدگی، تنگی اور جڑ پیدا ہوتی ہے جو نفاق وکدورت سے بھرے ہوئے ہوں وگرنہ جو ایمان ویقین سے مملو اور لبریز ہوتے ہیں انہیں صلوٰۃ نہ صرف خوشی بخشتی ہے بلکہ وہ دل کی تسکین بھی محسوس کرتے ہیں۔

۶۔ صلوٰۃ بمعنی اشاعت ذکر جمیل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآنی آیات کی روشنی میں صلوٰۃ کے معنی اشاعت ذکر جمیل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آیت صلوٰۃ میں جو یصلون کا لفظ آیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے انتظامات واسباب پیدا کرتا رہتا ہے جن سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لازوال اور بے مثل شانوں اور عظمتوں کا شہرہ چار دانگ عالم میں پھیلتا رہے اور آباد کاران کائنات ہر دم نئی نئی خوبیوں سے آگاہ ہوتے رہیں اور کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے جبکہ ان کی رفعتوں، اداؤں اور نرالے زاویوں سے ان کی مجتبائی شانوں کا ذکر نہ ہو رہا ہو۔

مندرجہ بالا آیات میں انہی نظر نہ آنے والے اسباب وانتظامات کا ذکر ہے جو کارکنان قضاوقدر کے غیر مرئی ہاتھوں سے تکمیل پذیر ہوتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں سرکار دو عالم، محبوب معظم، نور مجسم، پیکر رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبانہ منصب کے ایسے مخفی گوشے نمایاں ہوتے رہتے ہیں جو پہلے اس شان

سے عیاں نہیں ہوتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ورفعنالك ذكرك (الانشرح،۹۴: ۴) اور ہم نے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے لئے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے ذکر کو بلند کر دیا۔

سورہ والضحیٰ میں اس زاویہ حسن وکمال سے یوں پردہ اٹھایا گیا ہے۔

وللا خرة خيرلك من الاولى (الضحیٰ،۹۳: ۴) اور البتہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد والی گھڑی پہلی گھڑی سے بہتر ہوتی ہے۔

مفہوم آیت صلوٰۃ:

صلوٰۃ کے مندرجہ بالا تمام معانی کو سامنے رکھا جائے تو ایک خاص قاعدہ کلیہ مستنبط ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ:

۱۔ جب صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے، عظمتیں اور برکتیں عطا کرتا ہے یا اشاعت ذکر جمیل فرماتا ہے۔

۲۔ جب صلوٰۃ کی نسبت انسان کی طرف کی جائے تو اس کا مطلب رکوع و سجود کرنا، نماز پڑھنا، درود وسلام پیش کرنا اور دعا ومناجات کرنا ہوتا ہے۔

۳۔ جب صلوٰۃ کی نسبت فرشتوں کی طرف کی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ ملائکہ درود وسلام پیش کرتے ہیں، دعا واستغفار کرتے ہیں۔

۴۔ جب اس کی نسبت عناصر کائنات کی طرف کی جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ اشیاء تسبیح پڑھتی ہیں وان من شیء الا یسبح بحمده (الاسراء ۱۷: ۴۴) كل قد علم صلوته (النور، ۲۴: ۴۱) اور ہر ایک کو اس کی تسبیح کا علم بھی ہے۔ اب اس شرح و وضاحت اور قاعدہ کلیہ کی روشنی میں آیت صلوٰۃ میں موجود لفظ یصلون کا اللہ کی نسبت سے اور ملائکہ کی نسبت سے الگ الگ معنی لیا جائے گا یعنی اعجاز وایجاز قرآنی کی بدولت ایک ہی لفظ محض نسبتوں کے فرق سے دو معانی ادا کرے گا جو اہل علم کے ذہنوں

میں بالکل واضح ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ کی نسبت کریں گے تو معنی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جب فرشتوں کی طرف نسبت کریں گے تو معنی ہوگا فرشتے درود وسلام پیش کرتے ہیں اور جب اگلی آیت میں بندوں کو خطاب ہوگا کہ تم بھی صلوٰۃ بھیجو تو بندوں کی نسبت سے اس کا معنی ہوگا درود وسلام پیش کرو۔

۲۔سلموا تسلیما

اس آیت میں دوسرا غور طلب لفظ سلموا تسلیما ہے۔

تسلیم مصدر ہے جو یہاں حالت نصبی میں مفعول مطلق واقع ہو رہا ہے۔

کلام میں مفعول مطلق کا مفاد یہ ہوتا ہے کہ وہ اس میں شدت وتاکید، زور اور کثرت کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ یہاں بھی اس نے کلام میں دو خوبیاں پیدا کر دی ہیں۔

۱۔ پہلی یہ کہ "اے مومنو! اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر کثرت سے درود بھیجو" یہ نہیں کہ دل میں آیا تو پڑھ لیا وگرنہ بیٹھے رہے، بلکہ خود کو اس عمل کے لئے وقف کر دو۔ تمہارا اٹھنا بیٹھنا اور چلنا پھرنا بھی اسی پاکیزہ عمل کی نذر ہو جائے اور تم ہر حالت میں درود خواں ہی نظر آؤ۔ دیکھنے والا کہے کہ اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا دیوانہ ہے جسے تصور محبوب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں اپنا بھی ہوش نہیں بس انہی کا نام لیے جا رہا ہے۔

۲۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ "اے مومنو! اپنی حیثیت ملحوظ رکھ کر اس طرح درود پاک پڑھو جس طرح پڑھنے کا حق ہے "یعنی تم میرے محبوب کی بارگاہ ناز کے نیاز مند غلام ہو، وہ تمہارے سرفراز آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہیں، تمہارے مالک اور مولا ہیں" اس لیے سلام نیاز اور درود پیش کرتے وقت ایک عاجز ومسکین غلام کی حیثیت اختیار کر لو اور ایسی ہیئت بنا لو جو بے دام غلام اور عاشق صادق کی ہوتی ہے اور انہیں شاہانہ انداز سے اپنے سامنے موجود سمجھو گویا وہ جاہ وجلال کے ساتھ تخت شاہی پر جلوہ افروز ہیں اور تمہیں محبت وپیار سے تک رہے ہیں اور زیر لب تبسم کے

ساتھ اظہار خوشی فرما رہے ہیں۔

اس تصور کے ساتھ جب تم درود وسلام پیش کرو گے تو پھر یہ اس طرح پیش ہوگا جس طرح پیش ہونے کا حق ہے۔

۳۔ النبی:

اس آیت کریمہ میں تیسرا غور طلب لفظ النبی ہے۔ یہ علم الصرف کے حوالے سے مہموز بھی ہوسکتا ہے اور ناقص بھی، دونوں صورتوں میں فعل کا مادہ و معنی اس مشتق لفظ میں موجود رہتا ہے۔

(الف) اگر اس لفظ کو مہموز تسلیم کریں اور نباء سے مشتق مانیں تو اس کا مطلب ہوگا فائق و برتر، اعلیٰ اور بلند ہونا، اس اعتبار سے نبی کا معنی ہوگا ایسی ہستی جس کی روحانی رفعت و بلندی کا اندازہ ہی نہ لگایا جاسکے۔ مطلقاً بلند ترین مقام کو بھی لغوی اعتبار سے نبی کہتے ہیں۔ چونکہ دور سے اگر اونچا مقام دکھائی دے رہا ہو تو مسافروں کے لیے بھٹکنے اور راستہ بھولنے کے امکانات ختم ہوجاتے ہیں، اس لیے ایسا نبی یعنی مکان مرتفع، صراط مستقیم کا کام کرتا ہے، اسی پس منظر میں نبی کا ایک معنی صراط مستقیم بھی ہے۔ اس لغوی معنی کی روشنی میں آیت کریمہ اھدنا الصراط المستقیم کا یہ معنی ہوسکتا ہے کہ ہمیں نبی کا راستہ دکھا جو سراپا صراط مستقیم اور پیکر ہدایت ہے۔

جب یہ لفظ فعل "نباء" سے مشتق ہو تو اس کا معنی خبر دینا، ہجرت کرنا اور قوم کے پاس آنا بھی ہے۔ اس لحاظ سے نبی کا معنی ہوگا خبر دینے والی، ہجرت کرنے والی اور قوم کے پاس آنے والی ہستی اور یہ معنی بالکل واضح ہیں۔ جس کی شرح و وضاحت کی بھی ضرورت نہیں۔ لفظ نبی، فصیل کے وزن پر ہے عربی زبان میں فصیل بمعنی فاعل بھی آتا ہے۔ اس صورت میں نبی کا مطلب ہوگا خبر دینے والا۔

محققین فرماتے ہیں، مبعوث ہستی کو نبی اس لیے کہتے ہیں۔ لا نه ینبی الخلق " کیونکہ وہ لوگوں کو خبر دیتا ہے۔ اس حوالے سے نبوءۃ اور نبوۃ کا مفہوم

یوں بیان کیا گیا ہے۔

الاخبار عن الغیب اوالمستقبل بالھام من اللہ: یعنی عطائے الٰہی اور الہام ربانی کی بدولت غیب یا مستقبل کی خبر دینا۔

علماء کے ہاں اس کی مزید وضاحت یوں بیان ہوئی ہے۔

الاخبار عن اللہ وما یتعلق بہ یعنی اخبار عما یستحقہ الرب سبحانہ و تعالی من صفات الجمال و تموت الکمال

نبوت کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کی خبر دینا، یعنی اس کی صفات جمال وکمال سے بندوں کو آگاہ کرنا۔

لفظ نبی کی وزن کی رو سے، دوسری تشریح یوں ہے کہ فصیل بمعنی مفعول بھی آتا ہے اس تحقیق کی روشنی میں، نبی کا مطلب ہوگا، ایک ایسی ہستی، جس کے جاہ وجلال اور مقام ومرتبہ سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا ہو۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مقام ومنصب کی خبر یوں دی گی ہے۔قدجاء کم من اللہ نور (المائدہ،۵:۱۵) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ گیا۔

یاایھا الناس قدجاء کم برھان من ربکم۔ (النساء،۴:۱۷۴)۔اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک برہان اور دلیل آ گئی۔

ب۔اگر اس لفظ کو مہموز کی بجائے ناقص سے مشتق تسلیم کریں تو اس کا مطلب ہوگا دوررس نگاہ کی مالک ہستی جو زمان ومکان سے ماورا، دور کی ایسی چیزوں کو دیکھے جسے عام نگاہ نہ دیکھ سکتی ہو۔ کیونکہ نبایبنبوء نبوۃ نگاہ کا دور تک جانا یعنی دور بینی اور تیزی نظر کی صفت سے متصف ہونا۔

اس لغوی معنی کی رو سے بھی یہ ایک ایسی ہستی قرار پائے گا جس کی نگاہوں سے اسرار کائنات مخفی نہ ہوں اور حقائق کے مشاہدے تک اس کی رسائی ہو اور اس

میں کوئی شک نہیں کہ نبی ایسا ہی ہوتا ہے۔

خلاصہ کلام:

آیت صلوٰۃ کا مضمون وخطاب اور اس کا انداز ترغیب واضح طور پر دلالت کرتا ہے کہ بارگاہ نبوت میں درود وسلام اور صلوٰۃ و رحمت کا نذرانہ ایک غیر معمولی اور بڑا ہی مہتم بالشان عمل ہے۔ کسی بھی اعتبار سے اس عمل سے پہلوتہی مناسب اور مومن کی شان کے لائق نہیں بلکہ محرومی کی دلیل ہے۔ اس لیے یہ سوچنا کہ درود پہنچتا ہے یا نہیں؟ خود پہنچتا ہے یا فرشتے لے جاتے ہیں؟ یہ سب جھگڑے کی باتیں ہیں اور عمل سعید سے باز رہنے کی صورتیں ہیں۔ سو ان میں الجھنا مومنوں کے لائق نہیں، تسکین دل کے لئے یہ سوچ لینا ہی کافی ہے کہ اس نے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اگر پہنچتا نہیں تو حکم ہی کیوں دیا؟ حکم کامل جانا ہی پہنچنے کی دلیل ہے۔ اس لئے پہنچنے یا نہ پہنچنے کا دردسر مول لینا اہل ایمان کا کام نہیں، شیطانی کام ہے جو اس وسوسے کے ذریعے اس عمل مبارک سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔ اس بارے میں اطمینان کی خاطر یہی تصور کافی ہے کہ اگر فرشتے لے جاتے ہیں تو حق غلامی ادا کرتے ہیں اور خود پہنچتا ہے تو یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ان وہبی کمالات میں سے ہے جو اللہ پاک نے بطور خاص عطا فرمائے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

درود شریف پڑھنے سے شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واجب ہو جاتی ہے۔

"فیضانِ سنت"

شہاب نامہ اور درود شریف کے اثرات

قدرت اللہ شہاب

مکسودن پادھا چمکور کے ہندوؤں کا پروہت تھا۔ سکھ اور مسلمان بھی اس سے اپنے بچوں کی جنم پتریاں بنواتے تھے۔ نجوم اور رمل میں مہارت کے باعث سارے گاؤں میں شادی بیاہ کی تاریخ، سفر پر روانہ ہونے کی ساعت اور مرگ وحیات کی جملہ رسومات کا پروگرام وہی طے کرتا تھا۔ عام بیماریوں کا علاج تو حکیم بسنت رام کے سپرد تھا لیکن چیچک، خسرہ، پلیگ اور ہیضہ جیسے موذی امراض پر مسکودن پادھا کا کنٹرول تھا۔ اذان کی آواز پر وہ خالی ٹین بجانا شروع کر دیتا تھا، تاکہ بول سنائی نہ دیں۔ درود شریف سن کر وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا تھا۔ جب کبھی وہ ہمارے محلے سے گزرتا تھا، تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھ کر اس کے پیچھے ہو لیتے تھے۔ یہ سن کر مکسودن پادھا کانوں میں انگلیاں دیئے اتنی تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا تھا، کہ ہم لوگ بھی اس کے تعاقب سے بری طرح ہانپنے لگتے تھے۔

مکسودن پادھا کا معمول تھا کہ وہ صبح تین چار بجے اٹھ کر زور زور سے "ہری اوم، رام رام ست ہے" کی مہارنی کرتا ہوا نہر پر جاتا تھا اور گرمی ہو یا کڑا کے کی سردی ٹھنڈے پانی سے اشنان کر کے اپنی پوجا پاٹ شروع کرتا تھا۔ اس معمول میں ایسی باقاعدگی تھی کہ اس کے نہر پر جانے اور واپس آنے کی آواز لوگوں کے لئے الارم ٹائم پیس کا کام دیتی تھی۔

میرے قریب سے گزر کر مکسودن پادھا جب بندروں کے پاس پہنچا، تو ان کا ایک جم غفیر اس کے گرد جمع ہو گیا۔ ہنومان جی کو نمسکار کر کے مکسودن نے ایک پوٹلی

کھولی اور بہت سی پوریاں بندروں کے سامنے ڈال دیں، پھر وہ نہر کے کنارے ایک پتھر کی سل پر بیٹھ گیا اور پانی کی گڑویاں سر پر ڈال ڈال کر چھپا چھپ نہانے لگا۔

ایک ساٹھ ستر برس کے دبلے پتلے منحنی سے برہمن کی یہ شان مردانگی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کسی قدر پھڑکی۔ میں چھاتی نکال کر لاٹھی گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہر حال پوریوں پر مرکوز تھی اور مکسودن پادھا سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا۔ مکسودن پادھا نے پہلے تو ایڑیاں اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگایا اور پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے یک لخت دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تھا، تو وہ کان کھول دیتا تھا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو پھر انگلیاں ٹھونس لیتا۔ جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ مچولی کا یہ کھیل جاری رکھوں۔ لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی۔ اس لئے میں باآواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے آہستہ آہستہ میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی، پھر جسم پر ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور ہونے لگی اور اس کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ اوڑھا ہوا ہو۔

تین سوا تین گھنٹے کے بعد جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر پہنچ گیا۔

امتحان کے باقی آٹھ دن بھی اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔ جب نتیجہ نکلا، تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لئے ملا، لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔

یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی، جس کے سامنے کرم بخش کے سارے

''اجھیمبے'' گردتھے۔ اس کے لئے نہ پرانی باؤلی کے پانی میں رات کو دو، دو، پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا نہ کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی، نہ گگا ماڑی میں ڈھول کی تال پر کئی کئی گھنٹے ''حال'' کھیلنے کی حاجت تھی۔ نہ مراقبے کی شدت تھی، نہ مجاہدے کی حدت تھی، نہ ترک حیوانات، نہ ترک لذات، نہ تقلیل طعام، نہ تقلیل کلام، نہ تقلیل اختلاط مع الانام، نہ رجعت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک تخت طاؤس تھا، جو اَن دیکھی لہروں کے دوش پر سوار آگے ہی آگے، اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے وجود کے سارے افقوں کو قوس وقزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ دیا۔ گھپ اندھیروں میں مہین مہین سی شعاعیں رچ گئیں۔ جنہیں نہ خوف وہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں نہ افکار وحوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی، بھری محفل میں ہجروں کی خلوت سماگئی۔ دل شاد، روح آباد، جسم یوں گویا کشش ثقل سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے پردہ خیال پر ایک ایسی بابرکت ذات کے ساتھ قربت کا احساس جاری و ساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتار وابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے ذکر کے نور سے عرش بھی سر بلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا۔۔۔۔۔۔ اور جس کی آفرینش پر رب البدیع الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کردی۔

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

دو برس بعد میں نے میٹریکولیشن کا امتحان بھی بالکل اسی طرح درود شریف کا ورد کرتے کرتے پاس کرلیا۔ ساری کائنات میں ایک اور صرف ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور انسان کے درمیان یکساں طور پر مشترک ہے۔ قرآن کریم

کے پارہ ۲۲ میں سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۵۶ کے الفاظ میں وہ عمل یہ ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات نازل فرمائے ہیں ، جن کا بجالانا ہر اہل ایمان کا فرض ہے۔ بہت سے انبیاء کرام کی توصیفیں بھی کی ہیں اور ان کے بہت سے اعزاز و اکرام بھی بیان فرمائے ہیں لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا، کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو۔ یہ اعزاز صرف ہمارے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود کی نسبت اولاً اپنی طرف اور پھر اپنے فرشتوں کی طرف کر کے مسلمانوں کو خطاب کیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اے مومنو تم بھی درود بھیجو۔ یہی ایک واحد امر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے صرف حکم دے کر اس کی تعمیل کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ خود اپنے ایک عمل کی مثال دے کر اس کی تقلید کی فرمائش کی ہے۔ ایک عبد کی فضیلت کا اس سے بڑھ کر کوئی اور درجہ تصور میں بھی لانا محال ہے۔ درود شریف میں صاحب درود کا اعزاز تو یہ ہے، لیکن اس میں درود شریف پڑھنے والے کی سعادت اور اکرام بھی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ درود شریف پڑھ کر ہم ان احسانات عظیم کا تھوڑا سا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو محسن اعظم کے اپنی امت کے ہر فرد و بشر پر ہیں۔ دوسرے یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کو اپنی استعداد اور خلوص کے مطابق صاحب درود کی توجہ کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے۔ خاص طور پر ان اوصاف کی توجہ کا جنہیں قرآن شریف میں رؤف الرحیم اور رحمۃ اللعالمین کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔ اگر چہ ہزاروں افراد ہزاروں مختلف مقامات پر ایک ہی وقت درود شریف پڑھ رہے ہوں، ان سب پر فرداً فرداً بیک آن صاحب درود کی توجہ کا منعکس ہونا نہ کوئی عجیب بات ہے اور نہ کوئی مشکل امر ہے۔ چراغ اگر چھوٹا ہو تو اس کی روشنی پھیلانے

کے لئے اسے ایک کمرے سے اٹھا کر دوسرے کمرے میں پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سورج کی شعاعیں ہر جگہ بیک وقت یکساں طور پر بآسانی پہنچتی رہتی ہیں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ رخ سورج کی جانب ہو۔ ماڈرن اصطلاح میں یہ ساری بات frequency یعنی برقی لہروں کے ارتعاش کا معاملہ ہے۔ اگر انسان صحیح wave length (لاسلکی شعاعوں کے طول) کے ساتھ tune in (ہم آہنگ) ہو جائے، تو کسی کا دل تار گھر میں استعمال ہونے والی Mouse key بن جاتا ہے۔ کسی کا دل بڑی طاقت والا شارٹ ویو ریڈیو سیٹ بن سکتا ہے۔ wave length کی ہم آہنگی اعمال اور اطاعت سے ہوتی ہے اور ٹرانسمیٹر کے ساتھ صحیح مرکز کا کنکشن صرف درود شریف کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ کا اصلی راز حقیقت آدمیہ ہی میں مضمر ہے۔ باطن کی اصطلاحات میں وجود کے تین مرتبے متعین کئے جاتے ہیں۔ احدیت، وحدت اور واحدیت، احدیت تو غیب الغیب، باطن مخصیعنی ذات النبی کو کہتے ہیں۔ وحدت صفات اجمالہ کا نام جسے حقیقت محمدیہ کہا جاتا ہے اور واحدیت صفات اجمالیہ کا درجہ ہے۔ جسے اعیان ثانیہ اور حقیقت آدمیہ بھی کہتے ہیں یہ تینوں درجے ازلی ابدی ہیں اور ان میں آپس میں ایک دوسرے پر تقدم و تاخر بھی ہے، چونکہ انسان صفات حق کا مظہر ہے اور حضور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان سب میں مظہریت میں اکمل اعلیٰ ہیں، اس لئے درجہ صفات اجمالی یعنی حقیقت محمدیہ درجہ صفات تفصیلی یعنی حقیقت آدم سے مقدم ہے۔ درخت کی غایت پھل ہے۔ انسانیت کی غایت مقصود تکمیل انسانیت ہے۔ جس طرح پھل کے وجود ازلی کو درخت کے وجود جسمی پر تقدم اور تفضل حاصل ہے۔ اس باریک نکتے کو اس سے زیادہ بیان کرنا میرے بس کا روگ نہیں کیونکہ یہ نہ علم کا مسئلہ ہے نہ علم الیقین کا۔ اس کی مزید تشریح تو وہی روشن ضمیر حضرات کر سکتے ہیں جنہیں عین الیقین اور حق الیقین کی نعمت حاصل ہے۔ میرے

جیسے کور باطن عامی کے نزدیک تو بس نجات کے لئے اتنا یقین کافی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بعض لوگ دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنے سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنا کیوں لازمی ہے؟ دراصل ایسا کرنا لازمی تو بالکل نہیں، البتہ سودمند ضرور ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس طرح بھی دعا کی جائے، وہ پہنچ تو ضرور جاتی ہے لیکن دنیاوی اصطلاح میں درود شریف کی مثال شاہی ڈسپیچ بکس Despatch box کی سی ہے جو دعا اس ڈسپیچ بکس میں بند ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچے، اس کی جانب خصوصی اور فوری توجہ کا منعطف ہونا زیادہ قرین قیاس ہے درود شریف کئی طرح کے رائج ہیں لیکن دعاؤں کے اول و آخر نماز والا درود شریف پڑھ لینا ہی کافی ہے۔

درود شریف پڑھنے سے

- ☆ مصیبتیں ٹلتی ہیں
- ☆ خوف دور ہوتا ہے
- ☆ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں
- ☆ صاحب لولاک کا تصور ذہن میں آجاتا ہے

"فیضانِ سنت"

صلِ علیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ہلال جعفری

عینِ مقرب خدا صلی علیٰ حبیبنا
مظہرِ ذاتِ کبریا صلی علیٰ نبینا
بھٹکے ہوؤں کا رہنما صلی علیٰ کریمنا
دونوں جہاں کا آسرا صل علیٰ رئیسنا

صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ حبیبنا
صل علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ

تیرا جمال بالیقیں رونقِ بزمِ دو جہاں
جلوہ تیرا مکاں مکاں شمعِ حریم لامکاں
دونوں جہاں میں اک تیری ذات انیسِ بیکساں
تیرا درود بن گیا چارۂ دردِ عاصیاں

صل علیٰ محمدٍ صلی علیٰ حبیبنا
صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ

اے کہ تیرا مقام ہے قربِ خدائے بے نیاز
اے کہ تیرے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز

اک تیری جنبشِ نظر سب کے لئے ہے چارہ ساز
تیری نظر سے جو گرا ہو نہ سکا وہ سرفراز

صل علیٰ نبینا صلی علیٰ محمد
صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ

دردِ غم فراق نے ایسا کیا ہے پائمال
زندگی بن گئی میری تیرے بغیر اک وبال
واسطہ اہلِ بیت کا ہو کوئی صورتِ وصال
مجھ پہ کرم کی اک نظر صدقہ حضرت بلال

صل علیٰ نبینا صلی علیٰ محمد
صلی علیٰ محمدٍ صلی علیٰ محمدٍ

کثرتِ ذکر مصطفیٰ مدحِ حبیب کبریا
راحتِ دل ، قرار جاں ، دردِ ہلال کی دوا
اب تو یہی ہے آرزو اور دعا کا منتہا
بس ہو درِ حضور پر خیر سے میرا خاتمہ

صل علیٰ حبیبنا صلی علیٰ محمد
صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمدٍ

فضائلِ درود شریف

برکات وثمرات درود شریف

علامہ محمد ظہیر عباس قادری
انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

نبی اکرم رسول معظم شاہ بنی آدم جو مولائے کل، دانائے سبل، والی دو جہاں، باعث تخلیق کائنات، حبیب خالقِ کون و مکان، حضور رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا بہت بڑی عبادت بھی ہے اور سعادت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقرب کا ذریعہ ووسیلہ ہے اور بارگاہِ رسالت میں حضور و شہود کا ذریعہ بھی ہے۔ ربِ کائنات کی طرف سے رفعتِ درجات، محوسیأت اور حصولِ حسناتِ کا موجب ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حصولِ دیدار اور جوابی تسلیمات اور روز محشر سایہ عرش میں راحت وسکون کا باعث ہے۔

درود وسلام کی اہمیت وضرورت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی اس آیتِ مبارکہ میں واضح فرمادی ہے۔

انَ اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی۔ یا یھاالذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما (احزاب آیت ۵۶) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(ترجمہ: کنز الایمان)

اللہ کریم نے پہلے اپنا عمل اور پھر ملائکہ کا عمل انتہائی تاکیدی انداز میں بیان فرما کر اور اس پر مداومت و مواظبت بیان فرما کر، پھر اہلِ ایمان کو خطاب کر کے فرمایا کہ میرے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجو جیسا کہ سلام بھیجنے کا حق ہے۔ اس سے اس امر کی اہمیت اور قدر روز روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جو ان کا خالق و مالک اور معبود و مسجود ہے اور نوری و معصوم فرشتے جو بلند و بالا مقامات و مناصب اور درجات و مراتب کے مالکان اور آسمان آشیاں ہیں وہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ تو تم جو ان سے ایمان و ایقان کی خیرات لینے والے ہو اور ان کی غلامی کے صدقے دنیوی و اخروی فوز و فلاح حاصل کرنے والے ہو تمہارے لیے تو اپنے آقا پر درود وسلام بھیجنا انتہائی اہم فریضہ ہے اور لازمی امر ہے۔

کیونکہ ہمیں دنیا کی ہر نعمت رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے ملی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری جسمانی و بدنی اور ظاہری و باطنی تربیت کا انتظام فرمایا ہے اور ہمیں زندگی کے ہر مرحلے میں راہنمائی عطا فرمائی ہے۔ اس لیے ان گنت احسانات وعنایات پر ہمیں اپنے محسن و مربی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اور اس کا سب سے حسین طریقہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام ہے۔

ذیل میں درود وسلام پر چند احادیث نقل کی جاتی ہیں تا کہ ان پر عمل کر کے قربِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاصل کیا جا سکے۔

درود وسلام قربِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی طرف وحی فرمائی۔

یا موسیٰ اترید ان اکون اقرب الیک من کلامک الی لسانک و من وسواس قلبک و من روحک الی بد نک ومن نور بصرک الی عینیک قال نعم یا رب! قال فاکثر الصلوة علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا تمہاری خواہش و آرزو ہے کہ میں تجھ سے زیادہ قریب ہوں بنسبت تمہارے کلام کے تمہاری زبان سے۔ اور بنسبت تمہارے قلبی خیالات کے تمہارے دل سے اور بنسبت تمہاری روح کے تمہارے بدن سے۔ اور بنسبت تمہارے نورِ نگاہ کے تمہاری نگاہ و بصر سے؟

تو کلیم اللہ نے عرض کیا ہاں ضرور اے میرے پروردگار، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ محمد کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود وسلام بھیجا کرو۔ (مطالع المسرات ص۱۴)

2۔ درود قربِ دعا کا ذریعہ۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من دعاء الا بینہ و بین السماء حجاب حتی یصلی علی النبی صلی اللہ و علیہ وسلم و علی آل محمد فاذا فعل ذلک مخرق الحجاب و دخل الدعاء و ان لم یفعل ذلک رجع الدعاء اخرجہ الاصبہانی۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب (پردہ) حائل ہوتا ہے۔ جب تک نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ بھیجا جائے اور جب درود بھیجا جائے تو وہ حجاب ختم ہو جاتا ہے اور دعا مقامِ قبولیت تک پہنچ جاتی ہے ورنہ واپس پلٹ آتی ہے۔ (خصائصِ کبریٰ ج ۲: ص:۶۵)

3۔ درود وسلام قربِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذریعہ:

عن ابی اما مۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلوۃ علی فی یوم الجمعۃ فان صلوۃ امی فی کل جمعہ معن کان اکثرہ علی صلوۃ کان اقربھم منی منزلۃ تعرض علی۔

حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ میری امت کے درود وصلوٰۃ مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کیے جاتے ہیں۔ تو جو شخص سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھے گا وہ مقام ومرتبہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔

(خصائص کبریٰ ج:۲ص:۲۶۱)

3۔ درود وسلام قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا ذریعہ۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انجاله یوم القیامة من اهوالها و مواطنها اکثر لم علی فی دار الدنیا صلوة انه قد کان فی اللہ و ملا ئکته کفایة و لکن حصص المومنین بذالك لیثبجهم علیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک تم سب سے زیادہ قیامت کی ہولناکیوں اور ان کے مقامات سے نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا کی زندگی میں مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اور اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا ہی کافی تھا مگر مومنین کو خصوصی حکم اس لیے دیا تا کہ اس درود کی بدولت انہیں عظیم اجر وثواب عطا کیا جائے۔ (تفسیر درمنثور ج۵ص۲۱۹)

4۔ درود وسلام بارگاہِ رسالت مآب میں تعارف کا ذریعہ:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقربکم منی یوم القیامة فی کل مواطن اکثر کم علی صلوة فی الدنیاه من صلی علی یوم الجمعة ولیلة الجمعة مائة مرة قضی اللہ له مائة حاجة مسبحین من حوائج الاخرة و ثلا ثین من حوائج

الدنيا ثم يوكل الله بذالك ملكا يدخله في قبري كمايدخل عليكم الهدايه يخبرني بمن صلى على باسمه و نسبه الى عشرة۔ فاثبته عندي في صحيفة بيضاء۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تم میں سے ہر مقام میں میرے قریب تر وہی شخص ہوگا جو دنیا میں کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا ہوگا۔ جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات سو مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا۔ جن میں ستر حاجات اخروی ہونگی اور تیس حاجتیں دنیوی ہونگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان بھیجے گئے درود وصلوٰۃ پر ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو انہیں میری قبر میں مجھ پر پیش کرتا ہے۔ جیسے کہ تمہیں ہدیے اور تحفے پیش کیے جاتے ہیں۔ جس نے مجھ پر وہ درود پڑھا ہوتا ہے اس کا نام اور دس پشتوں تک اس کا نسب بتلاتا ہے۔ تو میں اس درود کو اور اس کے نام ونسب کی تفصیل کو اپنے پاس سفید اور نورانی کتاب کے کاغذ پر لکھ لیتا ہوں اور ہمیشہ کیلئے محفوظ کر لیتا ہوں۔ (تفسیر درمنشور ج۵ ص۲۱۹)

5۔ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على صلوة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات و حطت عنه عشر خطيات و رفعت له عشر درجات۔ (رواہ النسائی۔ (مشکوۃ ص۸۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس برکتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور جنت میں اس کے دس درجات بلند فرما دیتا ہے۔

6۔ عن عبد الله بن مسعود قال كنت اصلى والنبي صلى الله عليه وسلم وابوبكر و عمر معهٗ فلما جلست بدات بالثناء على الله تعالى ثم

الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم پاس ہی تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز سے فراغت کے بعد دعا مانگنے کے لئے بیٹھا تو میں نے دعا کا آغاز اللہ تعالیٰ کی ثناء سے کیا پھر حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور اپنے لئے دعا مانگنے لگا۔ تو آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مانگ لے تجھے عطا کیا جائے گا۔ مانگ لے تجھے عطا کیا جائے۔ (یعنی درود شریف کی برکت سے جو بھی مانگے گا تم کو ملے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۷-۸۶)

7۔ شفاعت کو واجب کرنے والا درود شریف:

عن رویفع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی۔

حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (یعنی مجھ پر) درود بھیجا اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامۃ (یعنی اے اللہ جو تیرے پاس مقامِ محمود ہے وہ حضور علیہ السلام کو عطا فرما، قیامت کے دن) تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (مشکوٰۃ ص ۸۷ بحوالہ احمد)

8۔ درود و سلام کے بدلے اللہ کی عطا:

عن ابی طلحۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم

والبشر فی وجهه فقال انه جاء نی جبرئیل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا محمد ان لايصلی علیك احد من امتك الاصليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے رخ انور پر خوشی و مسرت کے آثار تھے اور رخ زیبا پر چمک تھی پس فرمایا بے شک میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ بے شک آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ اگر آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس برکتیں نازل کروں گا اور اگر آپ کی امت میں سے کوئی شخص آپ پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلامتی نازل کروں گا۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

9۔ درود و سلام زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم نسخہ:

شیخ اشرف علی تھانوی کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف، کلیات امدادیہ، میں رقمطراز ہیں کہ جو شخص زیارت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہو وہ بروز جمعرات بعد از نماز عشاء سفید لباس زیب تن کرے اور سبز عمامہ پہنے خوشبو لگائے اور قبلہ رخ ہو کر یہ درود شریف پڑھے۔ اور یہ تصور رکھے کہ حضور علیہ السلام اس کے پیش نظر ہیں اور درود و سلام سن رہے ہیں۔

درود یہ ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ تو انشاء اللہ کئی بار کے اس عمل سے وہ زیارت سے مشرف ہوگا۔ (کلمات امدادیہ ص ۱۳۳)

10۔ بعد از اذان درود و سلام حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت سیدنا

بلال حبشی رضی اللہ تعالی عنہ فجر کی اذان پڑھتے اور بارگاہ نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بیدار کرتے اور یوں پڑھتے۔

الصلوۃ علیك یا رسول اللہ۔ السلام علیك یا رسول اللہ

(تنویر الحوالک از امام سیوطی ج ۲ ص ۱۷)

نوٹ: اس درود وسلام کو جمع کریں تو وہ درود وسلام بنتا ہے جو کہ اہل سنت کا ورد ہے۔ یعنی الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ۔

اس سے پتہ چلا کہ یہ درود وسلام ان الفاظ کے ساتھ پڑھنا اور وہ بھی اذان کے بعد پڑھنا حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی سنت ہے۔ اللہ کریم ہمیں عقل سلیم سے سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اتحاد امت کے لئے کوشاں رہنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)۔

ایک غلطی کا ازالہ

محمد جلال الدین قادری

حضور اقدس وانور قاسم النعم مالک الارض ورقاب الامم معطی ومنعم ولی والی علی عالی کاشف الکرب رافع الرتب معین کافی حفیظ وافی شفیع شافی رحیم جلیل عزیز جمیل وہاب کریم غنی عظیم خلیفہ مطلق حضرت رب، ولی الفضل جلی الافضال رفیع المثل ممتنع الامثال صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم وعلیٰ آله واصحابه شرف وکرم وعظم کے ذکر جلیل کے بیان کرتے وقت، سنتے وقت اور لکھتے وقت جتنی مرتبہ بھی اسم گرامی زبان پر آئے، کان سنے یا نوک قلم کی زینت بنے۔ ہر بار درود شریف...... مکمل اور پورا...... پڑھنا اور لکھنا ضروری ہے۔ علماء کی تصریحات کے علاوہ اس امر میں احادیث بھی موجود ہیں امام جلیل حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن کثیر القرشی (م۷۷۴ھ) لکھتے ہیں۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم من صلی علی فی کتاب لم تزل الصلوۃ جاریه له ما دام اسمی فی ذلك الکتاب (تفسیر ابن کثیر ج ۳، ص۵۱۶ طبع مصر)

شیخ محقق برکۃ المصطفیٰ فی الہند حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی (م۱۰۵۲) لکھتے ہیں۔

درحدیث آمدہ است من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکة تستغفر له ما دام اسمی فی الکتاب وایں حدیث رابسیارے از علمائے حدیث روایت کردہ اند: جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص۱۹۱ طبع لاہور۔

ان احادیث کی سند پر اگرچہ نقاد محدثین نے کلام کیا ہے تاہم فضائل درود شریف میں یہ قابل اعتناء ہیں اوران پر حکم وضع تحکم ہے ان احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک کسی کتاب، رسالہ، اخبار وغیرہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی موجود رہے گا فرشتے اس لکھنے والے کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں گے اور لکھنے والے کی طرف سے درود سلام پڑھنے کا ثواب ملتا رہے گا۔ حافظ ابن کثیر کا یہ ارشاد فیض بنیاد ہر کاتب کے پیش نظر رہنا چاہئے۔

قد استحب اهل الكتابة ان يكرر الكاتب الصلوة على النبی صلی اللّٰه علیه وسلم كلما كتبه: (تفسیر ابن کثیر۔ج ۳ص ۵۱۶، طبع مصر)

ترجمہ: کاتبوں نے اس امر کو مستحسن و مستحب بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی کاتب حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی کتابت کرے ہر بار درود شریف بھی ساتھ لکھے۔ بڑی محرومی کی بات ہوگی کہ کاتب معمولی سی غفلت سے اتنے عظیم نفع سے محروم رہے۔ محرومی کے سلسلہ میں...... بطور عبرت...... دو واقعات سن لیجئے۔

شیخ محدث دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۰۵۲) لکھتے ہیں: یکے بود کہ از جهت بخل و رق لفظ صلوٰۃ بر سید کائنات نمی نوشت ہ ردست او اکله افتاد۔

(جذب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور)

ایک شخص کاغذ کے بخل کی جہت سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سید الانام صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نہیں لکھتا تھا اس کا ہاتھ گل سڑ کر گر گیا۔

شیخ موصوف ایک اور محروم القسمت کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

ایک شخص حضور انور واقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درود شریف کا صیغہ صرف اتنا لکھتا تھا صلی اللّٰہ علیہ اس کے ساتھ وسلم نہیں لکھتا تھا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں اس پر عتاب

کے لہجے میں فرمایا: تو اپنے تیئں چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے۔ یعنی لفظ وسلم میں چار حروف ہیں (واو، س، لام، میم) ہر لفظ کے بدلے میں دس نیکیاں ہیں اس حساب سے وہ چالیس سے محروم رہتا۔

امام شافعی علیہ الرحمتہ الباری کی خواب میں زیارت ایک اہل اللہ کو ہوئی۔ پوچھا بعد وصال حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ فرمایا حق تعالیٰ جل و علا نے مجھ پر رحمت فرمائی، میری مغفرت فرمادی اور مجھے بہشت میں داخل فرما کر مجھ پر موتی اور یاقوت نچھاور فرمائے۔ جیسے دولہا پر کرتے ہیں۔

پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا۔ جب بھی میں کوئی کتابت کرتا تو نام نامی حضور رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لکھتا، صلی اللہ علی محمد عددما ذکرہ الذاکرون وعددما غفل عن ذکرہ الغافلون

(جذب القلوب ۱۹۱)

بعض حضرات اور کاتب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ پورا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے صرف...... بغرض اختصار...... صلعم، یا عم، یا ص لکھ دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ یہ مہمل کلمات کسی طور پر بھی درود شریف کا قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ لکھنے والا بزعم خویش اسے نیکی سمجھ کر لکھتا ہے مگر نادانی میں گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایسا کرنا بے ہودہ و مکروہ اور سخت ناپسند ہے۔ اس سے سخت احتراز چاہیے۔ بعض علماء نے اس پر سخت حکم لکھا ہے۔

خاتمہ الفقہا شیخ المحققین ابن حجر مکی علیہ رحمتہ الباری (م ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں: ولا یختصر کتابتھا بنحو صلعم فانہ عادۃ المحرومین

(فتاوی حدیثیہ۔ ص ۱۹۶، طبع مصر)

درود شریف کو اختصار کر کے نہ لکھے جیسے کہ صلعم، یہ محروم لوگوں کا طریقہ ہے۔

سند المحدثین امام عبدالرحمٰن ابو بکر جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں: (یکرہ الاختصار علی الصلوٰۃ اوتسلیم) مضا وفی کل موضع شرعت فیہ الصلوٰۃ، کما فی شرح مسلم وغیرہ لقولہ، تعالیٰ صلوا علیہ و سلموا تسلیماً وان وقع ذالك فی خط فیہ الصلوٰۃ الخطیب وغیرہ قال حمزہ الکتانی کنت اکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال مالك لا تتم الصلوۃ (و) یکرہ (الرمز الیھما فی الکتابہ) بحرف او بحرفین کمن یکتب صلعم بل یکتبھا بکمالھما) ویقال ان اول من رمزھما بصلعم قطعت یدہ۔

(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواری، جلد۲، ص۷۶، ۷۷ طبع لاہور)

خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کے موقع پر صرف صلوٰۃ (درود) یا سلام پر اختصار نہ کرے، کیونکہ ارشاد باری میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا حکم ہے۔حمزہ کتانی فرماتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ صرف درود شریف لکھتا۔ سلام نہ لکھتا، میں خواب میں سرکار ابد سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ آپ نے فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا۔ کتابت میں درود شریف کو اختصار کر کے ایک یا دونوں حرفوں میں (مثلاً صلعم) لکھنا مکروہ ہے۔ کتابت میں پورا اور مکمل درود شریف لکھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے جس شخص نے صلعم لکھنے کی بدعت ایجاد کی اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ النوری (م۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:۔

از یں قبیل مست آنه بعضے کنند از کتفا برا شارات چنانہ بعضے کتاب علامت صلی اللہ علیہ وسلم ۔ص وم یا صلعم نہند درمز علیہ السلام عین و میم کنند وعلی ھذا القیاس، (جذب القلوب۔ ص ۱۹۱، طبع لاہور)

یعنی یہ بات سخت محرومی کی دلیل اور ناپسندیدہ ہے۔ جو بعض کاتب درود شریف کو اختصار کر کے لکھتے ہیں، صلعم یا عم...... اس سے احتراز چاہیے۔

علامہ طحطاوی حاشیہ درممتاز میں لکھتے ہیں۔یکرہ الرمز بالصلاۃ والترضی بالکتابہ بل یکتب ذلک کلہ بکمالہ۔

اسی طرح فتاوی تاتارخانیہ میں سخت حکم وارد ہوا۔ ملاحظہ ہو: فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۸۱، جلد دہم (نصف آخر) ص ۱۷۷:

ان نصوص کا خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف کو اختصار کر کے رمز کے طور پر صلعم یا عم لکھنا مکروہ ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے کرام عظام کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجائے بطور اختصار " لکھنا بھی مکروہ ہے۔

بعض حضرات ایک اور مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بزعم خویش اسے باعث اجر جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ افراد اُمت میں جس کے نام کا جزو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام محمد یا احمد ہو۔ مثلاً محمد افضل یا نور احمد ...... اس صورت میں کلمہ مبارکہ محمد یا احمد اس شخص کے نام کا جزو ہے۔ وہاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی مراد نہیں ...... لہٰذا اس پر علامت لکھنا جائز نہیں۔ اس طرح کسی کے نام کا جزو کسی صحابی کا نام ہو یا اہل بیت کا اسم گرامی مثلاً عمر فاروق یا غلام علی تو اس پر "یا" لکھنا بھی جائز نہیں کہ اب یہ نام ایک شخص کے نام کا جزو ہیں۔ یہاں کسی صحابی یا تابعی کا نام مراد نہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتاوی رضویہ۔ جلد دہم (نصف آخر) ص ۱۷۷!۔

عجائب الصلوٰۃ والسلام

علامہ محمد منشاء تابش، قصوری

"سلموا یاقوم بل صلوا علی صدر الامین مصطفی ماجاء الارحمة اللعالمین"

صلوٰۃ وسلام کی رفعت وعظمت، اہمیت وحیثیت، محامد جلیلہ، محاسن جمیلہ اور برکات کثیرہ کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، کیونکہ جتنی بھی عبادات وتسبیحات اور دعوات واذکار ہیں۔ ان تمام کی عملی نسبت انبیاء ورسل خصوصاً جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنن مبارکہ سے ہے، مگر صلوٰۃ وسلام کے وظیفہ کو رب العالمین نے اپنا معمول ٹھہرایا، گویا یہ عمل مقدس "درود وسلام" سنت الٰہیہ ہے۔ نیز صلوٰۃ وسلام کو نصوص قطعیہ نے وقت اور جگہ کی قید سے آزاد رکھا، جب کہ دیگر جملہ عبادات کے اوقات اور مقامات مقرر فرمائے۔

نماز: کو" ان الصلوة كانت على المومنين كتابا موقوتا" سے خاص فرمایا۔ جہت قبلہ اور قیام وغیرہ شرائط سے موکد کیا، جب کہ درود وسلام کے لئے نہ وقت کا تعین اور نہ ہی کسی جہت وسمت کی تقیید ہے۔

روزہ: ماہ صیام میں فرض قرار دیا اور پھر سحری وافطاری کے وقت خاص فرمائے۔ نفلی روزوں کے لئے بھی انسان آزاد ہیں۔ ان میں طلوع وغروب کی قید ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ شب بھر کچھ نہ کھائے اور کہے میرا روزہ ہے یا سورج کے غروب ہونے سے پہلے افطار کرنے سے اسے تکمیل روزہ کی بشارت سے نوازا گیا ہو۔ بہر حال روزہ قید زمانی کے ساتھ خاص ہے۔

زکوٰۃ: اسے بنائے اسلام میں مرکزی رکن کی حیثیت حاصل ہے مگر اس عبادت کی سعادت صرف صاحب نصاب ہی کے حصہ میں آئی ہے جب کہ امت محمدیہ علیہ التحیۃ والثنا کی اکثریت مقدار معینہ کے نہ ہونے کے باعث محروم رہتی ہے۔ یوں بھی صاحب ثروت و نصاب حال علیہا الحول کی سہولت کے پیش نظر ممکن ہے، سعادت سے محروم رہ جائے۔

حج: ارکان اسلام میں حج عظیم ستون کی عظمت سے مزین ہے لیکن من استطاع الیہ سبیلا کے ساتھ ساتھ ایام حج، احرام و میقات معینہ اور مقامات خاصہ کی شرائط سے مقید و مخصوص کر دیا گیا ہے۔ بناءً علیہ شائد ہی عالم اسلام کی کل آبادی کا ۱/۴ حصہ اس سعادت کو حاسل کر سکے۔ ممکن ہے اس سے بھی قلیل تعداد وہاں حاضر ہوتی ہو۔ نیز جملہ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) میں بلوغت کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ نماز بالغ پر فرض، روزہ تندرست، مقیم پر فرض، زکوٰۃ صاحب نصاب پر فرض، حج بالغ پر فرض اور دیگر فرائض و واجبات، سنن و مستحبات کی ادائیگی میں بھی اکثر و بیشتر بلوغت شرط ہے۔ نابالغ پر ان تمام امور شرعیہ کی بجا آوری فرض نہیں اور پھر طرہ یہ کہ فرض از خود ایک قید ہی تو ہے اور درود شریف فرض محبت ہے۔

مگر ان جملہ امور کے برعکس "صلوٰۃ وسلام" کے لئے بلوغت شرط نہیں، نہ ہی اوقات کی قید ہے، نہ ماہ و سال کی تخصیص اور نہ ہی لباس کی ہیئت میں تبدیلی کا اشارہ، نہ ہی مالی استطاعت اور جسمانی صحت کی تاکید، الغرض ایمان کے سوا درود و سلام کو ہر قسم کی قیود و حدود سے آزاد رکھا۔ چنانچہ مسلمان بچہ، بوڑھا، نوجوان، مرد، عورت، بیمار، تندرست، مقیم، مسافر، غلام کسے باشد دنیا میں کہیں بھی ہو، وہ اپنے پیارے نبی رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عرش پناہ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کر کے سنت الٰہیہ کی ادائیگی، فرشتوں کی موافقت اور مومنین کی رفاقت کو پا کر سعادت دارین کا حق دار بن سکتا ہے۔

صلوٰۃ وسلام جملہ عبادات کی قبولیت کے لئے وسیلہ عظمیٰ ہے۔ دعا جسے رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبادات کا مغز قرار دیا۔ الدعا المغ لعبادۃ، وہ اس وقت تک قبولیت کا جامہ نہیں پہن سکتی، جب تک اس کے اول و آخر درود وسلام نہ پڑھا جائے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف (باب الصلوٰۃ علی النبی) میں حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک صاحب آئے اور نماز ادا کی پھر اس نے اللھم اغفر لی وار رحمنی کے کلمات سے دعا کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو نے جلدی کی ''سن'' جب نماز ادا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کرو، جیسے کہ اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود شریف پڑھو۔ پھر دعا کرو، حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اسی اثناء میں ایک اور صاحب آئے انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول ہوگی، نیز حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے۔ وہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتی، یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

تفسیر روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے یہاں تک کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود شریف نہ پڑھا جائے، پس جب درود سلام پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتے ہیں اور دعا مقام قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے اور جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے، دعا قبول نہیں ہوتی۔

بے بدرقہ او ہیچ دعا

البتہ بمنزل اجابت نرسد

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط، غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

بلاشبہ صلوٰۃ وسلام کو عبادات میں اولیت کا شرف حاصل ہے کیونکہ اس کی ابتدائی نسبت اور پہلا تعلق خالق کل سے ہے۔

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو اصلوا علیہ و سلموا تسلیما نیز جب حضرت آدم علیہ السلام کو احسن تقویم سے مرصع فرما کر نفختِ فیہ من روحی سے شاد کام کیا اور انہی سے حضرت حوا رضی اللہ تعالی عنہا کو تخلیق فرما کر اپنی حکمت بالغہ کے تحت دونوں میں انسیت کو ودیعت کیا پھر رفقت کی تکمیل کے لئے نکاح القا ہوا تو ساتھ ہی ساتھ بطور حق مہر دس یا بیس مرتبہ باعث تخلیق عالم نبی مکرم رسول اعظم وخاتم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام کا امر فرمایا گویا کہ حضرت انسان کی سرشت جبلت میں درود وسلام کا بیج بو دیا لہٰذا جو بھی انسان کہلانے کا مستحق ہے اس پر لازم ہے کہ وہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی ذات احسن واجمل پر درود وسلام پیش کر کے اپنے انسان ہونے کا ثبوت مہیا کرے۔

لوگوں میں حقیقتاً ایماندار ہی انسان کہلانے کا حق دار ہے اور جو ایمان کی دولت سے محروم ہے وہ عند اللہ کالانعام بل ھم اضل کے زمرہ میں آتا ہے، نیز جو صورتاً انسان ہے مگر وہ محبوب خدا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی سن کر درود شریف نہیں پڑھتا وہ بہت بخیل ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول دو جہان صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آیئے میں تمہیں بخیل اعظم بتاؤں وہ کون ہے؟ اور سب سے زیادہ محتاج کون ہے؟ صحابہ

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین عرض گزار ہوئے ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ من ذکرت عندہ فلم یصل علی...... وہ شخص بخیل اعظم ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ البخیل الذی من ذکرنا عندہ فلم یصل علی (مشکوۃ شریف) وہ بہت بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو مگر وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔ یہاں پر حضرت شیخ سعدی کا عام بخیل کے بارے میں ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیے اور پھر بخیل اعظم کی سزا کا خود اندازہ لگائیے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بخیل ازبود زاھد بحر و بحر

بهشتی نه باشد بحکم خبر

اگر بخیل بحر و بر کی عبادت و ریاضت کر چکا ہو مگر بحکم حدیث شریف وہ بہشتی نہیں ہو سکتا۔ یہ زاہد، بحر و بر، بخیل کی سزا ہے جو بخیل اعظم ہو گا اس کی سزا کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ویل لمن لا یرانی یوم القیامۃ قیامت کے دن ایسے شخص کے لئے خرابی ہے وہ میری زیارت نہ کر سکے گا۔ نیز فرمایا ذلیل ہوا وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود و سلام نہ پڑھا۔ نیز فرمایا:

ایسے شخص کو جنت کا راستہ سدھائی نہیں دے گا جو میرے نام آنے پر درود شریف پڑھنا بھول گیا:۔

اور جو قصداً نہیں پڑھتا۔ بلکہ پڑھنے والوں کو روکتا ہے اس کا کیا حشر ہو گا؟ صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ و اصحابہ و بارک وسلم

ان تمہیدی کلمات کے بعد چند واقعات عجیبہ اہل عشق و محبت نذر کرتا ہوں۔ جو نہایت پر اثر روح پرور اور ایمان افروز ہونے کے ساتھ ساتھ

عبرت انگیز بھی ہیں۔

جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر میں علامہ محمد رہاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے واقعہ معراج میں ایک نہایت سبق آموز روایات بیان کی ہے جسے امت اسلامیہ کے نامور خطیب سلطان الواعظین حضرت مولانا علامہ ''البوالنور محمد بشیر آف کوٹلی لوہاراں'' نے ''جان ایمان'' کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا، پڑھیئے اور اپنے ایمان وایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمتہ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت ووقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو:

اک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ فرشتہ ایک دن تو شان وشوکت اور رفعت ومنزلت کی بلندیوں پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی۔ میں وہاں پہنچا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضور! میں کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں میں نے کیا دیکھا۔

اللہ اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام

تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یہاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ہزار فرشتوں کا امام تھا آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں۔ رو رہا ہے اور زارو قطار رو رو کر حق تعالیٰ سے معافی طلب کر رہا ہے۔ سرکار! جب میں اس کے پاس پہنچا اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی نیز زوال مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکار اٹھا۔

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
ذکر حق میں محو تھا اور ماسوئی سے بے خبر
سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر
میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال
آ گیا اپنی جلالت میں رب ذوالجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جونہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس بات پر اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادات کی عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا:

نکل جا اے فرشتے پرغرور
کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور

یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے جو میرے احمد سے وہ مجھ سے دور ہے
وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حبِ رسول
جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ نے معتوب فرما کر مجھے تختِ عزت سے اتار کر یہاں پھینک دیا ہے۔ اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں۔ مگر تا حال میری توبہ منظور نہیں ہوئی۔ اے جبریل! تو ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی۔ حضور! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا اور میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا جبریل! اس معتوب فرشتے سے کہو۔

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو ورود
تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو درود

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم! میں نے اسے کہا کہ حضور پر درود شریف پڑھو تا کہ تجھے معافی ہو جائے چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر درود سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرما دیا اور حضور!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر
پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر

آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگو! یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے
کہ بجز حب نبی ذکر خدا مردود ہے

بیوی کو طلاق

حضرت شمس العارفین شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات عالیہ مرات العاشقین ''میں مرقوم ہے کہ ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ دیکھا۔ اس نے چاہا کہ خیمے کے اندر جائے، جواب آیا تو اس قابل نہیں۔ جا قطب الدین سے کہہ کہ تم ہمیشہ درود سلام کا تحفہ بھیجتے تھے آج کیوں نہ بھیجا؟

وہ آدمی اسی وقت حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔ ہاں! ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف میرا مقررہ وظیفہ تھا۔ آج نکاح کے باعث مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وجہ سے آپ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ اللہ اکبر۔

لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کی گرفتاری اور رہائی:

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ملت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم تھے، انہی عظیم ترین اکابر میں شہرہ آفاق علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ الشیخ الامام یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وزیر انصاف بیروت بھی تھے۔ جن سے قطب مدینہ کے عمدہ تعلقات تھے۔ نیز وہ اعلیٰ حضرت فاضل بیریلوی علیہ الرحمتہ کے ہم عصر تھے، امام اہل سنت مولانا سید دیدار علی شاہ محدث الوری علیہ الرحمتہ بانی حزب الاحناف لاہور نے حج و

زیارت کے دوران ان سے ملاقات کی نیز علامہ یوسف نبہانی صاحب اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتاب ''الدولتہ المکیتہ'' پر زوردار تقریظ تحریر فرما چکے تھے اس نسبت سے بھی مولانا ضیاء الدین احمد قادری کو ان سے خصوصی نسبت تھی۔ جب راقم السطور نے پہلی بار ۱۹۷۲ میں بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء میں حاضری کا شرف پایا تو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے ہاں محفل میلاد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ موقعہ غنیمت جانا اور حضرت سے عالم اسلام کی اہم شخصیات کے بارے میں معلومات جمع کرتا رہا تو آپ نے علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمتہ کا ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ جسے میں نے پہلی مرتبہ اپنی کتاب ''اغثنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں درج کیا بعدہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے علامہ نبہانی علیہ الرحمتہ کی کتاب ''الشرف المؤبد لآل محمد'' کے ترجمہ ''برکات رسول'' کے ساتھ تقدیم میں شامل کیا پھر نقوش'' کے رسول نمبر انوار قطب مدینہ اور قطب مدینہ کے علاوہ پاک و ہند کے مختلف مذہبی رسائل و جرائد نے بڑے اعتماد سے شائع کیا، قطب مدینہ فرمانے لگے: بعض شرپسندوں اور منافقین نے سلطان عبدالحمید ''سلطان ترکی'' کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی علیہ الرحمتہ اپنے عقائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں چنانچہ ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۲ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں'' حبست فی المدینہ مدة اسبوع لکن بالا کراہ والاحترام '' مجھے ایک ہفتہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا لیکن عزت واحترام کے ساتھ''

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمة اللہ تعالٰی علیہ، خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جو اس واقعہ کے شاہد ہیں، گرفتاری کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ سلطان عبدالحمید نے مدینہ منورہ کے گورنر بصری پاشا کو علامہ کی

گرفتاری کا حکم دیا۔ گورنر بصری پاشا علامہ کا انتہائی معتقد تھا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطانی حکم نامہ پیش کیا۔ علامہ یوسف نبہانی بلا حظ فرماتے ہی گویا ہوئے ''اسمعت و قرات و اطعت'' ''میں نے سنا پڑھا اور اطاعت کی''۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا۔ حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے گورنر ہاؤس تشریف لائیے۔ آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہوں گے۔ اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء مشائخ آپ سے ملاقات کے لئے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے، آپکے عقیدت مندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہائس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لئے ایک حیلہ ہے۔

حضرت علامہ نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہم عصر علماؤ مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی۔ خاص وعام سراپا احتجاج بن گئے مگر علامہ صاحب بالکل مطمئن تھے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا۔ تاہم علماء و زعمائے ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا، اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کی رہائی کے لئے سلطان سے اپیل کریں علامہ نے فرمایا اگر آپ کو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطان کونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت میں کریں:

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ وسلاما علیک یا رسول اللہ قلت حیلتی انت وسیلتی ادرکنی یاسیدی یا رسول اللہ

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا چنانچہ ہم نے (مذکورہ) استغاثہ شروع کیا ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف

کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا۔ حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے چنانچہ آپ کو بری کر دیا گیا۔ اسے علامہ نے الدلالات الواضحہ میں از خود یوں تحریر فرمایا ہے:

جب حکومت پر واضح ہوا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے میری گرفتاری پر معذرت کا اظہار کیا"

صلی اللہ علی حبیبہ محمد والہ و اصحابہ و بارک وسلم

شہد کی مکھی:

نبی رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ورافت صرف نوع بشر پر ہی نہ تھی بلکہ آپ کا فیضان کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے اور خالق کل کی ہر تخلیق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محتاج ہے اور جس محتاج کو اپنے آقا کی عنایات گراں مایہ سے حظ وافر عطا ہو رہا ہوگا وہ بلا شبہ اپنے انداز میں بطور شکرانہ اظہار محبت کرے گا۔ اور ہمیشہ اپنے محسن کے گن گاتا رہے گا یہی وجہ ہے کہ ریت کے ذروں سے لے کر آفتاب و مہتاب کی چمک دمک تک آپ کی عطا پر رطب اللسان ہیں۔ شہد کی مکھی کو لیجئے جو خالق ارض وسماء کی مخلوق میں ایک بہت ہی چھوٹی سی تخلیق ہے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کبھی لباس پر قربان ہوتی، کبھی گیسوئے عنبرین کی بلائیں لیتی، کبھی جسم منور پر تصدق ہوتی اور کبھی پائے اقدس کو چوم کر اپنے ذوق کا سامان مہیا کرتی اسی اثناء میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس سے مخاطب ہوئے:

اے مکھی! تو یہ تو بتا! شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم چنبیلی، موتیا، گیندا، گلاب، نرگس اور رنگا رنگ

پھولوں کا رس چوس کر جب اپنے چھتے کی طرف آتی ہیں تو اس رس کو وہاں اگل دیتی ہیں وہ شہد بن جاتا ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھولوں کا رس تو کڑوا پھیکا اور بے ذائقہ ہوتا ہے جب کہ شہد میٹھا؟ تو یہ بتا اس کڑوے اور بے ذائقہ رس میں شیرینی کہاں سے آجاتی ہے تو اس نے عرض کیا۔

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہمارے منہ یا پیٹ میں تو شیرینی و میٹھا نہیں بلکہ جب ہم گلشن سے پھولوں کا رس چوس کر اڑتی ہوئی اپنے گھروں کی طرف آتی ہیں تو آپ پر درود سلام پڑھتی ہوئی آتی ہیں جس کی برکت سے شہد، شیریں و خوش ذائقہ بن جاتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ فیه شفاء و رحمة۔ ممکن ہے شہد کی مکھی کی یہی ادا بارگاہ رب العالمین میں پسند آئی ہو اور سورہ النحل کو قرآن پاک میں نازل فرما کر اسے زندہ جاوید بنا دیا گیا۔ سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ ہمارے بداعمال درود سلام پڑھنے کے باعث اچھے ہو جائیں نیز منکر وسیلہ کو شہد کے استعمال پر بھی حرمت کا فتویٰ لگا دینا چاہیے کیونکہ یہ بھی درود شریف کے وسیلہ جلیلہ سے ہی شیریں و میٹھا بنتا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ حبیبه محمد واله اصحابه و بارك وسلم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخِ نبوت پہ روشن درود
گل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یارِ ارم تاجدار حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہء بزم ِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام
نورِ عین لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام
سرو ناز قدم مغز راز حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام
نقطہ سرِ وحدت پہ یکتا درود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیرِ لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
اصلِ ہر بود و بہبود تخم و جود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شرقِ انوارِ قدرت پہ نوری درود
فتقِ ازہارِ قربت پہ لاکھوں سلام
بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
سرِ غیب ہدایت پہ غیبی درود
عطرِ جیب نہایت پہ لاکھوں سلام
ماہ لاہوت خلوت پہ لاکھوں درود
شاہِ ناسوت جلوت پہ لاکھوں سلام
کنزِ ہر بے کس و بے نوا پر درود
حرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
پرتوِ اسم ذاتِ احد پر درود
مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

مطلع ہر سعادت پہ اسعد درود
نسخہء جامعیت پہ لاکھوں سلام
خلق کے داد رس ، سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ دنیٰ ھُو میں گم کُن انَا
شرحِ متنِ ہویت پہ لاکھوں سلام
انتہائے دوئی ابتدائے یکی
جمع و تفریقِ و کثرت پہ لاکھوں سلام
کثرتِ بُعد قلت پہ اکثر درود
عزتِ بُعد ذلت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
سببِ ہر سبب منتہائے طلب
علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام
مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود
مظہر مصدریت پہ لاکھوں سلام

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام
قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام
طائرانِ قدس جس کی، ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما
اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
لخت لختِ دلِ ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
چشمۂ مہر میں موجِ نورِ جلال
اس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ
ظلۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
اشکباریٔ مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
معنیٔ قدرای مقصدِ ماطغیٰ
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
ان کے خد کی سہولت پہ بے حد درود
ان کے قد کی رشاقت پہ لاکھوں سلام
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
شبنمِ باغِ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں
اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام
دوش بردوش ہے جس سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
حجرِ اسود و کعبۂ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینۂ علم پشتِ حضور
پشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کعبۂ دین و ایماں کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نور کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود
شرح صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام
انبیاء تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام
ساق اصلِ قدم شاخ نخل کرم
شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام
زرع شاداب و ہرضرع پر شیر سے
برکاتِ رضاعت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مہد والا کی قسمت پہ صد ہا درود
برجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام
فضلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اعتلائے جبلت پہ عالی درود
اعتدالِ طویت پہ لاکھوں سلام
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
سیدھی سیدھی روش پر کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
روز گرم و شب تیرہ و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزئ دعوت پہ لاکھوں سلام
لطف بیدارئ شب پہ بے حد درود
عالم خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام
خندۂ صبحِ عشرت پہ نوری درود
گریہ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نرمی خوئے نیت پہ دائم درود
گرمی شانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
گردِ مہ و دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام
نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرش کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام
وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
ان کے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غران سطوت پہ لاکھوں سلام

الغرض ان کے ہر مو پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام

ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولا کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

پارہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

اس بتولِ جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیا
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اوجِ مہر ہدیٰ موجِ بحرِ ندیٰ
روحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

شہد خوارِ لعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام
اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا
بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
درِ درجِ نجف مہر برجِ شرف
رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
جلو گیانِ بیت الشرف پر درود
پروگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام
سیما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
منزل من قصب لا نصب لا صخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام
بنتِ صدیق آرام جانِ نبی
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام
جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
شمع تابان کا شانۂ اجتہاد
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام

جاں نثارانِ بدر و احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
خاص اس سابقِ سیر قرب خدا
اوحدِ کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفیٰ
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سید المتقیں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارقِ حق و باطل امام الھدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمانِ نبی ، ہمزبانِ نبی
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود
دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام
دُرِّ منثور قرآں کی سلک بہی
زوجِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ - شیرِ حق اشجع الاشجعین
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
اصلِ نسل صفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فصلِ ولایت پہ لاکھوں سلام
اولیں دافعِ اہلِ رفض و خروج
چارمی رکنِ ملت پہ لاکھوں سلام
شیرِ شمشیر زن شاہِ خیبر شکن
پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
ماحیِ رفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دین و سنت پہ لاکھوں سلام
مومنیں پیشِ فتح و پسِ فتح سب
اہلِ خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہلِ محبت پہ لاکھوں سلام
باقیِ ساقیانِ شرابِ طہور
زینِ اہل عبادت پہ لاکھوں سلام
اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہلِ مکانت پہ لاکھوں سلام

ان کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود
ان کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام

شافعی، مالک، احمد، امامِ حنیف
چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

کاملانِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقٰے والنقٰے
جلوہ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قطب و ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
محیِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

مردِ خیلِ طریقت پہ بے حد درود
فردِ اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

شاہِ برکات و برکات پیشییاں
نو بہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

سید آلِ محمد امام الرشید
گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام

نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

نورِ جانِ عطر مجموعہ آل رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

زیبِ سجادہ سجاد نوری نہاد
احمدِ نور طینت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

تیرے ان دوستوں کی طفیل اے خدا
بندۂ ننگِ خلقت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بارہ گاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

میں مقبول دُرود و سلام

درودِ مستغاث

یہ مکرم و معظم درود شریف ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان حق ترجمان سے مترشح ہے اور یہ تمام اوراد و وظائف کا سرتاج اور افضل ترین وظیفہ ہے۔ اس کے فضائل وفوائد بے حد و بے شمار ہیں۔ یہ درود بڑی برکات اور فضیلت کا حامل ہے۔ اس کا ہر لفظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس کا ورد صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کاملین متقدمین ومتاخرین سے چلا آتا ہے۔ ہر دور کے اہل اللہ ومشائخ عظام نے اسے اپنا ورد بنایا ہے اور اس کے ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے۔

مستغاث کا مطلب ہے التجا اور فریاد رسی کیونکہ اس درودِ پاک سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات جمیلہ کی بناء پر اللہ کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے یعنی نزول رحمت کی بار بار فریاد کی گئی ہے اس لیے اسے درود مستغاث کہا جاتا ہے۔

یہ ورد خاندانِ چشتیہ کے عاملین اور خواجگان میں بہت پڑھا جاتا ہے اور سلسلہ چشتیہ کے اکثر بزرگوں نے بھی اس درود پاک کی اپنے مریدوں کو اجازت دی ہے۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے خلف میں یہ درود بڑا مستعمل رہا ہے۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے

خلفاء کے علاوہ حضرت خواجہ حافظ محمد عظمت اللہ تو گیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے خلفاء نے اس درود استغاثہ سے کثیر برکات حاصل کی ہیں۔

خواجہ خواجگان شمس الدین سیالوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ یہ درود مقدس درود مستغاث شریف واقعی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی منسوب ہے۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بنی مصطلق پر تشریف لے گئے تھے اس بار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہمراہ تھیں جب واپس تشریف لا رہے تھے تو مدینہ سے کچھ دور ایک جگہ پر پڑاؤ کیا تو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہووج سے نکل کر جنگل کی طرف قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئیں۔ وہاں آپ کے گلے کا ہار گم ہو گیا جس کو تلاش کرنے میں کچھ دیر لگ گئی اور قافلہ چل دیا جب آپ واپس تشریف لائیں تو پڑاؤ پر کوئی بھی نہ تھا چنانچہ آپ نے سوچ کر یہ فیصلہ کیا کہ اسی جگہ ٹھہری رہوں۔ کیونکہ آگے جا کر جب مجھے ہووج میں نہ پائیں گے تو پھر اسی جگہ ڈھونڈنے آئیں گے۔ آپ نے رات وہیں قیام فرمایا۔ علی الصبح حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر کی گری پڑی چیزیں تلاش کرنے پر مامور تھے وہیں پہنچے اور آپ کو وہاں پایا تو انہوں نے اونٹ کی مہار پکڑ کر اسے آپ کے آگے بٹھا دیا۔ آپ اونٹ پر سوار ہو گئیں تو وہ مہار پکڑ کر آگے ہو لیے اور دوپہر تک قافلہ میں جا ملایا۔ اس واقعہ پر عبداللہ بن ابی نے طعنہ زنی شروع کر دی اور آپ کی ذات پر ایسی باتیں بنانی شروع کیں کہ لوگوں میں شبہات کا چرچا ہونے لگا۔ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے توقف فرمایا کہ جب تک اس حقیقت پر بذریعہ وحی مطلع نہ ہوں گے کچھ نہ فرمائیں گے مگر جب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر ہوئی تو رات دن روتی رہیں۔ شدت غم سے نڈھال ہو گئیں اور اجازت لے کر میکے چلی گئیں اور اس وقت اس پریشانی کے عالم میں شدتِ غم ہجر و فراق محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں

اس پاک دامنہ عاشقہ نے درودِ مستغاث مرتب کیا۔ جو قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے ہر مشکل کا حل اور ہر درد کا درمان ہے اور آپ اس کا ورد کرتی رہیں تو حق تعالیٰ سے دعا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ و فریاد کرتی رہیں۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ استجاب عطا فرمایا اور سورہ نور میں آپ کے حق میں برأت نازل فرماتے ہوئے دس آیتیں آپ کی پاکدامنی اور شان وعظمت میں نازل فرمائیں اور اس طرح امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آپ کا درجہ ومقام اور بلند ہوگیا۔ یہ درودِ مکرّم و معظم حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خواص میں سینہ بسینہ ہی آرہا تھا مگر تاجدار فقر ولایت حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر اور آپ ہی سے فیض یافتہ ہیں۔ اس کے متعدد نسخہ جات کتابت فرما کر اہل فقر وذوق کو بخشے اور اس طرح اس نعمتِ بے بہا کو عام کر دیا۔

بزرگان دین سے منقول درود مستغاث کے فیوض وبرکات یہ ہیں۔ درود مستغاث جس گھر میں ہفتہ میں ایک بار پڑھا جائے تو اس گھر میں اتفاق اور آپس میں محبت رہتی ہے اور ہر کام میں خیر وبرکت قائم رہتی ہے۔ اگر اولاد نافرمان ہو تو پانی پر سات دن تک درود مستغاث پڑھ کر پلا دیں انشاء اللہ اولاد فرمانبردار ہو جائے گی۔

کاروبار کی جگہ بیٹھ کر اسے روزانہ پڑھنے سے رزق میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مصیبت یا دکھ غم یا آفت میں پھنسا ہو تو اسے ۴۱ دن تک بعد نماز فجر مسجد میں بیٹھ کر پڑھے۔ انشاء اللہ غم وفکر سے نجات ملے گی۔

اگر کسی خاص دنیاوی کام کیلئے دعا کرنی ہو اور خواہش ہو کہ وہ ضرور قبول ہو تو نماز جمعہ کے بعد مسجد میں بیٹھ کر یہ درود مستغاث گیارہ مرتبہ پڑھیں اور پھر سجدہ ریز ہو کر اللہ کے حضور دعا کریں انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

اس درود کی خیر وبرکت میں دو کاموں کا ہونا بہت نمایاں ہے ایک تو یہ ہے

کہ جو اسے روزانہ پڑھے اسے دنیا میں عزت ملے گی اور دوسری جو حاجت ذہن میں رکھ کر پڑھا جائے وہ اللہ کی رحمت سے پوری ہو جاتی ہے۔ روحانیت حاصل کرنے کیلئے بھی یہ درود بہت اکسیر ہے۔

طریقہ زکوٰۃ:

خواجگان چشتیہ تو گیرودیہ کے مطابق زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے نیا غسل و وضو بنا کر نئے کپڑے پہنیں اور خوشبو لگائیں۔ صاف ستھری جگہ مخصوص کر کے نئے چاند کی پہلی جمعرات، جمعہ یا پیر یا حسبِ فرمان شیخ شروع کریں روزانہ گیارہ دفعہ اکتالیس دن بعد از نماز عشاء پڑھیں۔ دن کو روزہ رکھیں ہر جلالی و جمالی سے پرہیز کریں۔ ہر ایک سے ملاقات و گفتگو سے پرہیز کریں۔ روزانہ غسل کریں۔ جو لباس پہلے دن پہنیں تا آخر وہی لباس بوقت وظیفہ خوشبو لگا کر پہنیں۔ آخری رات فارغ ہو کر ختم شریف و مناسب لنگر کا انتظام کریں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام، اہلِ بیت، خواجگان چشتیہ و دیگر بزرگان دین کی ارواح پاک کو ایصال ثواب کریں۔ زکوٰۃ پوری کر لینے کے بعد روزانہ بعد از نماز فجر ایک بار پڑھتے رہیں۔

دیگر طریقہ زکوٰۃ:

چاند کے پہلے بدھ کر شروع کریں۔ پہلے روز ایک بار دوسرے روز دو بار اسی طرح ہر روز ایک ایک بار بڑھاتے جائیں یوں گیارہویں دن گیارہ بار پڑھیں پھر ایک ایک گھٹانا شروع کر دیں یعنی بارھویں دن دس بار حتیٰ کہ اکیسویں دن ایک بار پڑھیں۔ زکوٰۃ پوری ہوئی پھر روزانہ نماز فجر سے پہلے یا بعد ایک بار پڑھتے رہیں۔ دورانِ زکوٰۃ روزہ رکھیں۔ اشیاء جلالی جیسے گوشت، پیاز، لہسن وغیرہ اور اجماع سے پرہیز کریں۔ خوشبو پاس رکھیں صاف لباس پہن کر روزانہ معین جگہ پر پڑھیں۔ پہلے اور آخر میں کھانا پکا کر ختم شریف دلوائیں۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

کی خدمت میں پیش کریں اور آپ کے طفیل خواجگان چشتیہ خصوصاً اپنے مرشد کو ایصال ثواب کریں آخر میں دنیا و آخرت کی عافیت و سلامتی کی دعا کریں۔ و آلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِہٖ الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّہٖ الْمُجْتَبٰی الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی۔ اَلْمُسَیَّرُ بِہٖ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتِ الثَّرٰی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا بَقٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی مَدَحْتُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَنْتَ خِیَارُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ رَسُوْلٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ فَتَّاحٌ فَاتِحُ اللّٰہِ ۔اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی رَسُوْلٌ سِرَاجُ الْعَالَمِیْنَ مَحْمُوْدٌ مُطَیِّبُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلسَّیِّدُ الْعَلِیُّ رَسُوْلٌ نَبِیُّ الْخَافِقَیْنِ قَاسِمٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَوْلٰی مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدَّارَیْنِ خَادِمٌ طَیِّبُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَلنَّبِیُّ الْمُزَکّٰی رَسُوْلٌ تَاجُ الْحَرَمَیْنِ اٰمِرٌ نَاہٍ تَاجٌ طَاہِرُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ ھَدَانَا رَسُوْلٌ جَدُّ الطَّیِّبَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ دَاعٍ مُطَہَّرُ اللّٰہِ۔

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ نَبِیٌّ مُخْتَارٌ مُرْتَضٰی اِمَامٌ رَسُوْلٌ مُقْتَدَی الْاَئِمَّةِ الْمُهْدِیِّیْنَ هَادٍ مُبِیْنُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ هَدَانَا رَسُوْلٌ مَهْدِیٌّ مِنَ الضَّلَالَةِ مُهْتَدٍ مُطِیْعُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ حَبِیْبُنَا رَسُوْلٌ مُهْدِیُّ الْاُمَّةِ وَ رَسُوْلٌ صَفِیٌّ حُجَّةُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ مُحَمَّدٌ مُجِیْبُنَا اَحْمَدُ رَسُوْلٌ کَرِیْمٌ مُرْضِیٌّ خَلِیْفَةُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ رَسُوْلُنَا رَسُوْلٌ عَلَی الدَّوَامِ نَبِیٌّ طٰهٰ قَائِمٌ حَامِدُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَمِیْرُنَا رَسُوْلٌ وَ نَبِیٌّ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَاصِرٌ کَلِیْمُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ مُعِیْنُنَا رَسُوْلٌ وَالدُّرُّ النَّبِیُّ الْیَاسِیْنُ اِمَامٌ اَمِیْنُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ مُصَدِّقُنَا رَسُوْلٌ وَحَبِیْبُنَا نَبِیٌّ مُزَّمِّلٌ بَیَانٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ شَاهِدُنَا رَسُوْلٌ وَنَبِیٌّ مُدَّثِّرٌ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ نُوْرُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ مُذَکِّرُنَا

رَسُوْلٌ مُعَطَّرُ الرُّوْحِ بَارٌّ جَوَادُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ سُلْطَانُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلٌ
صَاحِبُ الْفُرْقَانِ مَكِّیٌّ شَكُوْرُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اِمَامُ الْاَتْقِیَآءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ
الْكَوْثَرِ مَدَنِیٌّ مُنِیْرُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ سِرَاجُ الْاَوْلِیَآءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ
الْمِیْزَانِ اَبْطَحِیٌّ قَرِیْبُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ بُرْهَانُ الْاَصْفِیَآءِ رَسُوْلٌ سَیِّدُ الْقَوْمِ
عَرَبِیٌّ یَتِیْمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ شَفِیْعُنَا رَسُوْلٌ مُجْزِیٌّ مُهْدِیٌّ قُرَیْشِیٌّ شَهِیْدُ
اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اِمَامُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزِیْنَةُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلٌ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ
حِجَازِیٌّ نَذِیْرُ اللّٰہِ ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلٌ مَاحِیَ الْكُفْرِ وَ
الْبِدْعَةِ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ صَدَقَ رَسُوْلُنَا مُرْسَلٌ
مُتَوَسِّطٌ رَحِیْمُ اللّٰہِ ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ سَیِّدُنَا رَسُوْلٌ مُسْتَغِیْثٌ مُقْتَصِدٌ
حَلِیْمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَغِثْنَا اَغِثْنَا اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ اَنْتَ حَقٌّ مُنِیْبُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ وَاعِظُنَا رَسُوْلٌ وَّ رَسُوْلُہٗ الْمُجْتَبٰی اَوَّلُ حَبِیْبُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَکْرَمُنَارَسُوْلٌ صَاحِبُ الشَّرِیْعَۃِ آخِرٌ عَزِیْزُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَھْلُ التَّقْوٰی رَسُوْلٌ صَاحِبُ الطَّرِیْقَۃِ شَفَآءٌ فَصِیْحُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اٰمَنَّا بِکَ اَنْتَ نَبِیُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْحَقِیْقَۃِ مُضَرِّیٌ بَشِیْرُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اِمَامُ الْاُمَمِ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْمَعْرِفَۃِ بُرْھَانُ رَحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ کَبِیْرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّۃِ ظَاھِرٌ کَرِیْمُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ سَنَدُ الْعَاصِیْنَ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّۃِ فَارِغُ جَھَنَّمَ سُلْطَانٌ تِھَامِیٌّ مُّؤْمِنُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ فَقِیْھُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الصِّرَاطِ مُبَلِّغُ عَاقِبُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اٰمَنَّا بِکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الشَّفَاعَۃِ بَاطِنٌ خَلِیْلُ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ

تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ شَہِیْدُ عَوَامِنَا رَسُوْلُ
صَاحِبُ التَّاجِ مُحَلِّلٌ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ وَ مِنَ النَّارِ مُخَلِّصُنَا رَسُوْلُ
صَاحِبُ الْمِحْرَابِ حَاشِرٌ نَبِیُّ اللّٰہِ۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۔ اَفْضَلُ مِنَ النَّبِیِّیْنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ مَحْبُوْبُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ خَطِیْبُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ۔ مُبَشِّرُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْبَیْتِ عَامِرٌ کَعْبَۃِ اللّٰہِ۔اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی
حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ اَکْبَرُنَا
رَسُوْلُ صَاحِبُ الْمِعْرَاجِ عَالِمٌ غَنِیُّ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ
رَسُوْلُ صَاحِبُ الْاِجْتِہَادِ مُنْتَقِمٌ مُکَرَّمُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ
اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ وَ فِی الدِّیْنِ
صَادِقُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْقِیَامَۃِ نَاطِقٌ بِالْحَقِّ شَفِیْعُ اللّٰہِ۔اَلْمُسْتَغَاثُ
اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ مُشَفِّعُ
الْاُمَّۃِ یُعِیْنُنَا بِا الشَّفَاعَۃِ رَسُوْلُ صَاحِبُ النُّبُوَّۃِ مُحَرَّمُ نَبِیُّ اللّٰہِ۔
اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ۔ وَ نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ سَابِقُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ النِّعْمَۃِ ہَاشِمِیٌّ کَرَامَۃُ اللّٰہِ
۔ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ۔ مُقَرِّبُنَا رَسُوْلُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی مِائَۃُ اَلْفِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّ سَلَامٍ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْمُصْطَفٰی وَ حَبِیْبِہِ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اَبَا بَکْرِ نِ التَّقِیَّ وَ عُمَرَ النَّقِیَّ وَ عُثْمَانَ الزَّکِیَّ وَ عَلِیَّ نِ الْوَفِیَّ اَسَدَ اللّٰہِ الْمُرْتَضٰی وَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ وَ خَدِیْجَۃَ الْکُبْرٰی وَ عَائِشَۃَ الصِّدِّیْقَۃَ الْعُلْیَا وَالْحَسَنَ الرِّضٰی وَ الْحُسَیْنَ الشَّھِیْدَ الْمُجْتَبٰی وَ شُھَدَآءَ الْکَرْبَلَا وَ السَّعْدَ وَالسَّعِیْدَ وَالطَّلْحَۃَ وَالزُّبَیْرَ وَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَّ اَبَا عُبَیْدَۃِ ابْنَ الْجَرَّاحِ الْعَشَرَۃِ وَ سَآئِرَ الصَّحَابَۃِ وَ التَّابِعِیْنَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَالِوَالِدَیَّ وَ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَّاغْفِرِاللّٰھُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَ الْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دُرود تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ۔ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْاَمْرَاضِ وَالْاَلَامِ۔ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ۔ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ۔ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ۔ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِالدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ۔ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَ الْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ

سَفَرُہٗ وَ سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ ، وَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۔ مَطْلُوبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا دَآئِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ! رب کریم! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیری عظیم مملکت کے تاجدار ہیں اور معراج یعنی قرب خاص سے سرفراز ہیں۔ بُراق جن کی سواری بنی اور جو تیری واحدیت اور تیری شانِ رحمت کے علمبردار ہیں۔ میرے معبود! رحمتیں ہوں تیری ان پر جو بلائیں، وبائیں، قحط اور جملہ دکھ درد دور کرنے والے ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ نامی تو، عرش عظیم پر، لکھا گیا بلند کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ پاک کی رفعتِ شان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول شفاعت ہونے پر شاہد رہے اور پھر یہ اسم مبارک تو تیری لوحِ محفوظ اور آپ کے قلمِ قدرت پر کندہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی وجہِ تخلیق کائنات ہیں بلاشبہ سرورِ کائنات ہی عرب و عجم یعنی کل انسانیت کے سردار ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ مقدس کی پاکیزگی خوشبو سے سارا عالم مہک رہا ہے اور آپ کی تجلیات ہدایت

کے نور وانوار سے خود کعبہ اور حرم پاک منور ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہ آفتاب ہدایت ہیں جو اپنے عروج کی طرف رواں دواں ہیں اور وہ ماہتاب نبوت ہیں جو ہر ظلمت کفر اور جملہ تاریکیوں کو دور کرنے والے ہیں۔

میرے معبود! اپنے پیارے محبوب پر درود بھیج جو رفعتوں کے صدر نشیں، راہِ ہدایت کے نور، مخلوق کی جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ، خلقِ عظیم کے حامل، جملہ امتوں کو بخشوانے والے اور انتہائی عطا بخشش سے موصوف ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ان کا نگہبان کارساز ہے۔ جبریل امین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں اور براق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سواری، معراج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مقام اور قربِ خداوندی میں، قاب قوسین کا مرتبہ بلکہ اس سے بھی نزدیک آپ کا مطلوب ہے اور آپ کا مطلوب ہی آپ کا مقصود ہے اور آپ کا مقصود آپ کو حاصل ہے یعنی یہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مقام خاص ہے جہاں قرب الٰہی سے سرفرازی ہوئی اور اب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی نبوتوں کو ختم کرنیوالے گنہگاروں کو بخشوانے والے، راہ سلوک کے مسافروں کے غمخوار، دنیا جہان کیلئے رحمت، عاشق کے غمزدہ قلوب کے لیے راحت، مشتاق نگاہوں اور دیدہ بینا کیلئے مظہرِ حق، خداشناسوں کیلئے آفتاب، راہِ حق کے متلاشیوں کیلئے چراغِ ہدایت، مقربوں کیلئے رہنما، غریبوں فقیروں اور مسکینوں سے محبت فرمانے والے، جن وانس کے سردار، دونوں حرموں، یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے نبی اور دونوں قبلوں یعنی بیت المقدس اور بیت اللہ کے امام اور دنیا وآخرت میں ہم سب کے لیے وسیلۂ نجات ہیں اور خود سرور کائنات مرتبہ قاب قوسین پر فائز ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دونوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کے محبوب دونوں جہانوں کے رب کے رسول اور نبی برحق ہیں۔ آپ شہیدانِ راہِ حق

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد امجد ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمارے اور تمام جن وانس کے آقا ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور اللہ کے نور کا ظہور ہیں جس سے جملہ کائنات ظہور میں آئی۔

اے نورِ جمالِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشتاقو! آؤ تم بھی اپنے مطلوب ومقصود کو پا جاؤ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر خوب درود وسلام ہمیشہ ہمیشہ اور دائمی زیادہ سے زیادہ بھیجو۔ ایسا درود وسلام جو ہرِ بن مو سے تمہاری عقیدت، تمہاری محبت کا ثبوت دے، قولاً، فعلاً اور فوراً۔ صلو علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم۔

فضائل: ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی اپنی تصنیف ''زادِ راہ، صلوٰۃ وسلام'' میں لکھتے ہیں کہ ایک بزرگ جو درود تاج بڑے اخلاص اور ذوق وشوق سے پڑھنے کے عادی تھے ان کو مدینۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں خصوصی انداز سے طلب فرمایا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے اور اسی ذوق وشوق سے گنبدِ خضرا کے سایہ میں درود تاج پیش کیا تو عالم بیداری سے ان کو عالم انوار میں لایا گیا۔ پھر لطف دیدار اور لطفِ ہمکلامی سے نوازا گیا اور حکم ہوا کہ اس درود کے ساتھ شیخ سعدی کی یہ رباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ بھی پڑھا کرو۔ اس روز سے ان کا یہی ورد ہے۔

ہمیں بھی شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درج ذیل رباعی، نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں درود تاج کے ساتھ ملا کر روزانہ پڑھنی چاہیے۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — پہنچے بلندیوں پر وہ اپنے کمال سے

کشف الدجیٰ بجمالہ — کیں دور انہوں نے ظلمتیں اپنے جمال سے

حسنت جمیع خصالہ — بھیجو صلوٰۃ ان پر سدا حال وقال سے

صلو علیہ والہ — اور اس (خجستہ دم) پہ جو ہے ان کی آل سے

وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

درودِ خضری

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ○

ترجمہ: اے اللہ عزوجل اپنے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمتیں اور سلامتی بھیج۔

کرنل خان محمد مرحوم ولد رسالدار میجر چراغ خان امیر کبیر ہونے کے باوجود تہجد گزار تھے۔ نماز پنجگانہ بروقت اور باجماعت ادا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ واقعہ ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب ایم۔اے پی ایچ ڈی کو بتایا تھا۔ کرنل صاحب ایک مرتبہ نماز تہجد کے بعد آرام کی خاطر لیٹ گئے۔ آنکھ لگی تو خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بکمال شفقت فرمایا خان محمد، اقبال کو ہمارا اسلام پہنچا دینا۔ نماز فجر ادا کر کے کرنل صاحب اپنی کار میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قیام گاہ واقع میکلوروڈ لاہور پہنچے اور ان کے خادم علی بخش سے کہا کہ اندر جا کر اطلاع کردو۔ علامہ چادر اوڑھے

شبینہ لباس میں باہر آئے دریافت کیا آج علی الصبح کیسے تکلیف کی۔ کرنل صاحب نے جواباً کہا بندہ ناچیز آپ کے لیے ایک تحفہ لایا ہے جس کی حسرت ہمیشہ آپ کے دل میں رہی۔ حضرت رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور خواب کی پوری کیفیت بیان کی۔ سنتے ہی علامہ پر رقت طاری ہوگئی۔ بار بار دریافت فرماتے اور کرنل صاحب بار بار بیان فرماتے۔ وفورِ گریا سے ہچکی بندھ گئی۔ طبیعت سنبھلی تو فرمایا آپ میرے لیے چشمہ خیر و برکت ہیں۔ اور ایک ایسا تحفہ لائے ہیں جس کی قیمت کا اندازہ ممکن نہیں عرب وعجم کے شہنشاہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے کیا ذرہ نوازی فرمائی ہے یہ تحفہ میری زندگی کا حاصل ہے۔

۱۹۳۷ میں گرمیوں کے دن تھے۔ مرحوم ڈاکٹر عبدالحمید ملک (پروفیسر کنگ ایڈورڈ کالج لاہور) علامہ اقبال کے پاس تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب نے علامہ سے دریافت کیا کہ آپ حکیم الامت کیسے بنے؟ علامہ نے بلاتوقف جواب دیا کہ گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود کا ورد کیا ہے۔ آپ بھی اس نسخہ پر عمل کر کے حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

جناب مولانا محمد سعید احمد مجددی مدیر اعلیٰ ماہنامہ "دعوت تنظیم الاسلام" گوجرانوالہ نے لاہور کے مشہور امراض قلب کے ڈاکٹر رؤف یوسف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ علامہ نے انہیں بتایا آلومہار شریف (سیالکوٹ) خواجہ سید محمد امین شاہ صاحب نے انہیں روزانہ کثرت سے (اوپر لکھا ہوا) درود خضری پڑھنے کو کہا تھا۔ اسے روزانہ دس ہزار مرتبہ پڑھنا میرا معمول ہے۔ علامہ اقبال اسی درود شریف کے ورد کی برکت سے "بحر العلوم" شرق وغرب کے جامع اور "حکیم الامت" بنے تھے۔

سمرقند بخارہ کے ایک صاحب جن کی کنیت ابوالمظفر تھی کہیں سفر میں تھے، رستہ بھول گئے۔ سوچنے لگے کیا کروں؟ اسی دوران کسی نے آواز دے کر بلایا ابوالمظفر سوچنے لگے شاید حضرت خضر ہوں۔ پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ حضرت خضر علیہ

السلام ہیں اور ان کے ساتھ حضرت الیاس ہیں۔ تینوں ایک سواری پر بیٹھ گئے۔ مسافر نے حضرت خضر سے پوچھا کیا آپ نے حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں پھر پوچھا کہ آپ کو حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات یاد ہیں؟ فرمایا ہاں پھر کہا حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کوئی خاص بات یاد ہو تو بتلائیں تاکہ میں صحیح روایت کو دوسروں تک پہنچا سکوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو انسان چاہے کہ دل کا کینہ، دل کا میل، غصہ، حسد، بغض اور اخلاق رذیلہ دور ہوں تو وہ اس درود شریف کو پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس درود کی برکت سے سارے اخلاق رذیلہ دور فرمادیں گے۔

حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے بہ سند خاص مؤلف کتاب ''الصلوات والبشر'' نے روایت بیان فرمائی ہیں کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ درود (درود خضری) پڑھے گا اس کا دل نفاق سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے پانی سے کپڑا۔

انہی حضرات سے مذکور ہے کہ مزید فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو مومن درود خضری ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمْ'' کا ورد کرے تو اس کی برکت سے اس کے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں اور قسم ہے حق تعالیٰ شانہ کی اس سے لوگ محبت اس لیے کریں گے کہ وہ حق سبحانہ تعالیٰ کا محبوب ہوگا۔ سبحان اللہ

حضرت شیخ احمد عبدالجواد رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب ''صلوٰۃ المحبین علی حبیب رب العالمین'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے درود خضری ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ" سنا ہے۔

غلام نقش بندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ کے شروع ایام میں شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار صاحب صدر مدرس آنند (بھارت) نے درود شریف کی ایک گفتگو کے دوران فرمایا کہ اس درود شریف کی کثرت کیا کرو۔ میں خود بھی کثرت کرتا ہوں۔ اس سے مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے عبدالجبار اسے بکثرت پڑھو" درود پاک ہے "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ط

مولانا ماجد علی صاحب کو حالت اعتکاف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زکریا (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری ثمہ مدنی قدس سرہ) رسالہ فضائل درود شریف کی وجہ سے اپنے معاصرین پر سبقت لے گیا۔ اسی خواب میں تھا کہ جمعہ کے دن وہ جو درود شریف (اوپر لکھا ہوا) پڑھتے ہیں مجھے پسند ہے۔ مولانا ماجد علی صاحب کے دریافت کرنے پر حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا کہ بندہ کا معمول گزشتہ پچیس تیس سال سے ہے کہ جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد درود شریف اسی (80) مرتبہ پڑھتا ہوں۔

درود لکھی

یہ درود مغفرت اور گناہوں کی معافی کیلئے بہت اکسیر ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کے مرحوم آباؤ اجداد کی مغفرت ہو جائے اور عالم برزخ میں انہیں

راحت ہو تو اسے چاہیے کہ یہ درود پاک گیارہ مرتبہ روزانہ چالیس دن تک پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر کے ان کی قبر کو مثل جنت بنا دے گا اس کے علاوہ یہ درود دینی اور دنیوی حاجات پوری ہونے کیلئے بھی بہت مؤثر ہے۔ اس لیے اسے ایک مرتبہ روزانہ پڑھنے سے فلاح دارین حاصل ہوتی ہے۔ تہجد کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس درود پاک کا ورد اضافہ رزق کا باعث بنتا ہے۔ اس درود پاک کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جس گھر میں پڑھا جائے وہاں اتفاق اور برکت رہتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی گھر میں بدسلوکی اور جھگڑا رہتا ہے تو اسے پڑھنے سے گھر میں امن وامان اور آپس میں ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔

یہ درود سلطان محمود غزنوی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کا معمول تھا کہ وہ روزانہ صدق دل سے بطور وظیفہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے امور سلطنت انجام دینے کیلئے فرصت کا وقت کم ملتا اس طرح اس کی وسیع وعریض سلطنت میں بعض اوقات انتظام درست نہ رہتا۔ ایک رات عالم خواب میں سلطان محمود غزنوی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خواب ہی میں محمود غزنوی کو یہ درود سکھایا۔ اور فرمایا کہ نماز فجر کے بعد اسے ایک بار پڑھ لیا کرو تو ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ محمود غزنوی نے اس نعمت عظمیٰ کو عام کیا اور دوسرے مسلمانوں کو اس درود شریف کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ (مجموعہ درود شریف عالم فقری)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ:۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ الٰہی ہمارے آقا ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار اپنی رحمت کے درود وسلام نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا ومولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار اپنے فضل کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار اپنی مخلوقات کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار اپنی معلومات کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل پر بے شمار اپنے کلمات کی رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اپنی بزرگی کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر کلام اللہ کے حرفوں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بارشوں کے قطروں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر درختوں کے پتوں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر صحراؤں کی ریت (کے ذروں) کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار ہر اس چیز کے جو سمندروں میں پیدا کی گئی رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اناج کے دانوں اور پھلوں کی تعداد کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار راتوں اور دنوں کے رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر آپ کی آل پر بے شمار ان چیزوں کے کہ جن پر رات نے اندھیرا اور دن نے روشنی کی رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر بے شمار ان (نفوس) کے جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر بے شمار (نفوس) رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجا۔ الٰہی ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اس قدر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما جس قدر کے مخلوق نے سانس لی۔ الٰہی ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر آسمان کے ستاروں کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ الٰہی ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر دنیا وآخرت کی ہر چیز کے برابر رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما۔ خدائے برتر کی رحمتیں اور اس کے فرشتوں، نبیوں، رسولوں اور تمام مخلوقات کا درود رسولوں کے سردار پرہیزگاروں کے پیشوا درخشاں پیشانی والوں کے راہنما اور گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے (یعنی) ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل، آپ کے اصحاب، ازواج مطہرات، اولاد اور اہل بیت پر اور آپ کے تمام اطاعت شعاروں پر ہو جو آسمانوں اور زمینوں پر رہتے ہیں۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور اے کرم کرنے والوں میں سب سے زیادہ کرم کرنے والے اپنی رحمت سے میری یہ التجا قبول فرما حق تعالٰی ہمارے آقا ومولٰی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور تمام صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ رحمت وسلامتی نازل فرمائے اور ہر قسم کی حمد وثنا حق تعالٰی ہی کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

درود لکھی کی اجازت وتعلیم، حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اذن سے درود لکھی عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے

بھی زیادہ تیز، اکسیر اعظم اور تریاق اکبر ہے۔ یہ اچانک مصیبت یا حاجات کیلئے آدھی رات کو تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحب مجاز پڑھے تو کامیابی یقینی ہے۔

سر تاج اولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو یہ درود شریف بہت پسند تھا۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے باقاعدہ اذن اور منظوری سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ درود شریف تعلیم اور اس کی اجازت فرمایا کرتے تھے۔ دربار عالیہ میں اس درود شریف کے پڑھنے سے آپ کی روح خوش ہوتی ہے اور ایسی توجہ فرماتے ہیں کہ قاری کی مراد بہت جلد پوری ہو جاتی ہے۔

درود الفاتح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج اور سلام اور برکتیں۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کھولنے والے ہیں اس کو جو بند کیا گیا اور ختم کرنے والے ہیں ان انبیاء کے جو گزر گئے اور مدد کرنے والے ہیں حق کی حق کے ساتھ اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہدایت کرنے والے ہیں سیدھے راستے کی۔ اللہ تعالٰی کی رحمتیں نازل ہوں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر اپنی قدرت کے مطابق اور اپنی عظمت کے مطابق۔

فائدہ:۔

درودِ فاتح ایک ایسا درود ہے جو قرآن شریف میں تھا۔ مولانا ابوالمقارب شیخ شمس الدین بن ابوالحسن ابوالبکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے معمول میں تھا اور ان کے طریقہ میں تھا۔ اس درود کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدیق کا درجہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے درجے طے ہوئے اور مقام صدیقیت جو آپ کو عطا ہوا وہ صرف درود کے ورد سے۔ بعض سادات فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف قرآن مجید میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اسکو اتارا۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔ کچھ اولیاء فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا چار ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے اور یہ عین ممکن ہے۔

حضرت ابوالمقارب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو جو شخص چالیس دن پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردے گا۔

شیخ المشائخ حضرت محمد البکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صدق دل سے اس درود شریف کا زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنا بھی آخرت میں دوزخ کی آگ سے نجات دلا سکتا ہے۔

حضرت سید احمد صلان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو پسند تھا اور ان کا یہ خاص ورد تھا۔ یہ آب حیات ہے۔

اپنے اذکار کے شروع، بیچ اور آخر میں یعنی ہر جگہ ہر وقت متعدد عارفوں نے اس درود شریف کا ورد رکھا ہے کہ اس میں نور ہی نور ہے اسے پڑھ کر "حد کمال" کو پہنچے۔

یہ درود شریف خاص الخاص عجائبات اور رازہائے سربستہ کا حامل ہے اس کے ذکر سے نور کے ایسے پردے کھلتے ہیں اور وہ نور پیدا ہوتا ہے جن کا بیان ناممکن ہے اور جن کو سوائے اللہ تبارک وتعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور دنیوی فوائد تو بندہ بیان

کرنے سے عاجز ہے۔

حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف کرامات کا موتی ہے۔ سید محمد البکری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ درودِ فاتح ایک عجیب درود ہے جس کو میں نے ایک برس پڑھا حج کو گیا اور آقائے نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور جب میں منبر اور روضہ شریف کے بیچ والے حصے میں بیٹھ گیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کا وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس درود کے باعث برکت دے اور تمہاری اولاد کی اولاد کو برکت دے (سبحان اللہ) مولف کتاب ہٰذا کی عرض ہے کہ اس درود شریف کو جمعہ کے دن کم از کم گیارہ مرتبہ ضرور پڑھ لینا چاہیے جس سے بہت سے کمالات حاصل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجٰتِ وَتُبَلِّغُنَابِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر ایسا درود بھیج جس کی بدولت ہمیں تمام خطرات وآفات سے بالکلیہ نجات ملے اور اس درود کی بدولت تو ہماری تمام حاجتیں پوری فرما دے اور اس درود کے سبب تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک کر دے اور اس درود کے وسیلہ سے ہمیں بلند درجات نصیب

فرما اور اس درود کی بدولت ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک پہنچا دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فضائل: شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''شرح الدلائل'' سے نقل فرمایا ہے کہ جو کوئی اس درود مبارک کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مشکل اور مصیبت کو دفع ورفع کر دے گا اور اسے حصولِ مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جہاز پر بحرِ بیکراں کا مسافر تھا کہ اچانک ہمیں طوفانی ہوا نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی امید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلانے لگے میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا۔ نیند میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب مسافروں سے کہہ دو کہ مجھ پر درود شریف ''درود تنجینا'' ایک ہزار بار پڑھیں۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر دی۔ پس ہم سب نے یہ درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی تین سو مرتبہ بھی پورا ہونے نہ پایا تھا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھل گیا۔

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ یہ درود عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس درود کو ہزار بار پڑھ کر رات کے درمیانی حصہ میں جو بھی حاجت، خواہ دنیوی ہو یا اخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے۔ یہ درود اجابت وقبولیت میں کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ تیز رفتار ہے یہ درود اکسیرِ اعظم وتریاقِ مجرب ہے لہٰذا اس درود کو ناسمجھوں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

درود زیارت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1303 ہجری میں جب لاذقیہ شہر میں رئیس محکمہ حقوق تھے تو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس زیارت کا سبب یہ تھا کہ میں کثرت سے مندرجہ ذیل درود شریف پڑھتا تھا۔ دوسری مرتبہ جمادی الاول 1316 ہجری میں زیارت ہوئی اس کے بعد متعدد مرتبہ آپ کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی جس کا ذکر آپ نے اپنی تصنیف ''سعادت الدارین'' میں کیا ہے۔ آپ نے اپنی تصنیف ''افضل الصلوات علی سید السادات میں اس درود پاک کو تحریر کیا ہے۔

درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائیے روحِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درمیان روحوں کے اور رحمتیں نازل فرمائیے جسمِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درمیان جسموں کے اور رحمتیں نازل فرمائے قبر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درمیان قبروں کے۔

درود نجات وباء

اس درود پاک کو پڑھنے سے وباؤں سے نجات ملتی ہے۔ اگر کسی مقام پر کوئی ایسی وباء پھیل جائے جس کا علاج یا حل نہ رہا ہو۔ تو اس صورت میں یہ درود سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے سے وباء سے نجات مل جائے گی۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ مولانا شمس الدین کے وطن میں ایک وباء پھوٹ پڑی بہت سی اموات ہو

گئیں ایک رات انہیں سرور کائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو مولانا نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا حضور اس علاقے میں وباء پھیل گئی ہے۔ تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ درود پاک خواب میں بتلایا۔ اور فرمایا اگر کوئی وبا پھیلنے کی صورت میں یہ درود شریف کثرت سے پڑھے تو اللہ تعالٰی اس علاقے کو وباء سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ مولانا نے یہ درود شریف کثرت سے پڑھا تو اللہ تعالٰی نے اس علاقے سے وباء کو ختم کردیا۔ اسی لئے اسے درود نجات وباء کہا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَآءٍ وَّ دَوَآءٍ وَّ بَعْدَ کُلِّ عِلَّۃٍ وَّشِفَاءٍ ط

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر مطابق تمام بیماریوں کے دوا اور تمام علت وشفاء کی تعداد کے مطابق۔

درود صلوۃ النبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ط

ترجمہ: اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل فرمادے۔

فضائل: امام عبدالوہاب الشعرانی فرماتے ہیں کہ جو فرد اس درود پاک کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر رحمت الٰہی کے ستر ہزار دروازے کھلوالیتا ہے۔ اللہ پاک اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور برگزیدہ بندوں کا منظور نظر بنا دیتا ہے۔ اس درود کے پڑھنے والے کے ساتھ وہی بغض رکھے گا جس کے دل میں منافقت پوشیدہ ہو۔

☆ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت خضر والیاس علیہ السلام کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔

دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی ''اسموئیل'' نامی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلے دشمن انہیں آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے چلو ہم سب ساحل سمندر پر گھاٹی بنا کر اس کی تاک میں رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتا ہوا وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکا یک اُس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس منصوبے کے تحت تمام کافر ساحل سمندر میں چھپے رہے جب حضرت اسموئیل علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے تو کافروں نے اچانک بیخبری میں حملہ کر دیا۔ حضرت اسموئیل علیہ السلام کے ساتھی کہنے لگے کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آگئے ہیں۔ حضرت اسموئیل علیہ السلام نے ہم کو حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ ''صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ'' لگائے جاؤ۔ پس صلاۃ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہوئے وہ کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنان خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک شام سے ایک شخص نے خدمت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ پیر فرتوت ہے۔ چلنے پھرنے سے عاجز ہیں لیکن آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔'' سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' اسے میرے پاس لے آؤ۔ شامی نے عرض کیا! وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ ختم الرسل نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہہ دو کہ متواتر سات رات مذکورہ بالا درود شریف کی کثرت کرے۔ جب اس نابینا بوڑھے نے یہ درود شریف بکثرت پڑھا تو بقدرت الٰہی و بمعجزہ نبوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ لیا۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَارَسُوْ لَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِىْ قَلَّتْ حِيْلَتِىْ اَدْرِكْنِىْ۔

حضرت مولانا حقی نازلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح دیکھوں جیسے کہ اُمہات المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہا اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تھا۔ لہٰذا میں نے سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی روح پاک کو بخش دیا اور تیسری بار ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اُس کا ثواب سیدۃ النساء عالمین خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی روح مبارک کو بخشا اور پھر میں نے ان سب کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے پاس شفیع ٹھہرایا تاکہ اللہ تعالٰی کے نزدیک میری سفارش کریں۔ تاکہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح دیکھوں جس طرح کہ آپ کی ازواج مطہرات نے آپ کو آپ کی حیات مبارکہ میں دیکھا تھا۔ اور پھر جمعہ کی رات کو "استغفر اللہ ربی واتوب الیہ" ہزار بار پڑھ کر اللہ تعالٰی سے سوال کیا کہ وہ میری روح کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی روح پاس سے ملادے اور پھر عرض کیا "الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ خذ بیدی قلت حیلتی ادرکنی اور ہزار مرتبہ اس کو پڑھا۔ اللہ تعالٰی کی قسم اُسی رات کو میں نے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو ایک ماہ کامل کی طرح دیکھا کہ جس کے وصف سے قلم اور زبان عاجز ہیں۔ فتبارك اللّٰہ احسن الخالقین ۔اور بعض اسرار کی بھی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذِکْرِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ ط

ترجمہ: یااللہ رحمت نازل فرمائے حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر بعددِ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے ہر ذکر کے "دس لاکھ مرتبہ" شیخ حاجی سکرات سے منقول ہے کہ میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کیسے بھیجا کروں ۔ فرمایا یہ کہا کرو (مندرجہ بالا) یہ پڑھو گے تو گویا سارے درود شریف بھیج دیئے ۔ (مصباح الصلوۃ : بنتِ احمد عمر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃِ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ

تیس چالیس سال پہلے پنجاب کے محکمہ تعلیم میں ایک مشہور ڈپٹی ڈاکٹر سید شیر محمد ترمذی ہوا کرتے تھے انہوں نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا لکھا اور خدمت اقدس میں نعت پیش کی ۔ یہ کتابی شکل میں طبع ہوئی ۔ ترمذی صاحب شعر گوئی نہیں کرتے تھے ۔ لیکن حُب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھ جاتے اور ہٹتے ہٹتے پیچھے آجاتے اور نماز کے بعد نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کر کے رکھتے تھے ۔ گنگوہ ضلع سہارنپور یوپی بھارت میں مزار مبارک ہے ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ

ترجمہ : یا اللہ عزّ وجل درود بھیج اوپر ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اپنی تمام معلومات کی تعداد کے برابر لاکھ لاکھ مرتبہ اور برکت وسلامتی نازل فرما اور درود بھیج اوپر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ۔

سائیں توکل شاہ یہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرتے تھے ۔ ایک روز بعد نماز مغرب مراقبہ میں بیٹھے تھے تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور اُس میں ایک چبوترہ ہے اُس پر رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہیں ۔ حضرت سائیں صاحب نہایت ادب کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور آپ

نے سائیں صاحب کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پھولوں کا ہار آپ کے گلے میں ڈال دیا۔ اس سے پتہ چلا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس درود شریف میں بہت ہی خوشنودی ہے۔

درود غوث اعظم

درود حضرت غوث الاعظم وہ درود ہے جس پر حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اوراد اور وظائف کو ختم کیا ہے۔ یہ درود بہت بابرکت ہے پڑھنے والے کی غیب سے ہر کام میں مدد ہوتی ہے اور ہر مشکل آسان ہوجاتی ہے۔ جو شخص اس درود شریف کو دس مرتبہ شام پڑھے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوجائے گا اور اللہ اس سے راضی ہوگا اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اسے دائم الحضوری حاصل ہوجائے گی اور ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔ حضرت امام سخاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس درود پاک کو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار درود کا ثواب ملتا ہے جو شخص عاشق رسول بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ اس درود پاک کو اپنی زندگی میں ایک کروڑ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس کا شمار عاشقانِ رسول میں ہوجائے گا۔

حکایت:

علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کردیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں میں جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہولیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا" آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی یہ برکت درود پاک کی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

اللھم صل علی سیدنا محمد ن السابق للخلق نورہ ورحمۃ اللعلمین ظھورہ عدد من مضی من خلقك ومن بقی ومن سعد منھم ومن شقی صلوٰۃ تستغرق العدد وتحیط بالحد صلوۃ لا غایۃ ولا منتھیٰ ولا انقضاء صلوٰۃ دائمۃ بدوامك وعلیٰ اله واصحابه وسلم تسلیما مثل ذلك۔

ترجمہ:۔ الٰہی رحمت نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر جنکا نور ساری مخلوق سے پہلے پیدا ہوا اور ان کا ظہور تمام کائنات کیلئے رحمت ٹھہرا شمار میں تمام اگلی اور پچھلی تیری مخلوق کے برابر اور ہر ایک نیک بخت اور بد بخت کی گنتی کے برابر ایسا درود جو شمار میں نہ آسکے اور تمام حدود کا احاطہ کرے جس درود کی نہ کوئی غایت ہو اور نہ انتہا اور نہ اختتام ایسا درود جو ہمیشہ رہے آپ کے دوام کے ساتھ اور ان کی اولاد اور اصحاب پر اور اسی طرح آپ پر خوب خوب سلام نازل فرما۔

درود حضوری

حضرت شیخ عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آقائے دوعالم حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو ایک بار خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ کون سا درود پڑھوں جو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پڑھو۔ اللھم صل علی سیدنا محمدن الذی ملات قلبه من جلالك وعینه من جمالك فاصبح فرحا مسرورا مؤیدا منصورا وعلیٰ اله وصحبه وسلم تسلیماً۔

ترجمہ:۔ اے اللہ عزوجل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج ایسا کہ انکا قلب آپ کے جلال سے اور ان کی آنکھیں آپ کے جمال سے بھر جائیں اور صبح کردے فرحت تائید فتح تیری کامل سے۔

ایک روایت کے مطابق علامہ دمیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "شرح

المنہاج'' میں لکھا ہے کہ شیخ ابوعبداللہ بن نعمان نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا تو آقا ومولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم افضل درود کونسا ہے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یوں کہو!

اللھم صل علی سیدنا محمد ن الذی ملئت قلبه من جلالك وعینه من جمالك واذنه من لذیذ خطابك وعلیٰ اٰله وصحبه وسلم

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! رحمت کاملہ بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے قلب اطہر کو تو نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے جن کی چشمِ کرم کو تو نے اپنے جمال سے پر کر دیا ہے جن کے گوشِ حق نیوش کو تو نے اپنے دل پذیر خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے اور ان کے آل واصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رحمت وسلامتی مرحمت فرما۔

درود ثمرات

جو شخص یہ درود پڑھے گا اللہ اسے دنیاوی ثمرات سے نوازے گا اور اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رشید عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان کیا کہ مصر میں ایک بزرگ تھے جنکا نام ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا وہ اکیلے رہتے تھے لوگوں سے میل جول بالکل بند تھا کچھ عرصے کے بعد ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوگوں نے حضرت ابن رشیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں بہت کثرت سے آتے جاتے دیکھا لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ

اپنے رفیق کی مجلس میں جایا کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ درود اضافہ رزق کیلئے انتہائی مفید ہے لہذا جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس درود پاک کو روزانہ فجر اور عشاء کی نماز کے بعد ستر مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور ہر روز پڑھائی کے بعد سر سجدے میں رکھ کر اللہ کی بارگاہ میں بڑے عجز و نیاز کے ساتھ اضافہ رزق کیلئے بارگاہ ایزدی میں التجاء کرے اگر اللہ نے چاہا تو رزق کی تنگی دور ہو کر خوشحالی ہو جائے گی اور ذرائع معاش کشادہ ہو جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الزَّیْتُوْنِ وَجَمِیْعِ الثِّمَارِo

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ درود بھیج ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر جتنے زیتون کے پتے ہیں اور جتنے پھل ہیں۔

درود ھزارہ

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد ماختلف الملوان وتعاقب العصران وکر الجدیدان واستقل الفرقدان وبلغ روحہ وارواح اھل بیتہ منا التحیۃ والسلام وبارك وسلم علیہo

ترجمہ:۔ اے اللہ عزوجل ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جب تک دن گردش میں رہیں اور باری باری آئیں رات دن اور جب تک دو ستارے بلند ہیں اور ہماری طرف سے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے اور اہل بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین) کی ارواح کو سلام پہنچا اور برکت دے اُن پر اور بہت سلام بھیج۔

قرآن شریف کی تفسیر اور دینی علوم کی سب سے اعلیٰ اور مستند کتاب ”تفسیر

روح البیان'' میں درج ہے کہ یہ درود بڑا ہی بابرکت اور گونا گوں رحمتوں سے لبریز ہے۔

بادشاہ محمود غزنوی اس درود شریف کو برابر پڑھا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درود شریف کے طفیل ہر مہم میں کامیابی عطا فرمائی۔ اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار درود کے برابر ثواب ملتا ہے۔

روایت ہے کہ ایک شخص ہزار دینار کا مقروض تھا۔ خواب میں غریبوں کے مونس وغم خوار محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو عرض کیا ''یا رسول اللہ قرضہ اتارنے کی استطاعت نہیں بہت پریشان ہوں'' سید الحسنین نے فرمایا محمود غزنوی کو میرا اسلام کہنا اور کہنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں ایک ہزار دینار مجھے دے دو اگر وہ پوچھیں کہ اس کی کیا دلیل ہے تو کہنا آپ نے فرمایا ہے محمود سونے سے پہلے تیس ہزار مرتبہ، اور صبح جاگنے کے بعد تیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو ہزار دینار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دے دو۔ جب مقروض شخص نے محمود کو یہ پیغام پہنچایا تو اس کے آنسو آگئے ایک ہزار دینار قرض اتارنے کیلئے اور ایک ہزار دینار مزید عطا فرمائے۔ محمود کے وزراء نے کہا کہ آپ تو سارے امور مملکت چلاتے ہیں ایک دن میں ساٹھ ہزار مرتبہ درود پڑھنا بھی آسان نہیں اور آپ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ درود شریف پڑھتے بھی نہیں محمود نے فرمایا کہ میں نے ایک مولوی صاحب سے سنا تھا درج بالا درود شریف ایک مرتبہ پڑھنے سے دس ہزار درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ تو میں صبح وشام تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیتا ہوں۔

ایک درود ایک خزانہ

حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قومانی فرماتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور پرنور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تو ہمدان جائے تو ابوالفضل بن زیرک قومانی کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا بات ہے جو اس کو یہ اعزاز مل رہا ہے؟ حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوالفضل قومانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ درود پڑھتا ہے۔

اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وعلیٰ آل محمد جزی اللہ

محمدا صلی اللہ علیہ وسلم عنا ماھو اھلہO

ترجمہ:۔ اے اللہ محمد نبی امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے آل واولاد پر رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری طرف سے وہ جزا دے جس کے وہ مستحق ہیں۔

حضرت ابوالفضل قومانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے بالکل نہیں جانتا تھا۔ میں نے اس شخص کو کچھ گیہوں دینا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام نہیں بیچتا۔ ابوالفضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ چلا گیا اس کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسے کئی واقعات اس وقت بھی موجود ہیں کہ حضور پرنور حیات النبی صلی

اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم درود شریف پڑھنے والوں کو زیارت سے باریاب فرماتے ہیں۔ اور بشارت دیتے ہیں، درود کا جواب عنایت فرماتے ہیں اور خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اور اپنی شفقت کا وعدہ فرماتے ہیں۔

ناگاہ ایک شخص میرے خیال میں آیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہیں مجھ سے فرمایا "جب تو کسی سختی میں ہو تو پکارا کر۔ انا مستجیر م بك یارسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم۔

اتفاق سے ان ہی ایام میں ایک نابینا نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کیا۔ میں نے اس سے اپنا خواب بیان کر دیا اور کہہ دیا کہ جب تو کسی سختی میں مبتلا ہو تو یوں پکارا کر "انا مستجیر بك یارسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم۔ وہ روانہ ہو کر رابغ پہنچا۔ وہاں پانی کی قلت تھی۔ اس کا خدمت گار پانی کی تلاش میں نکلا۔ راوی کا قول ہے کہ اس نابینا نے مجھ سے ذکر کیا کہ میرے ہاتھ میں مشک خالی رہ گئی اور میں پانی کی تلاش سے تنگ آ گیا۔

اسی اثناء میں مجھے تمہارا قول یاد آ گیا اور میں نے کہا "انا مستجیر بك یارسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم" اسی حال میں ناگاہ ایک شخص کی آواز میرے کان میں پڑی کہ تو اپنی مشک بھر لے۔ میں نے مشک میں پانی گرنے کی آواز سنی۔ یہاں تک کہ وہ بھر گئی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بزرگ ہستی کہاں سے آ گئی۔ (سبحان اللہ)

سوموار، سات، سو، ستر اور تیس:

حضرت مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہانگشت بخاری اچی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جب بغرض زیارت روضہ مبارک حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو عرض کیا!

"السلام علیک یا جدی" تو روضہ اقدس سے جواب ملا "وعلیک السلام

یاولدی''

بعد میں آپ مذکورہ درود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئے۔ تو روضہ مبارک سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا اے بیٹے اگر کوئی شخص سوموار کی رات کو یہ درود شریف سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد واصحابہ واولادہ وازواجہ وذریاتہ واھل بیتہ واصھارہ وانصارہ واشیاعہ ومحبیہ وامتہ وعلینا معھم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لکَ

ترجمہ:۔ اے اللہ عزوجل رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کنبہ کے لوگوں اور قرابت داروں پر۔ اس تعداد میں جس کا تجھے علم ہے۔ (عترت بمعنی کنبہ کے لوگ اور نزدیکی قرابت والے)۔ (دلائل الخیرات صفحہ ۶۵)

جناب محمد اسلم چوہنگ لاہور کے رہائشی ہیں۔ آپ نے سید الانبیاء کی شان میں درودوں کا گلدستہ ایک کتابچے کی شکل میں اہل ایمان کیلئے پیش کیا ہے۔ درج بالا درود شریف کے بارے میں آپ لکھتے ہیں۔

حضرت سیدنا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ درود قادریہ حضرت عبدالغفور سواتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے برصغیر پاک وہند میں صوفیہ قادریہ کا معمول بنا۔ حضرت نقیب الاقطاب سید عفیف الدین حسین حموی الجیلانی اور حضرت نقیب الاشراف پیر سید بادشاہ الجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزاروں مرید ومتوسطین کو اسی درود شریف کی برکت سے بحالت بیداری وخواب حضور اکرم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف

حاصل ہوا۔ ایک ہزار مرتبہ روزانہ اسکو معمول بنایا جائے تو بقول سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ رزاقیہ سدرہ شریف سید محمد انور شاہ گیلانی البغدادی مدظلہ غیب سے رزق کا انتظام ہو۔ بیمار پڑے تو شفا پائے اور بدبخت ہو تو سعید و خوش بخت ہو جاتا ہے۔

ایک پسندیدہ درود شریف

اللھم صل علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وبارك وسلم ط

جناب محمد اسلم چوہنگ لاہور سے اپنے اسی کتابچے میں رقم طراز ہیں کہ حضرت شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد بزرگوار نے انہیں یہ درود پڑھنے کو فرمایا تھا۔ شاہ صاحب کو ایک روز حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو انہوں نے یہ درود حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پڑھا جس کو سرور کونین نے پسند فرمایا۔

اس درود شریف کے ورد کی برکت سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے بھی خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ سلسلہ قادریہ سے متعلق بزرگ اس درود شریف کا ورد بہت پسند کرتے ہیں اسی وجہ سے اسے "درود قادریہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہی مشہور درود شریف ہے جو حکیم الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان کو عطاء ہوا تھا جس کی برکت سے تاریخ اسلام میں اس خاندان کو مسلسل کئی پشتوں تک نمایاں مقام حاصل رہا۔

اللھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد بعدد کل شیء معلوم لك ط

ترجمہ:۔ اے اللہ عزوجل رحمتیں نازل فرمائیے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر تمام چیزوں کی تعداد کے مطابق جو تجھے

معلوم ہیں۔

حاجی محمد ممتاز علی خان ولد غلام سرور میرٹھ (بھارت) میں اٹاوہ میں رہتے تھے اور یہیں دفن ہوئے۔ ایک مرتبہ ان کو فتق (ہرنیا) کا مرض لاحق ہوگیا۔ جس سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ بہت علاج کرایا لیکن فائدہ نہ ہوا۔ بھرت پور ریاست میں ایک درویش میاں بیدار شاہ رہا کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ پاک وصاف ہوکر روزانہ باوضو پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرو اور ساتھ ہی یہ تاکید بھی فرمائی کہ اس دوران (رزق حلال استعمال کیا جائے) ابھی چالیس دن بھی نہ گزرے تھے کہ خان صاحب کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور نماز عشاء آپ نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ادا کی۔ صبح درویش میاں بیدار شاہ ملے اور فرمایا کہ تمہاری مراد پوری ہوگئی ہے۔ چنانچہ وہ مرض قطعی طور پر جاتا رہا اور پھر کبھی نہ ہوا۔ اس طرح اوپر لکھے ہوئے درود پاک کی برکت سے محمد ممتاز علی خان صحت یاب ہوگئے۔

صلوۃ السعادۃ

سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب جن کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ وہ پانچ کلمات کون سے ہیں۔

فرمایا وہ یہ ہیں:

"اللھم صل علی محمد عدد من صلی علیہ وصل علی محمد عدد من لم یصل علیہ وصل علی محمد کما امرت ان یصلی

علیه و صل علی محمد کما تحب ان یصلی علیه و صل علی محمد کما تنبغی ان یصلی علیه۔ (سعادت الدارین)

صلوة حل المشکلات

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے۔ وہاں کا وزیر ان کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ کرب و بلا میں مبتلا تھے کہ آنکھ لگ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا اللہ تیری مشکل حل کر دے گا۔ آنکھ کھل گئی۔ یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہو گئی۔ اکابرین نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے۔ فتاویٰ شامی کے مؤلف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ثبت میں اس کی باقاعدہ سند موجود ہے۔

پڑھنے کا طریقہ:

بعد نمازِ عشاء دو رکعت نفل پڑھے جائیں، پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھی جائے پھر صدقِ دل سے ایک ہزار بار استغفر اللہ العظیم پڑھ کر دوزانو مؤدبانہ بیٹھ کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضری کا تصور کیا جائے اور عرض گزاری جائے۔ سو بار، دو سو بار، تین سو بار جہاں تک ہو سکے پڑھتے پڑھتے قبلہ رو سو جائے اور پچھلی رات جاگ کر اسی جگہ صبح تک یہی درود پڑھا جائے۔ پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات یا تین رات میں مراد بر آئے گی۔

درود شریف:

اللھم صل وسلم و بارك علی سیدنا محمد قد ضاقت حیلتی ادرکنی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم

ترجمہ:

"یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام اور برکت بھیج۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم دستگیری کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں"۔

☆☆☆

ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالی سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں۔

اللھم صل علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون و صل علی محمد کلما غفل عن ذکرہ الغفلون (سعادت الدارین)

صلوۃ نقشبندیہ

اللھم انا نسئلك ان تصلی علی سیدنا محمد نبر اس الانبیاء و نیر الاولیاء و زبر قان الاصفیاء ویوح الثقلین و ضیاء الخافقین۔

ترجمہ:

یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتابِ تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہِ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق ومغرب کی ضیاء حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجئے۔

جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص پاکیزگی اور طہارت کے ساتھ ہمیشہ کم از کم ۳۱۳ مرتبہ پڑھا کرے گا تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

درود شریف: اللھم صل علی محمد و آلہ وسلم کما تحب و ترضی لہ

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر اور سلام جتنا تجھے پسند ہے اور جس پر تو راضی ہے۔

صلوۃ السعادۃ

امام سیوطی نے لکھا کہ: اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوۃ دائمۃ بدوام ملک اللہ

ترجمہ:

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے۔ ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جواہر البحار میں ہے کہ یہ درود شریف ہر شب جمعہ کو پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری لحد میں بھی ہوگی۔

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الحبیب العالی القدر العظیم الجاہ و علی الہ و صحبہ وسلم۔

ترجمہ:

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، حبیب ہیں، عالی قدر، بڑے مرتبے والے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

صلوۃ غوثیہ

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود والکرم والہ و بارك وسلم

ترجمہ:

"یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم وسخا کی کان حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج"

☆☆☆

درود شفا

یہ درود شریف پڑھنے والا جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا میں رہتا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد طب القلوب و دوآئھا وعافیة الابدان و شفائھا و نور الابصار و ضیائھا و علی آلہ و صحبہ وسلم۔

ترجمہ:

یا اللہ: درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور اس کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور اصحاب رضی اللہ تعالی عنھم پر درود اور سلام بھیج۔

فرمان مصطفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالی اپنی تمام مخلوق سے فرمائے گا کہ اس بندے کیلئے بخشش کی دعا مانگو۔ ''فیضان سنت''